بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ☆ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ☆ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

﴿ وَلَقَدْ يَسَّرْ نَاالْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴾

﴿ ہم نے اِس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنا دیا ہے، پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ ﴾

"And We have indeed made the Qur'an easy to understand and remember: then is there any that will receive admonition?" [Al-Qur'an, Surah Al-Qamar, Verses 17, 22, 32, 40].

☆ خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ ☆ (بخاری)

And may peace and blessings of Allah be upon the Prophet, Muhammad, who said, "The best among you is he who learns the Qur'an and then teaches it (to others)" [Bukhari].

عربی قواعد

The Easy Way to Learn Arabic Grammar

For Urdu Speakers

To Understand the Holy Qur'an

Part - I & II

(Lessons From 1 To 30)

Please contact by email for further improvement, if any.

Email IDs : mamas@mmgroup.com.sa / sr_siddiqui@hotmail.com / sma_hyd@yahoo.com / mmshareef@yahoo.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   اَلدَّرْسُ اَلاوَّلُ (Lesson-1)   رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

عربی قواعد

کلمہ اور اس کی قسمیں: ہر زبان الفاظ کا مجموع ہوتی ہے ۔ الفاظ بےمعنی (مہمل) بھی ہوتے ہیں اور بامعنی بھی ہوتے ہیں۔ بامعنی لفظ کو قواعد میں کَلِمَہ (Word) کہتے ہیں۔ عربی قواعد میں کلمے کی تین قسمیں ہیں:

ا۔ اِسم (Noun)   ۲۔ فِعل (Verb)   ۳۔ حَرف (Preposition)

ا۔ اسم: اسم وہ کَلِمَہ ہے جو بذات خود کسی دوسرے کلمے کی مدد کے بغیر اپنے معنی ظاہر کرے اور اسکے معنوں میں کوئی زمانہ (ماضی (Past)، حال (Present) یا مستقبل (Future)) نہ پایا جائے ۔

جیسے : کِتَابٌ (A Book) ، زَیْدٌ (Zaid) ، مَدِیْنَۃٌ (A City) اردو میں اسم کی ظاہری بناوٹ مستقل ہوتی ہے۔ کوئی اسم جملے میں خواہ کسی بھی جگہ اور کسی بھی حالت میں ہو اسکی صورت عام طور پر نہیں بدلتی اس کے علاوہ اردو اسماء کے آخری حرف پر کوئی حرکت (زبر، زیر یا پیش) نہیں ہوتی اس کے برعکس عربی میں عام طور پر اسکے آخری حرف پر حرکت ہوتی ہے اس حرکت کو اِعْرَاب کہتے ہیں۔

جیسے : اردو اسماء   عربی میں ان اسماء کی مختلف صورتیں ہوتی ہے۔

☆ کِتاب   کِتَابٌ ، کِتَاباً ، کِتَابٍ ، اَلْکِتَابُ ، اَلْکِتَابَ ، اَلْکِتَابِ

☆ قَلِیل   قَلِیْلٌ ، قَلِیْلاً ، قَلِیْلٍ ، اَلْقَلِیْلُ ، اَلْقَلِیْلَ ، اَلْقَلِیْلِ

عربی میں نہ صرف یہ کہ اسم کے آخری حرف پر کوئی حرکت (اِعْرَاب) ہوتا ہے بلکہ اعراب بدلتا بھی رہتا ہے۔ اِعْرَاب اور صورت کی تبدیلی سے معنی بھی بدل جاتے ہیں۔ ذیل کے فقروں میں تبدیلی پر غور کریں :

ا۔ قَالَ اللّٰہُ   اللہ نے فرمایا   (اللہ فاعل ہے)

۲۔ اَقْرِضُوا اللّٰہَ   اللہ کو قرض دو   (اللہ مفعول ہے)

۳۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ   اللہ سے پناہ مانگتا ہوں   (اللہ مجرور ہے)

نوٹ: تینوں صورتوں میں موقع کی وجہ سے اللہ کا اعراب مختلف ہے۔

۲۔فِعل: عربی قواعد کی رو سے فعل وہ کلمہ ہے جو بذات خود کسی دوسرے کلمہ کے بغیر اپنے معنی ظاہر کرے اور اس کے معنوں میں تینوں زمانوں (ماضی ، حال یا مستقبل) میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے ۔

جیسے: قَتَلَ (اُسنے قتل کیا ۔ فِعل ماضی) یَقْتُلُ (وہ قتل کرتا ہے یا کرے گا ۔ فِعل مضارع)

۳۔حرف: حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی ظاہر کرنے کے لئے دوسرے کلموں کا محتاج ہو یعنی جب تک اسکے ساتھ دوسرا کلمہ نہ ملایا جائے اسکے پورے معنی سمجھ میں نہ آئیں گے۔

جیسے: مِنْ (سے)، اِلٰی (تک)، فِيْ (میں)، حروف اسماء اور افعال میں ربطہ پیدا کرکے مرکبات بنانے کے لے استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے) اِلَى الْبَيْتِ (گھر کی طرف) فِيْ الْبُسْتَانِ (باغ میں)

اسماء اور افعال کے برخلاف عربی زبان کے حروف کی آخری حرکت (اعراب) ہمیشہ یکساں رہتے ہیں۔

اسم اور اس کی قسمیں

عربی قواعد کے لحاظ سے اسم کی دو (۲) بڑی قسمیں ہیں :

۱۔ اِسم مَعْرَفَه (Proper Noun)　　۲۔ اِسم نَكِرَه (Common Noun)

۱۔ اِسم مَعْرَفَه : اسم معرفہ خاص چیزوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ اسکی قسمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

i۔ اسم خاص (Proper Noun): کسی شخص، جگہ یا چیز کا خاص نام ۔ جیسے: اِبْرَهِيْمُ ، كُوْفَةٌ

ii۔ اسم ضمیر (Pronoun) : وہ اسم جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیا جاے۔

جیسے: هُوَ (وہ مرد)، هِيَ (وہ عورت)، اَنْتَ (تو مرد) ، اَنْتِ (تو عورت) اَنَا (میں)

iii۔ اسم اِشارہ (Demo Pronoun) : وہ اسم جس سے کسی شخص یا چیز کی طرف اشارہ کیا جاے۔

جیسے: هٰذَا (یہ)، ذٰ لِكَ (وہ) مذکر کے لئے اور هٰذِهٖ (یہ)، تِلْكَ (وہ) مؤنث کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

iv۔ اسم استفہام (Interrogative Pronoun) : وہ اسم جو سوال پوچھنے کے لئے استعمال کیا جائے۔

جیسے: مَنْ (کون) ، مَا (کیا)، كَيْفَ (کیسا) اور كَمْ (کتنا)

v۔ اسم مَوصُول (Conjunction): وہ اسم جو جملے کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے ملائے۔

جیسے: اَلَّذِيْ (مذکر .mg کے لئے) ۔ اَلَّتِيْ (مؤنث.fg کے لئے) معنی جس نے یا جو

۲۔ اِسم نَكِرَه: اسم نکرہ عام چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی قسمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

i۔ اسم ذات (Common Noun): ایک قسم کی بہت سی چیزوں کا مشترک نام۔

جیسے: رَجُلٌ (مرد) ، کِتَابٌ (کتاب) ، مَدِیْنَةٌ (شہر)

ii۔ اسم صفت (Adjective) : وہ اسم جوکسی دوسرے اسم کی اچھائی، برائی یا اسکی حالت بیان کرے۔

جیسے: قُرْآنٌ مَجِیْدٌ ، بزرگی والا قران ، عَذَابٌ اَلِیْمٌ دردناک عذاب۔

iii۔ اسم مصدر (Verb Infinitive) : وہ اسم جوکسی کام کا نام ہو۔

جیسے: قَتْلٌ (مارڈالنا) ، فَتْحٌ (کھولنا) ، اِخْرَاجٌ (نکالنا)

iv۔ اسم مشتق (Derivative): وہ اسم جوکسی مصدر سے بنایا گیا ہو۔

جیسے: قَاتِلٌ (قتل کرنے والا) ، مَقْتُوْلٌ (قتل ہونے والا) ، مَقْتَلٌ (قتل ہونے کی جگہ)

یہ اسم قَتْلٌ سے بنائے گئے ہیں۔

اسم معرفه اور اسم نکره کی خصوصیت : اسم نکرہ کی نشانی تنوین ہوتی ہے۔یعنی دو پیش (ٌ) ، دو زبر (ً) یا دو زیر (ٍ) کوئی اسم نکرہ اپنی اصلی حالت میں تنوین کے بغیر نہیں ہوتی۔

اَلْ تعریف: اگرکسی اسم نکرہ کےشروع میں اَلْ لگادیاجائے تو وہ معرفہ بن جاتاہے۔ اوراس سےکوئی خاص شخص یا خاص چیز یا خاص جگہ ہی سمجھی جاتی ہے۔ اس صورت میں تنوین گرجاتی ہے اور اسم کا اعراب صرف ایک پیش (ُ) ، ایک زبر (َ) ، یا ایک زیر (ِ) رہ جاتاہے ۔

جیسے: کِتَابٌ (کوئی کتاب) ----> اَلْکِتَابُ (خاص کتاب ، مثلاً قران مجید)

مَدِیْنَةٌ (کوئی شہر) ----> اَلْمَدِیْنَةُ (خاص شہر ، یعنی مدینہ منورہ)

اَرْضٌ (زمین کا حصہ) ----> اَلْاَرْضُ (کُرہ زمین ، یعنی کوئی زمین کا خاص علاقہ)

ایسے اَلْ سے چونکہ نکرہ میں معرفہ کےمعنی پیدا ہوجاتے ہیں اسلئے اسے قواعدمیں اَلْ تعریف (معرفہ بنانے والا) کہتے ہیں۔ اسم معرفہ پر اَلْ لگتاہے اوراس پرتنون نہیں آتی۔ البتہ بعض الفاظ اس قاعدے سےمستثنیٰ ہیں۔

جیسے: اَلرُّوْمُ ، اَلشَّامُ ، مُحَمَّدٌ ، زَیْدٌ ، وغیرہ یہ اہل زبان کےاستعمال پرموقوف ہے۔ اس کے لئے کوئی ضابطہ نہیں ہے۔

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

حرفِ تنکیر اور حرفِ تعریف

۱۔ اسم نکرہ یا تنکیر: عربی زبان میں اسم نکرہ پر عموماً تنوین یعنی دو پیش (ٌ)، دو زبر(ً) یا دو زیر (ٍ) پڑھی جاتی ہے۔ اس حالت میں اس تنوین کو حرفِ تنکیر سمجھا جاتا ہے (جیسا کہ انگریزی میں 'A' ہے)۔
اُردو میں اسکا ترجمہ ' کوئی ایک' یا ' ایک' یا ' کچھ ' کیا جاتا ہے۔

جیسے : رَجُلٌ (کوئی ایک مرد یا ایک مرد)، مَاءٌ (کچھ پانی) مگر ہر جگہ تنوین کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

تنبیہ : بعض اوقات اسم عَلَم پر بھی تنوین آتی ہے۔

جیسے : مُحَمَّدٌ ، عَمۡرٌ، زَیۡدٌ ، وغیرہ۔ ایسی صورت میں تنوین کو حرفِ تنکیر نہ سمجھیں۔

۲۔ اَلۡ یا لام تعریف : اَلۡ عربی زبان کا حرفِ تعریف ہے (جیسے انگریزی میں 'The' ہے) جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف جب کسی اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے اور اُسے مُعَرَّفۡ بِاللَّام (لام کے ذریعہ معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ ہے اور اَلۡفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اسم معرفہ۔

۳۔ تنوین والے لفظ پر اَلۡ داخل ہو تو تنوین ساقط ہو جاتی ہے اور صرف ایک پیش رہ جاتا ہے۔

جیسے : کِتَابٌ سے اَلۡکِتَابُ ، قَلَمٌ سے اَلۡقَلَمُ

۴۔ مُعَرَّفۡ بِالّلَام کے ماقبل (پہلے) کوئی لفظ آئے تو اُسے اَلۡ میں ملا کر پڑھنا چاہئے۔ اس وقت اَلۡ کا ہمزہ جسے هَمۡزَةُالۡوَصۡل کہتے ہیں تلفظ سے ساقط ہو جائیگا : بَابُ الۡبَیۡتِ (گھر کا دروازہ) یہاں بَابُ اَلۡبَیۡتُ پڑھنا غلط ہوگا۔

تنبیہ : اگر لام تعریف سے پہلے حرف ساکن ہو تو اسکو عموماً زیر لگا کر ملا دیتے ہیں۔ مگر مِنۡ کو زبر دیا جاتا ہے:

جیسے: مِنَ الۡبَیۡتِ (گھر سے) اور عَنۡ کو عَنِ الۡبَیۡتِ (گھر سے) پڑھیں گے۔

۵۔ جب تنوین والا لفظ مُعَرَّفۡ بِالّلَام کے ماقبل ہو تو نون تنوین کو کسرہ (ِ) دیکر لام کے ساتھ ملا کر پڑھیں:

زَیۡدٌ (زَیۡدُ ن) کے بعد اَلۡعَالِمُ ہو تو پڑھیں گے زَیۡدُنِ الۡعَالِمُ (عِلم والا زید) ۔

تنبیہ : اِبۡنٌ (لڑکا) اِبۡنَةٌ (لڑکی) اور اِسۡمٌ (نام) کا الف (ا) بھی همزة الوصل ہے۔ جو ماقبل سے ملنے کے وقت گرا دیا جاتا ہے: جیسے: هُوَابۡنٌ (وہ ایک لڑکا ہے) هٰذَاسۡمٌ (یہ ایک نام ہے) زَیۡدُنِ ابۡنٌ (زید ایک لڑکا ہے)

حَامِدُنِ اسْمٌ (حامد ایک نام ہے) اِبنٌ اور اِسمٌ پر اَلْ کے لام (ل) کو زیر لگا کر بْ اور سْ میں ملا کر پڑھو:

اَلْاِبْنُ کو (اَلِبْنُ) اَلْاِسْمُ کو (اَلِسْمُ) پڑھنا چاہیئے۔ اگرچہ عام بول چال میں اس کا خیال کم رکھا جاتا ہے۔

٦۔ اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہو تو اَلْ کا لام حرفِ شمسی میں مُدْغَم ہوجاتا ہے۔ یعنی تلفّظ کے وقت لام کے بجائے حرفِ شمسی ہی کا تلفّظ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھی جاتی بلکہ حرفِ شمسی پر تشدید لکھی جاتی ہے۔ جیسے: اَلشَّمْسُ (سورج) اَلرَّجُلُ (مرد) وغیرہ:

حروفِ شمسیہ یہ ہیں: ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل اور ن

اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف قمری (حرف قمری: حق کا خوف عجب غم ہے) ہو تو اَلْ کا لام حرفِ قمری میں مُدْغَم نہیں ہوتا ہے۔ یعنی تلفّظ کے وقت لام (ل) کا تلفّظ کیا جاتا ہے۔ جیسے: اَلْقَمَرُ (چاند) اَلْجَمَلُ (اونٹ) وغیرہ:

حرف قمریہ یہ ہیں: ا۔ب۔غ۔ح۔ج۔ک۔و۔خ۔ف۔ع۔ق۔ی۔م۔ہ (ابغ حجک و خف عقیمه)

سلسلۂ الفاظ نمبر۔۱

تنبیہ: ذیل کے اسموں پر حرف تعریف لگا کر تلفّظ کرو:

۱۔ اِنْسَانٌ ۔ آدمی	۲۔ بَيْتٌ ۔ گھر	۳۔ تَمْرٌ ۔ کھجور
۴۔ ثَمَرٌ ۔ پھل	۵۔ جَاهِلٌ ۔ جاہل یا بے علم	٦۔ حَسَنٌ ۔ اچّھا یا خوبصورت
۷۔ خُبْزٌ ۔ روٹی	۸۔ دَرْسٌ ۔ سبق	۹۔ ذَنْبٌ ۔ گناہ
۱۰۔ رَسُوْلٌ ۔ پیغمبر	۱۱۔ زَكٰوةٌ ۔ زکوٰۃ	۱۲۔ سَهْلٌ ۔ آسان
۱۳۔ شَيْئٌ ۔ چیز (Things / Items)	۱۴۔ صَلٰوةٌ ۔ نماز	۱۵۔ ضَوْءٌ ۔ روشنی یا چمک
۱٦۔ طَيِّبٌ ۔ اچّھا یا پاک	۱۷۔ ظَالِمٌ ۔ ظلم کرنے والا	۱۸۔ عَادِلٌ ۔ انصاف کرنے والا
۱۹۔ غَفُوْرٌ ۔ بڑا بخشنے والا	۲۰۔ فَاسِقٌ ۔ بدکار	۲۱۔ قَبِيْحٌ ۔ بُرا یا بدصورت
۲۲۔ كَرِيْمٌ ۔ بزرگ یا سخی	۲۳۔ لَبَنٌ ۔ دودھ	۲۴۔ مَاءٌ ۔ پانی
۲۵۔ نَهَارٌ ۔ دن (Day Light)	۲٦۔ وَلَدٌ ۔ لڑکا	۲۷۔ هِرٌّ ۔ بِلّا (Cat)
۲۸۔ يَوْمٌ ۔ دن (Day)	۲۹۔ وَ ۔ اور	۳۰۔ اَوْ ۔ یا

مشق نمبر۔۱

تنبیہ: بولتے وقت ہمیشہ آخری لفظ پر وقف کریں یعنی اس کے آخر میں کوئی حرکت نہ پڑھیں: اَلْبَيْتُ کو اَلْبَيْت، اَلزَّكٰوةُ کو اَلزَّكٰوة پڑھا کریں۔ اگر ایک ہی لفظ بول کر ٹھہرنا ہو تو ایک ہی لفظ پر وقف کرلیں ورنہ سب سے آخری لفظ پر: خُبْزٌ وَلَبَنْ۔

مندرجہ ذیل سلسلۂ الفاظ میں لفظ کے آخر میں کوئی اعراب نہ پڑھیں:

۱۔ اَلْبَيْتُ
۲۔ اَلثَّمَرُ
۳۔ اَلصَّلٰوةُ وَ الزَّكٰوةُ
۴۔ خُبْزٌ وَ لَبَنٌ
۵۔ صَالِحٌ اَوفَاسِقٌ
۶۔ اَلْحَسَنُ اَوِالْقَبِيْحُ
۷۔ اَلْمَاءُ وَالْخُبْزُ
۸۔ اَلتَّمْرُ وَاللَّبَنُ
۹۔ جَاهِلٌ وَعَالِمٌ
۱۰۔ اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ
۱۱۔ دَرْسٌ وَ كِتَابٌ
۱۲۔ اَلْعَادِلُ اَوِالظَّالِمُ
۱۳۔ جَمَلٌ وَ فَرَسٌ

عربی میں ترجمہ کرو

مندرجہ ذیل کے فقروں میں جس اسم پر لفظ 'کوئی' یا 'کچھ' نہ لگا ہو اس کے ترجمے میں حرفِ تعریف لگائیں:

(۱) کوئی ایک گھوڑا
(۲) کوئی ایک آدمی
(۳) ایک مرد اور ایک گھوڑا
(۴) کچھ روٹی اور کچھ پانی
(۵) ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر
(۶) نماز اور عالم
(۷) نیک یا بد
(۸) آدمی یا گھوڑا
(۹) دودھ اور روٹی
(۱۰) ایک انسان اور ایک گھوڑا
(۱۱) بدصورت اور خوبصورت
(۱۲) ایک بِلّا اور ایک لڑکا
(۱۳) چاند اور سورج
(۱۴) اونٹ یا گھوڑا

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

مُرَكَّبَات

دو یا دوسے زیادہ لفظوں کے آپس کے تعلّق کو 'ترکیب' اور اس مجموعے کو 'مُرَکَّب' کہتے ہیں۔

مُرَکَّبْ دوقسم کا ہوتے ہیں : (۱) تامّ (۲) نَاقِص

ا۔ مُرَکَّبُ تامّ: مُرَکّب تامّ وہ ہےجس کے سُننے سے یاتوکوئی خبرمعلوم ہو یا کوئی حکم یا کوئی خواہش سمجھ میں آجائے۔ اَلْرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھاہے) کہنے سے ایک بات یا خبرمعلوم ہوئی کہ فلاں شخص اچھا ہے۔ خُذِالْكِتَابَ (کتاب لے) کہنے سے کتاب لینے کاحکم معلوم ہوا، رَبِّ ارْزُقْنِيْ (اے میرے رب مجھے روزی دے) کہنے سے ایک خواہش اور التماس معلوم ہوئی۔ مُرَکّبُ تامّ کو جُملہ یا کلام کہتے ہیں۔

۲۔ مُرَکّبُ نَاقِص: مُرَکّب ناقص وہ ہے جس کے سُننے سے نہ کوئی خبرمعلوم ہو اور نہ کوئی حکم سمجھا جائے اور نہ خواہش۔ بلکہ وہ ایک ادھوری سی بات ہو رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) كِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)۔

مرکّب ناقص کئی قسم کا ہوتاہے : ا۔ مرکّب توصیفي ۲۔ مرکّب اضافی ۳۔ مرکّب جرّی اور ۴۔ مرکّب اشاری وغیرہ ... جن میں سے مرکّب توصیفي کا بیان یہاں کیا جاتا ہے۔ باقی مرکّبات ناقصہ کا بیان آئندہ ہوگا۔

ا۔ مُرَکَّبُ توصِيفی

ا۔ جس مرکّب میں دوسرا لفظ پہلے لفظ کی صفت بتائے وہ مرکّب توصیفي ہے۔ رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک) دیکھو اِس مثال میں لفظ صَالِحٌ لفظ رَجُلٌ کی نیکی کی صفت بتاتا ہے۔

۲۔ مرکّب توصیفي میں پہلا جزو اسمِ ذات ہوتاہے اور دوسرا اسمِ صفت۔ دیکھو اوپر کی مثال میں رَجُلٌ اسمِ ذات ہے اور صَالِحٌ اسمِ صفت۔

۳۔ مرکّب توصیفي میں پہلے جز کو موصوف (Noun) اور دوسرے کو صفت (Adjective) کہتے ہیں۔ چنانچہ اوپر کی مثال میں رَجُلٌ موصوف ہے اور صَالِحٌ صفت ہے۔

۴۔ مرکّب توصیفي میں موصوف نکرہ ہوتو صفت بھی نکرہ ہوگی ورنہ دونوں جز معرفہ ہوں گے۔
جیسے: رَجُلٌ صَالِحٌ اس میں دونوں جز نکرہ ہیں۔ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ دونوں جز معرفہ ہیں۔

۵۔ جو اعرابی حالت موصوف کی ہوگی وہی صفت کی ہوگی۔

۶۔ مرکب توصیفي اور دیگر مرکباتِ ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جز ہوا کرتے ہیں۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۔۲

مندرجہ ذیل سلسلۂ الفاظ میں اسم ذات اور اسم صفت ہے۔ دونوں کو جوڑکر بہت سے مرکب توصیفی تیار کر سکتے ہو:

۱۔ بُسْتَانٌ ۔ باغ	۲۔ بَحْرٌ ۔ سمندر ، دریا	۳۔ بَطِّیْخٌ ۔ تربوز،خربوزہ
۴۔ کَبِیْرٌ ۔ بڑا	۵۔ عَمِیْقٌ ۔ گہرا	۶۔ رَدِیْءٌ ۔ نِکمّا
۷۔ تُفَّاحٌ ۔ سیب	۸۔ رُمَّانٌ ۔ انار	۹۔ قَصْرٌ ۔ محل ، حویلی
۱۰۔ شَارِعٌ ۔ بڑا راستہ، شاہراہ	۱۱۔ مَحَلٌ ۔ جگہ	۱۲۔ مَسْجِدٌ ۔ مسجد
۱۳۔ مَلِكٌ ۔ بادشاہ	۱۴۔ جُبْنٌ ۔ پنیر	۱۵۔ قَلَمٌ ۔ قلم
۱۷۔ وَرْدٌ ۔ گلاب کا پُھول	۱۸۔ جَيِّدٌ ۔ عمدہ	۱۹۔ حُلْوٌ ۔ میٹھا
۲۰۔ عَرِيْضٌ ۔ چوڑا	۲۱۔ مَشِيْدٌ ۔ مضبوط	۲۲۔ نَظِيْفٌ ۔ سُتھرا
۲۳۔ وَسِيْعٌ ۔ کُشادہ	۲۴۔ صَغِيْرٌ۔ چھوٹا	۲۱۔ اَحْمَرُ ۔(بغیرتنوین کے) سُرخ
۲۴۔ عَظِيْمٌ ۔ بزرگی والا ،بڑا شاندار	۱۹۔ مَلِحٌ یا مَلْحٌ ۔ کھارا،نمکین	

مشق نمبر۔۲

۱۔ اَللّٰهُ الْعَظِيْمُ	۲۔ اَلرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ	۳۔ قَصْرٌ عَظِيْمٌ	۴۔ اَلْبَيْتُ الصَّغِيْرُ
۵۔ بُسْتَانٌ نَظِيْفٌ	۶۔ تَمْرٌ حُلْوٌ	۷۔ اَلتَّمْرُ الْحُلْوُ	۸۔ مَلِكٌ صَالِحٌ
۹۔ اَلْبَحْرُ الْمَالِحُ	۱۰۔ شَيْءٌ طَيِّبٌ		

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مضبوط مکان	(۲) چھوٹا گھر	(۳) ایک خوبصورت پُھول
(۴) بدصورت مرد	(۵) چوڑا راستہ	(۶) کوئی ایک نیک مرد
(۷) میٹھا دودھ	(۸) انصاف کرنے والا بادشاہ	(۹) شاندار محل
(۱۰) چھوٹی جگہ	(۱۱) آسان سبق	(۱۲) ایک خوبصورت گھوڑا
(۱۳) ایک میٹھا پھل	(۱۴) عمدہ گھوڑا	(۱۵) کشادہ گھر
(۱۶) عمدہ روٹی یا اچّھا دودھ	(۱۷) ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا	(۱۸) بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيۡم — **اَلدَّرۡسُ الرَّابِعُ** (Lesson-4) — رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا

اِسم بَلِحَاظِ جِنس (Gender)

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو ہی صورتیں ممکن ہیں۔یعنی **مُذَکَّرٌ** (masc. gender) اور **مُؤنَثٌ** (fem. gender)۔

عربی زبان میں کسی اسم کی جنس معلوم کرنے کے لئے پہلے اس میں مؤنث ہونے کی علامت تلاش کی جاتی ہے۔ **مُؤنَثٌ** اسم کی شناخت کے مندرجہ ذیل تین طریقے ہیں۔

۱۔ پہلا طریقہ: لفظ کے معنی پر غور کریں، اگر وہ کسی حقیقی مؤنث کے لئے ہے یعنی اس کے مقابلے میں مذکر (نر) پایا جاتا ہے یا وہ لفظ کسی عورت کے نام کو ظاہر کرتا ہے تو وہ لازِماً مؤنث ہوگا۔

مثلاً: اُمٌّ (ماں) اس کے مقابلے میں مذکر ہے اَبٌ (باپ)

بِنۡتٌ (بیٹی) اس کے مقابلے میں مذکر ہے اِبۡنٌ (بیٹا)

نَاقَةٌ (اونٹنی) اس کے مقابلے میں مذکر ہے جَمَلٌ (اونٹ)

مَرۡیَمُ عورت کا نام ہے لہذا مؤنث شمار کیا جائے گا۔

۲۔ دوسرا طریقہ: اگر لفظ میں مؤنث ہونے کی کوئی 'لفظی علامت' موجود ہے تو اسے مؤنث سمجھا جائے گا۔

یہ علامات تین ہیں۔ ۱۔ آخری حرف ة (تائے مَربوطہ) ۲۔ ی ۳۔ ــَــا ءُ

☆ آخری حرف 'ة' (تائے مَربوطہ) ہو ۔

جیسے: جَنَّةٌ (باغ) حَیٰوةٌ (زندگی) زَکٰوةٌ (زکوٰۃ) وغیرہ۔۔۔

بعض اس قاعدے سے مُستثنٰی (Exceptional) ہیں۔

مثلاً: عَلَّامَةٌ (بہت بڑا عالم) خَلِیۡفَةٌ (مسلمانوں کا حکمراں) طَلۡحَةٌ (صحابی کا نام)

نوٹ: اَکثر مذکر الفاظ کو مؤنث بنانے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ مذکر کے آخری حرف پر زبر (َ) لگا کر اسکے آخری حرف کو تائے مَربوطہ (ة) کا اِضافہ کرتے ہیں۔

مثلاً: اِبۡنٌ سے اِبۡنَةٌ ، حَسَنٌ سے حَسَنَةٌ ، کَافِرٌ سے کَافِرَةٌ

☆ آخری حرف پر 'ی' ہو: جیسے حُسۡنیٰ (سب سے حسین) صُغۡریٰ (سب سے چھوٹی) کُبۡریٰ (سب سے بڑی) البتہ چند الفاظ مستثنٰی ہیں مثلاً: مُوسیٰ ۔ عِیسیٰ ۔ اور یَحۡییٰ وغیرہ۔

☆ آخری حرف پر ـَـاء ہو۔ مثلاً: حَمْرَاءُ (سرخ)، زَرْقَاءُ (نیلی)، صَفْرَاءُ (پیلی)

اگرچہ چندالفاظ مُستثنیٰ ہیں۔ مثلاً: مَاءٌ (پانی) هَوَاءٌ (ہوا) وغیرہ۔

۳۔ تیسراطریقہ: بہت سےاَسماء ایسے ہوتے ہیں جو درحقیقت نہ تو مذکر ہوتے ہیں اورنہ ہی اُن میں مؤنث ہونے کی کوئی لفظی علامت ہوتی ہے۔ ایسےاَسماء کی جنس کی بنیاد اس پر ہوتی ہے کہ اہل زبان ان کوکیا مانتے ہیں ۔

مثلاً : سورج کواُردو میں مذکر ماناجاتاہےلیکن عرب شَمْسٌ (سورج) کو مؤنث بولتے ہیں۔ جس اَسماء کو اہل زبان مؤنث بولتے ہیں انہیں ' مؤنث سماعی' کہتے ہیں۔ جن میں سے کچھ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

☆ تمام حروف تہجی (Alphabets) : مثلاً: اَلِفٌ (ا) ، مِيْمٌ (م) ، لَامٌ (ل) ، وغیرہ۔

☆ مُلکوں ؛ شہروں ؛ قصبوں اور قبیلوں کے نام : مثلاً: اَلشَّامُ ، قُرَيْشٌ ، مِصْرَ، وغیرہ۔

☆ دوزخ کےتمام نام : مثلاً: اَلنَّارُ ، جَهَنَّمُ ، اَلشَّعِيْرُ ، سَقَرُ ، وغیرہ۔

☆ ہواؤں کےتمام نام: مثلاً: رِيْحٌ ، دَبُوْرٌ (پیچھے سے چلنے والی ہوا) قَبُوْلٌ (سامنے سے چلنے والی ہوا)

☆ انسانی جسم کےاَکثرجفت (Even) اعضاء: مثلاً: يَدٌ (ہاتھ)، رِجْلٌ (ٹانگ)، اُذُنٌ (کان)، عَيْنٌ (آنکھ) وغیرہ۔

اَسماءِ مذکورہ کے علاوہ بھی لفظی اسم ایسے ہیں جن کواہل عرب مؤنث استعمال کرتے ہیں جن میں سے چندمندرجہ ذیل ہیں:

اَرْضٌ (زمین) دَارٌ (گھر) شَمْسٌ (سورج) حَرْبٌ (لڑائی)

رِيْحٌ (ہوا) نَارٌ (آگ) خَمْرٌ (شراب) سُوْقٌ (بازار) نَفْسٌ (جان)

سلسلۂ الفاظ نمبر۔۳

۱۔ اَلْحَكِيْمُ ۔حکمت سے بھراہوا،داناتا ۲۔ بَلْدَةٌ ۔ شہر ۳۔ شَدِيْدٌ ۔ سخت

۴۔ طَالِعٌ ۔طلوع ہونے والا ۵۔ صَدِقٌ ۔ سچّا ۶۔ طَوِيْلٌ ۔ لمبا

۷۔ غَارِبٌ ۔ غروب ہونے والا ۸۔ قَصِيْرٌ ۔ کوتاہ ۹۔ قَلْبٌ ۔ دِل

۱۰۔ فَرِيْضَةٌ ۔فرض،ضروری کام ۱۱۔ مُطْمَئِنٌ ۔ اطمینان والا ۱۲۔ نَهْرٌ ۔ نہر،ندی

۱۳۔ فَاطِمَةُ ۔(بغیرتنوین کے) خاص نام عورت کا ۱۴۔ مُوْقَدَةٌ ۔ بھڑکائی ہوئی ۱۵۔ نَارٌ ۔ آگ

مشق نمبر۔۳

۱۔ اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	۲۔ لَيْلَةٌ طَوِيْلَةٌ	۳۔ اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْمُ
۴۔ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ	۵۔ اَلْخَلِيْفَةُ الْعَادِلُ	۶۔ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَ رَبٌّ غَفُوْرٌ
۷۔ دَارٌ عَظِيْمَةٌ	۸۔ نَارٌ مُوْقَدَةٌ	۹۔ اِبْنَةٌ صَالِحَةٌ
۱۰۔ هِنْدُ نِ الصَّادِقَةُ	۱۱۔ اَلْعَرُوْسُ الْحَسَنَةُ	۱۲۔ اَلشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَ الْقَمَرُ الْغَارِبُ
۱۳۔ اَلصَّلٰوةُ الْفَرِيْضَةُ	۱۴۔ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ	۱۵۔ اَلابْنَةُ الْحُسْنٰى
۱۶۔ حَرْبٌ طَوِيْلَةٌ	۱۷۔ طَرَفَةُ الشَّاعِرُ	۱۸۔ رَشِيْدُ نِ الْعَلَّامَةُ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک خوبصورت لڑکی	(۲) نیک خلیفہ	(۳) دانا مرد
(۴) فرض زکوٰۃ	(۵) کوئی ایک فرض نماز	(۶) ایک چھوٹی رات
(۷) بڑا دن	(۸) اچّھی چیز	(۹) بدصورت دُلہن
(۱۰) تُند ہوا	(۱۱) دراز ندّی	(۱۲) لمبی لڑائی
(۱۳) کوتاہ ہاتھ	(۱۴) ایک اطمینان والا دِل	(۱۵) محمّد جو نیک ہے
(۱۶) بہت علم والی فاطمہ	(۱۷) غروب ہونے والا آفتاب اور طلوع ہونے والا چاند	

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

اعداد (Numbers) (واحد ، تثنیہ ، جمع)

عربی میں عدد کو ظاہر کرنے کیلئے اسکی تین قسمیں ہیں :

(۱) واحد (Singular-sr.) (۲) تَثنِیہ (Dual-dl.) اور (۳) جمع (Plural-pl.)

(۱) واحد : واحد وہ اسم ہے جو مُفرَد یا ایک پر دلالت کرے جیسے: رَجُلٌ (ایک مَرد)۔

(۲) تثنیہ : ایسا اسم جو دو پر دَلَالت کرے جیسے: رَجُلَانِ (دو مَرد)۔

(۳) جمع : ایسا اسم جو دو سے زیادہ پر دَلَالت کرے جیسے: رِجَالٌ (دو سے زیادہ مَرد)۔

واحد سے تثنیہ بنانے کا قاعدہ : اس سلسلہ میں پہلی بات یہ ذہن نشین کرلیں کہ اسم خواہ مذکّر ہو یا مؤنث، دونوں کے تثنیہ بنانے کا ایک ہی قاعدہ ہے۔ اور وہ قاعدہ یہ ہے کی حالت ' رفع ' میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر (ـــَ) لگا کر اُس کے آگے الف اور نونِ مکسورہ یعنی (ـــَانِ) کا اضافہ کردیتے ہیں۔

مثلاً : مُسۡلِمٌ سے مُسۡلِمَانِ ، مُسۡلِمَةٌ سے مُسۡلِمَتَانِ جب کہ حالت نصب اور جرّ میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر (ـــَ) لگا کر اس کے آگے یائے ساکن اور نون مکسورہ یعنی (ـــَيۡنِ) کا اضافہ کرتے ہیں جیسے: مُسۡلِمً سے مُسۡلِمَيۡنِ ، مُسۡلِمَةً سے مُسۡلِمَتَيۡنِ ۔ اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

	واحد	تثنیہ		
		رفع	نصب	جرّ
		ـَانِ	ـَيۡنِ	ـَيۡنِ
مذکّر	كِتَابٌ	كِتَابَانِ	كِتَابَيۡنِ	كِتَابَيۡنِ
مؤنث	جَنَّةٌ	جَنَّتَانِ	جَنَّتَيۡنِ	جَنَّتَيۡنِ
مذکّر	مُسۡلِمٌ	مُسۡلِمَانِ	مُسۡلِمَيۡنِ	مُسۡلِمَيۡنِ
مؤنث	مُسۡلِمَةٌ	مُسۡلِمَتَانِ	مُسۡلِمَتَيۡنِ	مُسۡلِمَتَيۡنِ

جمع کی قسمیں

عربی زبان میں جمع دو طرح کی ہوتی ہے۔ (۱) جمع سالم (Plural-pl.) اور (۲) جمع مکسّر (Broken Plural-br.pl.)

۱۔ جمع سالم: جمع سالم میں واحد لفظ جوں کا توں موجود رہتا ہے اور اس کے آخر پر کچھ حرفوں کا اضافہ کر کے جمع بنا لیتے ہیں۔ جس طرح انگریزی میں واحد لفظ کے آخر میں s یا es بڑھا کر جمع بناتے ہیں۔

۲۔ جمع مکسّر: جس طرح انگریزی میں تمام اسماء کی جمع اس قاعدے کے مطابق نہیں بنتی بلکہ کچھ کی مختلف بھی ہوتی ہے۔ مثلاً: His کی جمع Their ہے۔ اسی طرح عربی میں بھی تمام اسماء کی جمع سالم نہیں بنتی بلکہ کچھ اسماء کی جمع اس طرح آتی ہے کہ یا تو واحد لفظ کے حروف تتر بتر ہو جاتے ہیں یا بالکل تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً: عَبْدٌ (غلام بندہ) کی جمع عِبَادٌ اور اِمْرَأَةٌ کی جمع نِسَاءٌ ہے۔ ان کو جمع مکسّر کہتے ہیں۔ مکسّر کے معنی ' توڑا ہوا ' ہیں کیونکہ اس میں واحد لفظ کے حروف کی ترتیب ٹوٹ جاتی ہے۔ اس لئے انہیں ' جمع مکسّر ' کہتے ہیں۔

نوٹ: اب ہم جمع سالم بنانے کا قاعدہ سمجھتے ہیں لیکن پہلے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ واحد سے تثنیہ بنانے کا قاعدہ مذکّر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی ہے لیکن واحد سے جمع سالم بنانے کا قاعدہ مذکّر کیلئے الگ ہے اور مؤنث کیلئے الگ ہے۔

۱۔(i) جمع مذکّر سالم

جمع مذکّر سالم بنانے کا قاعدہ: حالتِ رفع میں واحد اسم کے آخری حرف پر ایک پیش (ـُـ) لگا کر اسکے آگے واؤ ساکن اور نون مفتوحہ یعنی (ـُوْنَ) کا اضافہ کرتے ہیں۔ مثلاً: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ جبکہ حالتِ نصب اور جرّ میں واحد اسم کے آخری حرف پر زیر (ـِـ) لگا کر اسکے آگے یائے ساکن اور نون مفتوحہ یعنی (ـِيْنَ) کا اضافہ کرتے ہیں۔

جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمِيْنَ اسکی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

واحد	جمع مذکّر سالم		
	رفع	نصب	جرّ
	ـُوْنَ	ـِيْنَ	ـِيْنَ
مُسْلِمٌ	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمِيْنَ
نَجَّارٌ	نَجَّارُوْنَ	نَجَّارِيْنَ	نَجَّارِيْنَ
خَيَّاطٌ	خَيَّاطُوْنَ	خَيَّاطِيْنَ	خَيَّاطِيْنَ
فَاسِقٌ	فَاسِقُوْنَ	فَاسِقِيْنَ	فَاسِقِيْنَ

۱۔(ii) جمع مؤنث سالم

جمع مؤنث سالم بنانے کا قاعدہ : حالتِ رفع میں واحد اسم کے آگے ' اتٌ ' کا اضافہ کرتے ہیں جبکہ حالت نصب اور جرّ میں 'اتٍ' کا اضافہ کرتے ہیں۔ اگر واحد مؤنث اسم کے آخر پر تائے مربوطہ ہو تو اسے گرا کر پھر ' اتٌ ' یا 'اتٍ' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: مُسلِمَةٌ سے مُسلِمَاتٌ اور مُسلِمَاتٍ ۔اسکی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

جمع مؤنث سالم			واحد
جرّ	نصب	رفع	
اتٍ	اتٍ	ـاتٌ	
مُسلِمَاتٍ	مُسلِمَاتٍ	مُسلِمَاتٌ	مُسلِمَةٌ
نَجَّارَاتٍ	نَجَّارَاتٍ	نَجَّارَاتٌ	نَجَّارَةٌ
خَيَّاطَاتٍ	خَيَّاطَاتٍ	خَيَّاطَاتٌ	خَيَّاطَةٌ
فَاسِقَاتٍ	فَاسِقَاتٍ	فَاسِقَاتٌ	فَاسِقَةٌ

۲۔ جمع مکسّر

جمع مکسّر وہ ہے جس میں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی یعنی بدل جاتی ہے (مگر بعض الفاظ میں واحد اور جمع کی صورت ایک ہی رہتی ہے۔ جیسے فُلْكٌ (کشتی) واحد بھی ہے اور جمع بھی۔ انکا شمار بھی جمع مکسّر میں ہوتا ہے) اسکے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔کبھی تو کچھ حروف بڑھا یا گھٹا دیے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات وسکنات میں تغیّر وتبدیل ہو جاتا ہے۔

بعض اسم واحد کی جمع سالم بھی بدلتی ہے اور مُکسّر بھی مثلاً: كَافِرٌ جمع سالم کا كَافِرُوْنَ دُرست ہے اور جمع مکسّر كُفَّارٌ بھی اور عَالِمٌ سے عَالِمُوْنَ ، عُلَمَاء وغیرہ۔۔۔

جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد
رُؤُوسٌ	رَأْسٌ	كَرَاسِيٌّ	كُرْسِيٌّ	جُدْرَانٌ	جِدَارٌ
سُيُوفٌ	سَيْفٌ	اَقْمَارٌ	قَمَرٌ (moon)	وُجُوْهٌ	وَجْهٌ
مَقَاعِدٌ	مَقْعَدٌ	مَكَاتِبٌ	مَكْتَبٌ	اَلْسِنَةٌ	لِسَانٌ
مَوَاعِظٌ	موعِظَةٌ	نُوُقٌ	نَاقَةٌ	جِمَالٌ	جَمَلٌ
وُزَرَاءُ	وَزِيْرٌ	رِجَالٌ	رَجُلٌ	اَنْهَارٌ	نَهْرٌ
		خُشُبٌ	خَشَبٌ	كُتُبٌ	كِتَابٌ

تنبیہ: (۱) بعض اسمائے مؤنث کی جمع سالم مذکّر کی طرح بھی آتی ہے۔

مثلاً: سَنَةٌ (برس) کی جمع سالم سِنُوْنَ یا سِنِيْنَ ہوتی ہے کبھی سَنَوَاتٌ بھی۔

(۲) تثنیہ اور جمع مذکّر سالم کے آخر میں جو نون (ن) ہوتا ہے وہ نون اعرابی کہلاتا ہے

☆ بعض اسماء واحد کی صورت میں ہوتے ہیں لیکن وہ ایک جماعت پر بولے جاتے ہیں۔اُن کے واحد کے لئے بھی کوئی لفظ نہیں ہوتا۔ اِسلئے کہ درحقیقت جمع نہیں ہیں۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں: مثلاً : قَوْمٌ (قوم) رَهْطٌ (گروہ ،جماعت) عِبارت (Phrase) میں ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا: قَوْمٌ صَالَحُوْنَ ۔

☆ پچھلے سبقوں میں پڑھ چکے ہو اعراب تعریف وتنکیر اور تذکیروتانیث میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے ۔ اب یہ بھی یادرکھو کہ واحد، تثنیہ اور جمع میں بھی صفت کو اپنے موصوف کے موافق ہونا چاہئے (جیسا کہ آنے والی مثالوں سے تم سمجھ لوگے)۔ لیکن جبکہ موصوف غیر عاقل (نوٹ: عموماً انسان کو عاقل کہتے ہیں نیز جنّ اور فرشتوں کا شمار عقلاء میں ہے، باقی مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے) کی جمع ہو (خواہ مذکّر ہو یا مؤنّث) تو صفت عموماً واحد مؤنّث ہوتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے۔چنانچہ اَيَّـامٌ مَـعْدُوْدَةٌ (گِنے ہوئے دن) کہا جاتا ہے اور اَيَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ بھی۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۔۴

۱۔ اَلْاٰتِي ۔ آئندہ۔آنے والا ۲۔ اٰيَةٌ ۔ نشان۔قُرآن کی آیت ۳۔ بَيِّنَةٌ ۔ ظاہر۔کُھلی ہوئی

۴۔ اَلْجَارِيْ ۔ رواں۔بہنے والا ۵۔ اَلْمَاضِيْ ۔ گزشتہ ۶۔ حَارَةٌ ۔ محلّہ

۷۔ خَادِمٌ ۔ خدمتگار۔نوکر ۷۔ خَبَّازٌ ۔ نانبائی ۸۔ خَيَّاطٌ ۔ درزی

۹۔ تَعْبَانٌ ۔ تھکا ماندہ ۱۰۔ زَعْلَانٌ ۔ ناخوش۔ناراض ۱۱۔ شَهَرٌ ۔ مہینہ

۱۲۔ كَسْلَانٌ ۔ تھکا ماندہ/سُست ۱۳۔ لَاعِبٌ ۔ کھیلنے والا ۱۴۔ لَامِعٌ ۔ چمکدار

۱۵۔ مَبْسُوْطٌ ۔ خوشدل ۱۶۔ مُجْتَهِدٌ ۔ محنتی۔چُست ۱۷۔ مُسَنَّدٌ ۔ سہارا لگائے ہوئے

۱۸۔ مَشْغُوْلٌ ۔مشغول۔مصروف ۱۹۔ مُظْلِمٌ ۔ اندھیرا۔اندھیرا کرنے والا ۲۰۔ مُعَلِّمٌ ۔ سکھانے والا۔اُستاد

۲۱۔ مُنِيْرٌ ۔ روشن۔روشن کرنیوالا ۲۲۔ نَجَّارٌ ۔ بڑھئی

مشق نمبر۔۴

۱۔ اَلْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ
۲۔ اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ
۳۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ الصَّالِحُوْنَ
۴۔ مُعَلِّمَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ
۵۔ اَللَّيْلَةُ الْمُظْلِمَةُ
۶۔ قَمَرٌ مُنِيْرٌ
۷۔ اَلشَّمْسُ الْمُنِيْرَةُ
۸۔ اَلْعَيْنَانِ اللَّامِعَتَانِ
۹۔ اَلسَّنَةُ الْمَاضِيَةُ
۱۰۔ اَلشَّهْرُ الْجَارِيْ
۱۱۔ اَلْاَنْهُرُ الْجَارِيَةُ (۱)
۱۲۔ حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ (۲)
۱۳۔ خَيَّاطَةٌ كَسْلَانَةٌ
۱۴۔ اَلْاِبْنَتَانِ التَّعْبَانَتَانِ
۱۵۔ اِبْنَتَانِ تَعْبَانَتَانِ
۱۶۔ رَجُلَانِ زَعْلَانَانِ
۱۷۔ اَلسِّنُوْنَ الْاٰتِيَةُ (۳)
۱۸۔ اَلْحَيَوَانَاتُ الصَّغِيْرَةُ (۴)
۱۹۔ اَلنَّجَّارُوْنَ الْكَسْلَانُوْنَ وَ الْخَادِمُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ
۲۰۔ زَيْدُ نِ الزَّعْلَانُ
۲۱۔ عَمْرُوْ نِ الْمَبْسُوْطُ
۲۲۔ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ (۶)
۲۳۔ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ (۵)

(۱،۲،۳،۴،۵) موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اسلئے اسکی صفت واحد مؤنّث ہے۔ (۶) موصوف غیر عاقل کی جمع اور اسکی صفت بھی جمع ہے)

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک چمکدار آنکھ
(۲) دو محنتی مرد
(۳) مشغول نانبائی
(۴) دو تھکے ہوئے بڑھئی
(۵) روشن دن
(۶) خوبصورت درزنیں
(۷) تھکے ہوئے نوکر
(۸) سُست درزی
(۹) بہتی نہریں
(۱۰) بڑے جانور
(۱۱) سالِ رواں
(۱۲) ماہِ گذشتہ
(۱۳) گذرے ہوئے سال
(۱۴) خوشدل خادم

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   **الدَّرسُ السَّادسُ** (Lesson-6)   رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا

اسم کی حالتیں بلحاظِ اِعراب (Case)

رَفعِی (Nominative)   نَصَبی (Accusative)   جَرّی (Genitive)

عربی زبان میں جملے کے اندر موقعِ استعمال کے مطابق اکثر اسموں کا اِعراب (آخری حرف کی حرکت یا سکون کو اعراب کہتے ہے) بدلتا رہتا ہے۔ چنانچہ اِعراب کے لحاظ سے اکثر اسموں کی تین حالتیں ہوتی ہیں:

(۱) رَفعِی   (۲) نَصَبی اور   (۳) جَرّی

ان تین حالتوں میں مختلف اسموں کے اِعراب بہ تفصیل نیچے درج ہیں:

۱۔ اسم مفرد واحد مذکر اور اسم جمع مکسّر کا اعراب:

	رَفعِی حالت	نَصَبی حالت	جَرّی حالت
	ـــٌ	ـــًا	ـــٍ
مفرد مذکر (sr. mg.)	رَفِیۡقٌ	رَفِیۡقًا	رَفِیۡقٍ
	كَافِرٌ	كَافِرًا	كَافِرٍ
	عَابِدٌ	عَابِدًا	عَابِدٍ
	مُسۡلِمٌ	مُسۡلِمًا	مُسۡلِمٍ
	مُؤۡمِنٌ	مُؤۡمِنًا	مُؤۡمِنٍ
	سَمَاءٌ	سَمَاءً	سَمَاءٍ
جمع مکسّر (br.pl.)	اَبۡصَارٌ	اَبۡصَارًا	اَبۡصَارٍ
	اَرۡجُلٌ	اَرۡجُلًا	اَرۡجُلٍ
	اَسۡلِحَةٌ	اَسۡلِحَةً	اَسۡلِحَةٍ
	بُیُوۡتٌ	بُیُوۡتًا	بُیُوۡتٍ
	عِبَادٌ	عِبَادًا	عِبَادٍ

۲۔ اسم مفرد واحد مؤنّث کا اعراب:

	رَفعی حالت	نَصَبی حالت	جَرّی حالت
	ـــــةٌ	ـــــةً	ـــــةٍ
واحد مؤنّث (sr. fg.)	جَنَّةٌ	جَنَّةً	جَنَّةٍ
	خَبِيْثَةٌ	خَبِيْثَةً	خَبِيْثَةٍ
	صَلٰوةٌ	صَلٰوةً	صَلٰوةٍ
	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَةً	مُسْلِمَةٍ
	مُهَاجِرَةٌ	مُهَاجِرَةً	مُهَاجِرَةٍ

۳۔ اسم تثنیہ مذکر و مؤنّث کا اعراب:

	رَفعی حالت	نَصَبی حالت	جَرّی حالت
	ـــــَانِ	ـــــَيْنِ	ـــــَيْنِ
تثنیہ مذکر (dl. mg.)	رَفِيْقَانِ	رَفِيْقَيْنِ	رَفِيْقَيْنِ
	عَابِدَانِ	عَابِدَيْنِ	عَابِدَيْنِ
	مُؤْمِنَانِ	مُؤْمِنَيْنِ	مُؤْمِنَيْنِ

نوٹ: مثالوں سے واضح ہے کہ حالت نصب میں اسم کے آخری حرف پر دو زَبر (ً) کے ساتھ ایک الف (ا) زائد لکھنا پڑتا ہے سوائے ان اَسماء کے جو ' ة ' یا الف (ا) کے ساتھ ' ء ' پر ختم ہوتے ہیں۔

	رَفعی حالت	نَصَبی حالت	جَرّی حالت
	ـــــَانِ	ـــــَيْنِ	ـــــَيْنِ
تثنیہ مؤنّث (dl. fg.)	جَنَّتَانِ	جَنَّتَيْنِ	جَنَّتَيْنِ
	خَبِيْثَانِ	خَبِيْثَيْنِ	خَبِيْثَيْنِ
	صَلٰوتَانِ	صَلٰوتَيْنِ	صَلٰوتَيْنِ
	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتَيْنِ	مُسْلِمَتَيْنِ

تنبیہ :۔ تثنیہ کا اِعراب نصبی اور جری حالتوں میں یکساں ہوتا ہے۔

۴۔ جمع مذکرسالم کا اِعراب:

	رَفعِي حالت	نَصَبی حالت	جَرّی حالت
	ـــُـ وْنَ	ـــِـ يْنَ	ـــِـ يْنَ
جمع مذکر (pl. mg.)	رَفِيْقُوْنَ	رَفِيْقِيْنَ	رَفِيْقِيْنَ
	كَافِرُوْنَ	كَافِرِيْنَ	كَافِرِيْنَ
	عَابِدُوْنَ	عَابِدِيْنَ	عَابِدِيْنَ

تنبیہ:۔ جمع مذکرسالم کا اِعراب بھی نصبی اورجری حالتوں میں یکساں ہوتا ہے۔

۵۔ جمع مؤنّث سالم کا اعراب:

	رَفعِي حالت	نَصَبی حالت	جَرّی حالت
	ـــَـ اتٌ	ـــَـ اتٍ	ـــَـ اتٍ
جمع مؤنّث (pl. fg.)	جَنَّاتٌ	جَنَّاتٍ	جَنَّاتٍ
	خَبِيْثَاتٌ	خَبِيْثَاتٍ	خَبِيْثَاتٍ
	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ
	مُهَاجِرَاتٌ	مُهَاجِرَاتٍ	مُهَاجِرَاتٍ

نوٹ: جمع مؤنّث سالم کا اعراب بھی نَصَبی اور جَرّی حالت میں یکساں ہوتاہے۔

(ا) اگرکسی اسم پر 'ال' داخل ہوجائے تو اُس کا اِعراب :

☆ رَفعی حالت میں دوپیش (ٌ) کے بجائے ایک پیش (ُ) رہ جاتا ہے،

جیسے: اَلرَّفِيْقُ ، اَلْاَبْصَارُ ، اَلْجَنَّةُ ، اَلْخَبِيْثَاتُ

☆ نَصَبی حالت میں دو زبر (ً) کے بجائے صرف ایک زبر(َ) رہ جاتا ہےاورآخر میں زبرنہیں پڑھاجاتا،

جیسے: اَلرَّفِيْقَ ، اَلْاَبْصَارَ ، اَلْجَنَّةَ ، اَلْخَبِيْثَاتَ

تنبیہ:۔ تثنیہ مذکر و مؤنث اور جمع مذکرسالم میں 'ال' داخل ہونے سے اِعراب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

جیسے: اَلرَّفِيْقَانِ ، اَلرَّفِيْقَيْنِ ، اَلرَّفِيْقُوْنَ ، اَلرَّفِيْقِيْنَ

(۲) مُعْرَبْ اَسماء : جن اسماء کا اعراب موقع استعمال کے ساتھ بدلتا رہتا ہے اُنہیں مُعرَب اَسماء کہتے ہیں۔
مُعْرَب اَسماء کی رفعی، نَصبی اور جَرّی شکلیں کن کن موقعوں پر استعمال ہوتی ہیں، اسکی تفصیل مرکبات اور جملوں کے بیان میں حسب ضرورت بتائی جائے گی۔ پچھلے سبق میں اسم کی قسمیں بیان کی گئی ہیں، ان پر دوبارہ نظر ڈال لیجئے۔ ان میں سے ہر ایک قسم کے اَسماء مُعرَب نہیں ہیں۔ اگرچہ اکثر اَسماء مُعرَب ہیں مگر بعض اسم ایسے ہوتے ہیں جنکے آخری حرف کی حرکت موقع استعمال کی تبدیلی کے باوجود نہیں بدلتی۔ ایسے اسموں کو مَبْنی کہتے ہیں۔

مَبْنی اسماء: جس اسم کے آخری حرف کی حرکت مختلف موقعوں پر استعمال ہونے کے باوجود نہ بدلے، بلکہ تمام حالتوں میں یکساں رہے اسکو مَبْنی کہتے ہیں۔ اسمائے ضمیر، اسمائے اشارہ ، اسمائے موصولہ میں سے اکثر مَبْنی ہیں۔ انکا تفصیلی بیان حسبِ ضرورت اپنے موقع پر آئے گا۔

اِعْراب: کلمے کے اَخری حرف کی حرکت یا سکون کو اعراب کہتے ہے۔

اسماء کے تین اعراب ہیں: (۱) رَفَع (۲) نَصَبْ اور (۳) جَرِّی

جس اسم پر رَفَع (ـُ ـٌ) ہو اُسے ' مرفوع' کہتے ہیں
جس اسم پر نَصَب (ـَ ـً) ہو اُسے ' منصوب' کہتے ہیں
اور جس اسم پر جَرّ (ـِ ـٍ) ہو اُسے ' مجرور' کہتے ہیں

عامل: جس چیز سے کسی کلمے کا اِعراب (یعنی اُس کے آخری حرف کی حرکت یا سکون) بدل جاتا ہے، اُسے عامل کہتے ہیں۔
اسم اور فعل کے عوامل کا بیان حسب ضرورت آئندہ آئے گا۔

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

جُملہ اِسمِیہ (حِصّہ اوّل)

جملہ: وہ مرکب جو اپنا مفہوم پوری طرح سے ادا کرے اسے جملہ کہتے ہیں۔ ہر جملے کے دو اَجزاَ ہوتے ہیں۔

پہلا: مُسنَد اِلیہ (Subject) یعنی وہ شخص یا چیز جسکے بارے میں بات کی جائے اورعربی میں اسے ' مُبتدا ' کہتے ہیں یعنی جس سے جملے کی ابتداہوتی ہے۔

دوسرا: مُسنَد (Predicate) کہلاتا ہےیعنی وہ حصہ جومُسنَد الیہ کے بارے میں کچھ کہےاور اسےعربی میں ' خَبَرْ ' کہتے ہیں۔

عربی میں جملے کی دوقسمیں ہیں:(۱) جملہ اسمیہ اور (۲) جملہ فِعلیہ۔ اس درس میں ہم انشااللہ جملہ اسمیہ پڑھیں گے۔

جملہ اسمیہ کے دو اجزا ہیں یعنی مُبتدا (Subject) اور خبر (Predicate)

مثلاً: (۱) چاندروشن ہے۔ اس جملے میں جو دو جُز ہیں، ان میں سےایک 'چاند' ہے اور دوسرا ' روشن ہے'۔ عربی قواعدکےاعتبارسے 'چاند' ' مُبتدا' ہے اور ' روشن ' خبرٗ ہے۔

(۲) لڑکا بیٹھا ہواہے۔ اس جملے میں 'لڑکا' ' مُبتدا' ہے اور ' بیٹھا ' اسکی خبرٗ ہے۔

(۳) سورج چمک رہاہے۔ اس جملے میں 'سورج' ' مُبتدا' ہے اور 'چمک' اسکی خبرٗ ہے۔

عام طور پرمُبتدا پہلے اور خبربعدمیں آتی ہےمگربعض اوقات خبر مبتدا سے پہلے بھی آتی ہے۔

مُبتدا کوعام طور پرمَعْرِفہ اور خبر کو نکرہ رکھاجاتاہے۔ اس طرح جملے میں 'ہےٗ' یا ' ہیں' کامطلب ازخود پیدا ہوجاتاہے۔ آیئے مندرجہ بالا جملوں کا عربی ترجمہ کریں:

(۱) چاندروشن ہے: اَلْقَمَرُ بَازِغٌ — اَلْقَمَرُ مَعرفہ ہے اور بَازِغٌ نکرہ ہے۔

(۲) لڑکا بیٹھا ہواہے: اَلْوَلَدُ جَالِسٌ — اَلْوَلَدُ مَعرفہ ہے اور جَالِسٌ نکرہ ہے۔

(۳) سُورج چمک رہاہے: اَلشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ — اَلشَّمْسُ مَعرفہ ہے اور مُشْرِقَةٌ نکرہ ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھیں آیئے زرا اچھی طرح سے 'جملہ اِسمِیہ' اور ' مُرکب توصِیفی' کےفرق کوسمجھ لیں۔ ابھی ہم نے پڑھا کہ جملہ اِسمِیہ میں مُبتدا عموماً معرفہ اور خبرنکرہ ہوتی ہے۔مگر مرکب توصِیفی میں صفت چاروں پہلوؤں سےمُوصوف کےتابع ہوتی ہےیعنی حالت اعرابی جنس۔عدد۔معرفہ یانکرہ ہونا۔ اب ہم مندرجہ ذیل جملے پردوبارہ غورکرتے ہیں۔اَلْوَلَدُ جَالِسٌ اس میں اَلْوَلَدُ جوکہ مُبتدا اور معرفہ بھی ہے اور جَالِسٌ خبراور نکرہ بھی ہے۔ اسلئے یہ جملہ اسمیہ ہے۔ اب اگرہم اس جملے میں تبدیلی کریں اور کہیں کہ وَلَدٌ جَالِسٌ تو دونوں کی حالت تبدیل ہوگی اور

دونوں کے اعراب ایک جیسے ہونگے ، دونوں نکرہ بن گئے جسکی وجہ سے یہ جملہ اسمیہ نہیں ہے بلکہ اب یہ مرکب توصیفی بن گیا ہے۔ اس طرح سے ہم اس جملے کی شکل کچھ یوں بھی تبدیل کر سکتے ہیں۔ جیسے : اَلْوَلَدُ الْجَالِسُ اس صورت میں بھی یہ جملہ اسمیہ نہیں رہا بلکہ یہ مرکب توصیفی بن گیا ہے۔ جبکہ جملہ اسمیہ میں مُبتدا عام طور پر معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔ جنس اور عدد کے اعتبار سے خبر مُبتدا کے تابع ہوگی یعنی اگر مُبتدا واحد ہے تو خبر بھی واحد ہوگی ، اگر مُبتدا تثنیہ یا جمع ہے تو خبر بھی تثنیہ یا جمع ہوگی، اسی طرح اگر مُبتدا مُذکّر ہے تو خبر بھی مُذکّر ہوگی اور اگر مُبتدا مؤنث ہے تو خبر بھی مؤنث ہوگی۔

مثلاً: اَلرَّجُلُ صَادِقٌ (مرد سچا ہے) اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ (دونوں سچے مرد ہیں)

اَلطِفْلَتَانِ جَمِيْلَتَانِ (دونوں بچیاں خوبصورت ہیں) اَلنِّسَاءُ مُجْتَهِدَاتٌ (عورتیں محنتی ہیں)

اہم بات نوٹ فرمائیں : مُبتدا اگر غیر عاقل کی جمع مُکسر ہے تو خبر واحد مؤنث آ سکتی ہے۔

جیسے: اَلْمَسَاجِدُ وَسِيْعَةٌ (مسجدیں وسیع ہیں)

جملہ اسمیہ کی مثالیں:

ہر مثال میں مبتدا نشان زدہ (__) ہے، باقی حصہ خبر ہے:

۱۔ اَلْوَلَدُ جَالِسٌ : لڑکا بیٹھا ہوا ہے۔

مبتدا اور خبر دونوں مفرد ' مذکر' رفعی حالت میں ہے۔

اَلْقَمَرُ بَازِغٌ : چاند روشن ہے۔

قمر عربی میں مذکر ہے۔

۲۔ اَلْبِنْتُ جَالِسَةٌ : لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔

مبتدا اور خبر دونوں مفرد 'مؤنث' رفعی حالت میں ہے۔

اَلشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ : سورج چمک رہا ہے۔

شمس عربی میں مؤنث ہے۔

۳۔ اَلرَّجُلَانِ قَوِيَّانِ : دو مرد قوی ہیں۔

مبتدا اور خبر دونوں 'تثنیہ' 'مذکر' رفعی حالت میں ہے۔

اَلْكِتَابَانِ جَدِيْدَانِ : دو کتابیں نئی ہیں۔

کتاب عربی میں مذکر ہے۔

۴۔ اَلْمَرْءَتَانِ صَالِحَتَانِ : دو عورتیں صالح ہیں۔

مبتدا اور خبر دونوں 'تثنیہ' 'مؤنث' رفعی حالت میں ہے۔

اَلْعَيْنَانِ لَامِعَتَانِ : دو آنکھیں روشن ہیں۔

'عین' عربی میں مؤنث ہے۔

۵۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ حَاضِرُوْنَ : معلّم حاضر ہیں۔

اَلْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَةٌ : مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

دونوں مبتدا جمع سالم مذکر ذی عقل ۔ایک خبر (حَاضِرُوْنَ) جمع سالم مذکر ، دوسری خبر (اِخْوَةٌ) جمع مکسّر۔ دونوں جملوں میں مبتدا اور خبر رفعی حالت میں ہے۔

٦۔ اَلْبَنَاتُ مُؤَدَّبَاتٌ : لڑکیاں باادب ہیں۔ اَلسَّيَارَاتُ قَادِمَةٌ : موٹریں آ رہی ہیں۔

دونوں مبتدا جمع سالم مؤنث ہیں بنات، ذی عقل ہے اس کی خبر بھی جمع مؤنث سالم ہے۔ سیارات (موٹریں) غیر ذی عقل ہے۔ اس کی خبر واحد مؤنث ہے۔ دونوں جملوں میں مبتدا اور خبر رفعی حالت میں ہیں۔

٧۔ اَلْاَوْلَادُ صَالِحُوْنَ : لڑکے نیک ہیں۔ اَلنِّسَاءُ عَالِمَاتٌ : عورتیں عالمہ ہیں۔

دونوں مبتدا ذی عقل کی جمع مکسّر ہیں پہلا (اَلْاَوْلَادُ) مذکّر ہے اور دوسرا (اَلنِّسَاءُ) مؤنث ہے۔ دونوں کی خبریں بھی جمع ہیں۔ اور جنس کے اعتبار سے اپنے مبتدا کے تابع ہیں۔ دونوں جملوں میں مبتدا اور خبر رفعی حالت میں ہیں۔

٨۔ اَلْاَشْجَارُ عَالِيَةٌ : درخت اونچے ہیں۔ اَلْقُصُوْرُ عَالِيَاتٌ : محل اونچے ہیں۔

دونوں جملوں میں مبتدا غیر ذی عقل ہے اس کی جمع مکسّر ہیں۔ پہلے جملے میں خبر واحد مؤنث ہے اور دوسرے میں جمع مؤنث سالم۔ جمع مکسّر کو عام طور پر واحد مؤنث کی طرح سمجھا جاتا ہے، اس لیے اسکی صفت اور خبر واحد مؤنث لائی جاتی ہے۔ مگر جمع مؤنث سالم بھی لائی جاسکتی ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۵

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں:

١۔ فِئَةٌ ۔ گروہ، جماعت	٢۔ عَدُوٌّ ۔ دشمن	٣۔ غَضْبَانٌ ۔ بہت غصّہ والا
٤۔ تَعْبَانٌ ۔ تھکاماندہ	٥۔ كَسْلَانٌ ۔ سست	٦۔ لَامِعٌ ۔ چمکدار
٧۔ مُجْتَهِدٌ ۔ محنتی	٨۔ قَاعِدٌ، جَالِسٌ ۔ بیٹھا ہوا	٩۔ عَيْنٌ (ج اَعْيُنٌ) ۔ آنکھ
١٠۔ اَلِيْمٌ ۔ دردناک	١١۔ عَلِيْمٌ ۔ علم والا	١٢۔ مُطَهَّرٌ ۔ پاکیزہ
١٣۔ زَعْلَانٌ ۔ ناراض	١٤۔ حَاضِرٌ ۔ حاضر	١٥۔ مُنِيْرٌ ۔ روشن
١٦۔ مُعَلِّمٌ ۔ استاد	١٧۔ قَائِمٌ ۔ کھڑا	١٨۔ حَارِسٌ ۔ نگہبان کرنے والا

مشق نمبر۔۵

۱۔ اَلْعَذَابُ شَدِيْدٌ
۲۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
۳۔ اَللّٰهُ عَلِيْمٌ
۴۔ زَيْدٌ عَالِمٌ
۵۔ فِئَةٌ قَلِيْلَةٌ
۶۔ اَلْفِئَةُ كَثِيْرَةٌ
۷۔ اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
۸۔ اَلْاَعْيُنُ لَامِعَةٌ
۹۔ اَلْاَعْيُنُ اللَّامِعَةُ
۱۰۔ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
۱۱۔ اَلْعَدُوُّ غَضْبَانٌ
۱۲۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ مُجْتَهِدُوْنَ
۱۳۔ اَلْمُعَلِّمَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ
۱۴۔ اَلْمُعَلِّمَتَانِ الْمُجْتَهِدَتَانِ
۱۵۔ مُعَلِّمَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ
۱۶۔ زَيْدُ نِ الْعَالِمُ
۱۷۔ زَيْدٌ وَحَامِدٌ عَالِمَانِ
۱۸۔ اَقْلَامٌ طَوِيْلَةٌ
۱۹۔ اَلْاَقْلَامُ طَوِيْلَةٌ
۲۰۔ قَلْمَانِ جَمِيْلَانِ
۲۱۔ اَلْقُلُوْبُ مُطْمَئِنَّةٌ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) عالم محمود
(۲) محمود عالم ہے
(۳) سچّا بڑھئی
(۴) بڑھئی سچّا ہے
(۵) ایک تھکی ماندی درزن
(۶) درزن تھکی ماندی ہے
(۷) لڑکے کھڑے ہیں
(۸) استانی بیٹھی ہے
(۹) نانبائی سُست ہے
(۱۰) استاد ناراض ہے
(۱۱) ایک ناراض استانی
(۱۲) محمدؐ رسول ہیں
(۱۳) اساتذہ حاضر ہیں
(۱۴) ایک کھلا دشمن
(۱۵) سیب اور انار میٹھے ہیں

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

جملہ اسمیہ (حِصّہ دوم) ۔ مَا یا لَیْسَ

مَنفی مَفہوم: کسی جملہ اسمیہ کے شروع میں جب '' مَا '' یا ''لَیْسَ'' بڑھاتے ہیں تو اس سے نہ صرف معنوی اعتبار سے تبدیلی آتی ہے بلکہ اعرابی اعتبار سے خبر جو رَفع حالت میں ہوتی ہے نصبی حالت میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

مثلاً: اَلدَّرْسُ طَوِیْلٌ سے لَیْسَ الدَّرْسُ طَوِیْلًا ، زَیدٌ قَبِیْحٌ سے مَا زَیدٌ قَبِیْحًا

عربی میں جملہ اسمیہ میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کیلئے ایک اور انداز بھی ہے اور وہ یہ کہ خبر پر 'ب' کا اِضافہ کرکے اسے حالت 'جرّ' میں لے آتے ہیں۔

مثلاً: لَیْسَ الدَّرْسُ بِطَوِیْلٍ ، مَا زَیدٌ بِقَبِیْحٍ وغیرہ یہاں پر 'ب' کے کوئی معنی نہیں لیئے جاتے اور اسکے اضافے سے جملہ کے معنی میں کوئی تبدیل نہیں آتی۔

''لَیْسَ'' اس وقت استعمال کریں جب 'مُبتدا واحد مُذکر' ہو اور اس کے علاوہ 'مَا' کے استعمال سے نفی کے معنی پیدا کریں۔

مثلاً: اَ لَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ ۔ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰی ۔ وَلَیسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی

سلسلۂ نمبر۔٦

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اوران کے نیچے دئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

١۔ غَافِلٌ ۔ غافل   ٢۔ کَلْبٌ (کِلَابٌ) ۔ کُتّا   ٣۔ مُحِیْطٌ ۔ گھیرنے والا   ٤۔ وَلَدٌ (اَوْلَادٌ) ۔ لڑکا

مشق نمبر۔٦

١۔ اَلْفِئَةُ کَثِیْرَةٌ   ٢۔ مَاالْفِئَةُ قَلِیْلَةً   ٣۔ مَاالْفِئَةُ بِکَثِیْرَةٍ
٤۔ اَللّٰهُ مُحِیْطٌ   ٥۔ مَااللّٰهُ بِغَافِلٍ   ٦۔ اَلْمُعَلِّمَتَانِ کَسْلَانَتَانِ
٧۔ مَاالْمُعَلِّمَتَانِ کَسْلَانَتَیْنِ   ٨۔ مَاالْمُعَلِّمَتَانِ بِکَسْلَانَتَیْنِ   ٩۔ لَیْسَ الْمُعَلِّمُ غَضْبَانًا
١٠۔ مَاالْمُعَلِّمُوْنَ زَعْلَانِیْنَ   ١١۔ مَا الْمُعَلِّمُوْنَ بِزَعْلَانِیْنَ   ١٢۔ مَاالطَّالِبَاتُ حَاضِرَاتٍ
١٣۔ مَاالطَّالِبَاتُ بِحَاضِرَاتٍ   ١٤۔ اَلْاَوْلَادُ قَائِمُوْنَ   ١٥۔ مَاالْاَوْلَادُ قَائِمِیْنَ
١٦۔ مَااللَّاعِبَانِ تَعْبَانَیْنِ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) بڑھئی بیٹھا ہے (۲) بڑھئی کھڑا نہیں ہے (۳) کتّے سُست ہیں
(۴) دو کتّے ناراض نہیں ہیں (۵) کھجور میٹھی ہے (۶) انار میٹھا نہیں ہے
(۷) انار اور سیب میٹھے ہیں (۸) اُجرت زیادہ نہیں ہے (۹) بوجھ بھاری ہے
(۱۰) انار اور سیب نمکین نہیں ہیں (۱۱) گوشت تازہ نہیں ہے (۱۲) اساتذہ حاضر نہیں ہیں
(۱۳) عورتیں فاسق نہیں ہیں

مبتدا کے عوامل

مبتدا کے عوامل : مبتدا کے عوامل سے مراد وہ کلمات ہیں جس میں سے کوئی اگر جملہ اسمیہ کے شروع میں آجائے تو مبتدا کا اعراب رفع سے نصب میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ مبتدا کے عوامل چھ (٦) ہیں :

(۱) اِنَّ (۲) اَنَّ (۳) کَاَنَّ (۴) لٰکِنَّ (۵) لَیْتَ (٦) لَعَلَّ

مبتدا عوامل کے مثالیں

(۱) اِنَّ : (بےشک ، یقیناً) اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ : بےشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادُ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْصَابِرِیْنَ : اِنَّ کی وجہ سے مبتدا (اللّٰہَ) کا اعراب نصب ہے۔

(۲) اَنَّ : (کہ) یہ عامل عام طور پر جملے کے درمیان میں آتا ہے، اس لیے اس کا بیان بعد میں آئے گا۔

(۳) کَاَنَّ : (گویا کہ) کَاَنَّ الْقَمَرَ مِصْبَاحٌ : چاند گویا کہ ایک شمع ہے۔
کَاَنَّ کی وجہ سے مبتدا (اَلْقَمَرَ) کا اعراب نصب ہے

(۴) لٰکِنَّ : (لیکن) اَلْبَیْتُ جَدِیْدٌ وَ لٰکِنَّ الْاَ ثَاثَ قَدِیْمٌ : لٰکِنَّ کی وجہ سے مبتدا (اَلْاَثَاثَ) کا اعراب نصب ہے۔

(۵) لَیْتَ : (کاش) لَیْتَ الْبَنَاتِ مُؤَدَّبَاتٌ : کاش لڑکیاں باادب ہوتیں۔ لَیْتَ کی وجہ سے البنات کا اعراب نصب ہے۔ یاد رکھئے 'جمع مونث سالم کی نصبی حالت (ٍ ، ِ) سے ظاہر کی جاتی ہے (دیکھئے اسم کی حالتیں)۔

(٦) لَعَلَّ : (شاید) لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبَةٌ : شاید وہ گھڑی (قیامت) قریب ہو۔ لَعَلَّ کی وجہ سے السَّاعَةَ کا اعراب نصب ہے۔

خبر کے عوامل

خبر کے عوامل: خبر کے عوامل سے مراد وہ کلمات ہیں جو خبر پر داخل ہو کر اس کے اعراب کو رفع سے' نصب' میں تبدیل کر دیتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔ كَانَ (تھا، ہے)
۲۔ صَارَ (ہوگیا)
۳۔ اَصْبَحَ (ہوگیا، صبح کو ہوا)
۴۔ اَضْحىٰ (ہوگیا، چاشت کے وقت ہوا)
۵۔ ظَلَّ (دن میں ہوا)
۶۔ اَمْسىٰ (شام کو ہوا)
۷۔ بَاتَ (رات میں ہوا)
۸۔ مَادَامَ (ہمیشہ رہا)
۹۔ مَازَالَ (ہمیشہ رہا)
۱۰۔ مَاانْفَكَّ (ہمیشہ رہا)
۱۱۔ لَيْسَ (نہیں ہے، نہیں ہوا)

اِن کلمات کو كَانَ وَ اَخَوَاتِهَا (كَانَ اور اس کی بہنیں) کہا جاتا ہے۔

یہ جملہ اسمیہ میں مبتدا سے پہلے آتے ہیں تو مبتدا کو رفع دیتے ہیں، مگر خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ان کلمات کو افعال ناقصہ بھی کہتے ہیں۔ یہ سب ماضی کے صیغے ہیں، لیکن مَادَامَ اور لَيْسَ کے سوا سب کے مضارع بھی بن سکتے ہیں۔ اس کا تفصیلی بیان فعل کی بحث کے دوران ہی ہوسکتا ہے، یہاں ان کے عمل کی وضاحت کے لئے چند مثالیں کافی ہوں گی۔

خبر کے عوامل کے چند مثالیں

(۱) كَانَ: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا)۔ (زَيْدٌ) مبتدا ہے (اسے كَانَ کا اسم بھی کہتے ہیں) اور حسب معمول رفعی حالت میں ہے۔ (قَائِمًا) خبر ہے اور كَانَ کی وجہ سے نصبی حالت میں ہے۔

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا اللہ غفور رحیم ہے۔ اللہ مبتدا ہے (اسے كَانَ کا اسم بھی کہیں گے) اور حسب معمول رفعی حالت میں ہے۔ غَفُوْرًا رَحِيْمًا خبر ہے اور كَانَ کی وجہ سے نصبی حالت میں ہے۔

(۲) اَصْبَحَ: اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسىٰ فَارِغًا موسیٰؑ کی ماں کا دل بے قرار ہوگیا۔ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسىٰ، اَصْبَحَ کا اسم (مبتدا) ہے اور رفعی حالت میں ہے۔ مگر اس کی خبر فَارِغًا نصبی حالت میں ہے۔ فَارِغٌ (صبر سے خالی) بے قرار۔ باقی عوامل کا بھی یہی حال ہے۔ ہر ایک کا بیان حسب ضرورت آئندہ کر دیا جائے گا۔

تنبیہ : جملہ اسمیہ کی خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے۔ لیکن اگر وہ معرفہ (ال تعریف کے ساتھ) ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا مرجع (اصل) مبتدا ہوتا ہے:

جیسے: ☆ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ : وہی کامیاب (فلاح پانے والے) ہیں۔ یہاں خبر (اَلْمُفْلِحُوْنَ) معرفہ (ال تعریف کے ساتھ) ہے، اس لیے مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر هُمْ آئی ہے، جو أُولٰئِكَ کی طرف راجع ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے، اور أُولٰئِكَ الْمُفْلِحُوْنَ کہا جائے تو یہ جملہ اسمیہ نہیں ہوگا بلکہ مرکب توصیفی ہوگا، جس کے معنی ہوں گے 'وہ کامیاب'۔

☆ اَنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ : بے شک وہی مفسد ہیں۔ یہاں پہلا (هُمْ) مبتدا ہے اور (اَلْمُفْسِدُوْنَ) اس کی خبر ہے، جسے ال تعریف لگا کر معرفہ بنایا گیا ہے۔ اس لیے مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر (دوسرا هُمْ) لائی گئی ہے۔

ذیل کے جملوں کی ترکیب اور ترجمہ کو سمجھئے ۔ نشان زدہ حصّہ مبتدا ہے اور باقی حصّہ خبر ہے۔

١۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ : اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ خبر مرکب اضافی ہے، اس کی رفعی حالت نُوْرٌ کے ضمّہ سے ظاہر کی گئی ہے۔

٢۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ : اور اللہ علیم وحکیم ہے۔

٣۔ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ : ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ خبر مرکب جرّی ہے، جو مبتدا سے پہلے آئی ہے۔ ایسی خبر عام طور پر مبتدا سے پہلے لائی جاتی ہے، خصوصاً جب مبتدا معرفہ نہ ہو۔

٤۔ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ : وہ صاف صاف (واضح) حق ہے۔ مبتدا ضمیر ہے، جو معرفہ کی ایک قسم ہے۔

٥۔ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ : خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں۔ خبر مرکب جرّی ہے، مبتدا معرفہ ہے۔

٦۔ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ : اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں۔

٧۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ : تعریف اللہ جہانوں کے رب، کے لئے ہے۔ (لِ + اللّٰهِ) مرکب جرّی ہے، اس لیے اللہ جرّی حالت میں ہے (رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) مرکب اضافی ہو کر اللہ کی صفت ہے، اس لیے (اللہ) کی طرح جرّی حالت میں ہے۔

٨۔ أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وہی لوگ ہدایت پر ہیں، اپنے رب کی طرف سے۔ مبتدا، ضمیر ہے، اور خبر مرکب جرّی۔

۹۔ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ : وہ مومن نہیں ہیں۔ مبتدا سے پہلے ' مَا ' نفی (نہیں) آیا ہے، ایسی صورت میں خبر سے پہلے ایک زائد بِ لائی جاتی ہے۔

۱۰۔ اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ : ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ اِنَّمَا : کلمہ تَخصِیص ہے، جس کے معنے ہیں صرف، محض

۱۱۔ اَلاَ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ : آگاہ رہو، وہی لوگ بیوقوف ہیں۔ سُفَهَاء جمع مکسّر ہے سَفِيْهٌ کی۔ اَلَا (خبردار، آگاہ رہو) حرف تنبیہ ہے۔مبتدا (هُمْ) ہے اور خبر (اَلسُّفَهَاءُ) پر ال لگا ہوا ہے، اس لئے مبتدا اور خبر کے درمیان ایک زائد ضمیر (هُمْ) لائی گئی ہے۔

۱۲۔ اَللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ : اللہ کافروں کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔ مُحِيْطٌ احاطہ کرنے والا، گھیر لینے والا۔

۱۳۔ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ : ان کے لیے اس (جَنَّت) میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی۔ مبتدا (اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ) خبر کے بعد آیا ہے، اس لیے کہ خبر مرکب جرّی ہے۔ اَزْوَاجٌ جمع مکسّر ہے، اس لئے اس کی صفت واحد مونث لائی گئی ہے۔ جمع مکسّر کو عام طور پر واحد مؤنث کی طرح سمجھا جاتا ہے۔

سوالیہ جملہ بنانے کا طریقہ کار ۔ اَ یا هَلْ

کسی جملہ کو اگر سوالیہ جملہ بنانا ہو تو اس کے شروع میں ' اَ (کیا) یا هَلْ (کیا) ' کا اضافہ کرتے ہیں۔ جب کسی جملہ پر اَ یا هَلْ داخل ہوتا ہے تو وہ صرف معنوی تبدیلی لاتے ہیں۔ان کی وجہ سے جملہ میں کوئی اعرابی تبدیلی نہیں آتی۔

مثلاً : (۱) اَزَيْدٌ صَالِحٌ ؟ (کیا زید نیک ہے؟) (۲) هَلِ الدَّرْسُ طَوِيْلٌ ؟ (کیا سبق طویل ہے؟)

سلسلۂ نمبر۔ ۷

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

۱۔ نَعَمْ ۔ ہاں ، جی ہاں ۲۔ لَا ۔ نہیں، جی نہیں ۳۔ بَلٰى ۔ کیوں نہیں
۴۔ بَلْ ۔ بلکہ ۵۔ صَادِقٌ ۔ سچّا ۶۔ كَاذِبٌ ۔ جھوٹا
۷۔ سَاعَةٌ ۔ گھڑی ۸۔ اَلسَّاعَةُ ۔ قیامت

مشق نمبر۔ ۷

۱۔ اَزَيْدٌ عَالِمٌ؟

۲۔ اِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ

۳۔ مَا زَيْدٌ بِعَالِمٍ

۴۔ هَلِ الرَّجُلَانِ صَادِقَانِ

۵۔ مَاالرَّجُلَانِ صَادِقَيْنِ

۶۔ اِنَّ الرَّجُلَيْنِ صَادِقَانِ

۷۔ هَلِ الْمُعَلِّمُوْنَ صَادِقُوْنَ ؟

۸۔ بَلٰى ! اِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ صَادِقُوْنَ

۹۔ هَلِ الْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَهِدَاتٌ

۱۰۔ لَا!مَا الْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَهِدَاتٍ

۱۱۔ اَلَيْسَ الْكَلْبُ جَالِسًا ؟

۱۲۔ نَعَمْ ! اِنَّ الْكَلْبَ جَالِسٌ

۱۳۔ لَا ! بَلِ الْكَلْبُ قَائِمٌ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کیا محمود جھوٹا ہے؟

(۲) جی ہاں! محمود یقیناً جھوٹا ہے۔

(۳) کیا حامد سچّا نہیں ہے؟

(۴) جی ہاں! حامد سچّا نہیں ہے۔

(۵) بلکہ حامد جھوٹا ہے۔

(۶) کیا قیامت قریب ہے؟

(۷) جی ہاں! یقیناً قیامت قریب ہے۔

(۸) کیا دونوں بڑھئی سُست ہیں؟

(۹) جی نہیں دونوں بڑھئی سُست نہیں ہے۔

(۱۰) جی ہا! یقیناً دونوں بڑھئی سُست ہے۔

(۱۱) کیا دونوں بچّیاں سچّی ہیں؟

(۱۲) بے شک دونوں بچّیاں سچّی ہیں۔

(۱۳) کیا استانیاں بیٹھی ہیں؟

(۱۴) جی ہاں! بے شک استانیاں بیٹھی ہیں۔

(۱۵) استانیاں بیٹھی نہیں ہیں بلکہ استانیاں کھڑی ہیں۔

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

جملہ اسمیہ (حصّہ سوّم)

گذشتہ تین اسباق میں ہم نے جملہ اسمیہ کے مختلف قواعد سمجھ لئے اور ان کی مشق کر لی۔ ابتک ہم نے جتنے جملوں کی مشق کی ہے ان میں خاص بات یہ تھی کہ تمام جملوں میں مبتدا اور خبر دونوں مفرد تھے، لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھی مبتدا اور خبر مفرد کے بجائے مرکب ناقص ہوتے ہیں۔

۱۔ اس سلسلہ میں پہلی صورت یہ ممکن ہے کہ مبتدا مرکب ناقص ہو اور خبر مفرد ہو۔ مثلاً: اَلرَّجُلُ الطَّيِّبُ۔حَاضِرٌ (اچھا مرد حاضر ہے) اس مثال پر غور کریں کہ اَلرَّجُلُ الطَّيِّبُ مرکب توصیفی ہے اور مبتدا ہے جب کہ خبر حَاضِرٌ مفرد ہے۔

۲۔ دوسری صورت یہ ممکن ہے کہ مبتدا مفرد ہو اور خبر مرکب ناقص ہو۔ مثلاً: زَيۡدٌ۔رَجُلٌ طَيِّبٌ (زید ایک اچھا مرد ہے) اس مثال میں زَيۡدٌ مبتدا ہے اور مفرد ہے جبکہ خبر رَجُلٌ طَيِّبٌ مرکب توصیفی ہے۔

۳۔ تیسری صورت یہ بھی ممکن ہے کہ مبتدا اور خبر دونوں مرکب ناقص ہوں۔ مثلاً: زَيۡدُنِ الۡعَالِمُ رَجُلٌ طَيِّبٌ (عالم زید ایک اچھا مرد ہے) اس مثال میں زَيۡدُنِ الۡعَالِمُ مرکب توصیفی ہے اور مبتدا جبکہ خبر رَجُلٌ طَيِّبٌ بھی مرکب توصیفی ہے۔

۴۔ اب ایک بات اور بھی ذہن نشین کر لیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مبتدا ایک سے زائد ہوتے ہیں اور ان کی جنس مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً: ہم کہتے ہیں: درزی اور درزن دونوں سچے ہیں: اس جملہ میں سچے ہونے کی جو خبر دی جا رہی ہے وہ درزی اور درزن دونوں کے متعلق ہے۔ چنانچہ دونوں مبتدا ہیں اور ان میں سے ایک مذکر ہے جب کہ دوسرا مؤنث ہے۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ عدد اور جنس کے لحاظ سے خبر مبتدا کے تابع ہوتی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس جملہ کا عربی ترجمہ کرتے وقت خبر کا ترجمہ صیغہ مذکر میں کریں یا مؤنث میں! ایسی صورت میں اصول یہ ہے کہ مبتدا اگر ایک سے زائد ہوں اور مختلف جنس ہوں تو خبر مذکّر آئے گی۔

چنانچہ مذکورہ بالا جملہ کا ترجمہ ہوگا اَلۡخَيَّاطُ وَ الۡخَيَّاطَةُ صَادِقَانِ اب نوٹ کر لیں کہ خبر صَادِقَانِ مذکر ہونے کے ساتھ تثنیہ کے صیغے میں آئی ہے۔ اسلئے کہ مبتدا دو ہیں۔ مبتدا اگر دو سے زیادہ ہوتے تو پھر خبر جمع کے صیغے میں آتی ہے۔

سلسلۂ نمبر۔۸

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

۱۔ رَجِیْمٌ ۔ دھتکارا ہوا
۲۔ ضَلٰلٌ ۔ گمراہی
۳۔ حَمِیْمٌ ۔ گرم جوش
۴۔ فِتْنَةٌ ۔ کسوٹی ۔ آزمائش
۵۔ عَبْدٌ (ج عِبَادٌ) ۔ بندہ، غلام
۶۔ صَدَقَةٌ ۔ صدقہ
۷۔ شَهْرٌ ۔ مہینہ
۸۔ كِذْبٌ ۔ كَذِبٌ ۔ جھوٹ
۹۔ قَرِيْبٌ ۔ قریب
۱۰۔ صِدْقٌ ۔ سچائی
۱۱۔ شَاةٌ ۔ بکری
۱۲۔ فِيلٌ ۔ ہاتھی
۱۳۔ قَدِيْمٌ ۔ پرانا
۱۴۔ جَدِيْدٌ ۔ نیا
۱۵۔ سِرَاجٌ ۔ چراغ

مشق نمبر۔۸

۱۔ اَلشَيْطٰنُ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
۲۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
۳۔ لَيْسَ الشَّيْطٰنُ وَ لِيًّا حَمِيْمًا
۴۔ اَلشِّرْكُ ضَلٰلٌ مُّبِيْنٌ
۵۔ اِنَّ الشِّرْكَ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ
۶۔ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
۷۔ اَلْقُرْاٰنُ كِتَابٌ مُّنِيْرٌ
۸۔ اِنَّ اللّٰهَ مُحِيْطٌ
۹۔ هَلِ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ
۱۰۔ نَعَمْ اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ
۱۱۔ لَيْسَ الْقَتْلُ اِثْمًا صَغِيْرًا
۱۲۔ اِنَّ الْقَتْلَ اِثْمٌ كَبِيْرٌ
۱۳۔ اَلْفِئَةُ الْكَثِيْرَةُ وَ الْفِئَةُ الْقَلِيْلَةُ حَاضِرَتَانِ
۱۴۔ اَمَحْمُوْدٌ مُعَلِّمٌ مُجْتَهِدٌ
۱۵۔ لَا مَا مَحْمُوْدٌ بِمُعَلِّمٍ مُجْتَهِدٍ
۱۶۔ اَلصَّبْرُ الْجَمِيْلُ فَوْزٌ كَبِيْرٌ
۱۷۔ هَلِ الْمُعَلِّمَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ قَاعِدَاتٌ
۱۸۔ مَا الْمُعَلِّمَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ قَاعِدَاتٍ
۱۹۔ اِنَّ الْمُعَلِّمَاتِ الْمُجْتَهِدَاتِ قَاعِدَاتٌ
۲۰۔ مُحَمَّدٌ ﷺ سِرَاجٌ مُنِيْرٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ کیا بھلی بات صدقہ ہے؟
۲۔ یقیناً بھلی بات صدقہ ہے۔
۳۔ کیا فتح قریب ہے؟
۴۔ نہیں فتح قریب نہیں ہے۔
۵۔ صبر جمیل چھوٹی کامیابی نہیں ہے؟
۶۔ بے شک صبر جمیل ایک بڑی کامیابی ہے۔

۷۔ کیا جھوٹ چھوٹا گناہ ہے!
۸۔ بے شک جھوٹ ایک کھلی گمراہی ہے۔
۹۔ جھوٹ چھوٹا گناہ نہیں ہے۔
۱۰۔ کیا جھوٹا دوست کھلا دشمن ہے؟
۱۱۔ بے شک جھوٹا دوست کھلا دشمن ہے۔
۱۲۔ گرم جوش دوست ایک نعمت ہے۔
۱۳۔ کیا سچائی ایک خیرِ کثیر ہے؟
۱۴۔ یقیناً سچائی خیرِ کثیر ہے۔
۱۵۔ کیا قتل کوئی بڑا گناہ ہے؟
۱۶۔ بے شک شیطان دھتکارا ہوا ہے۔
۱۷۔ کیا دونوں لڑکے حاضر ہیں؟
۱۸۔ بے شک دونوں لڑکے حاضر ہیں۔
۱۹۔ جی نہیں! دونوں لڑکے حاضر نہیں ہیں۔
۲۰۔ کیا محنتی درزنیں سچّی ہیں؟
۲۱۔ یقیناً محنتی درزنیں سچّی ہیں۔
۲۲۔ سچّی درزنیں محنتی نہیں ہیں۔
۲۳۔ کیا ہاتھی عظیم حیوان ہے؟
۲۴۔ کیوں نہیں یقیناً ہاتھی عظیم حیوان ہے۔

ضَمَائِرُ مَرْفُوْعَه مُنْفَصِلَه (Personal Pronouns - Independent)

	جنس (Gen.)	واحد (sr.)	تثنیہ (dl.)	جمع (pl.)
غائب (3rd-Per.)	مذکّر (mg.)	هُوَ (وہ ایک مرد)	هُمَا (وہ دو مرد)	هُمْ (وہ بہت سے مرد)
	مؤنث (fg.)	هِيَ (وہ ایک عورت)	هُمَا (وہ دو عورتیں)	هُنَّ (وہ بہت سی عورتیں)
مخاطب (2nd-Per.)	مذکّر (mg.)	اَنْتَ (تو ایک مرد)	اَنْتُمَا (تم دو مرد)	اَنْتُمْ (تم بہت سے مرد)
	مؤنث (fg.)	اَنْتِ (تو ایک عورت)	اَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	اَنْتُنَّ (تم بہت سی عورتیں)
متکلّم (1st-Per.)	مذکّر و مؤنث	اَنَا (میں ایک)	نَحْنُ (ہم دو)	نَحْنُ (ہم بہت سے)

ان ضمیروں کے متعلق چند باتیں ذہن نشین کرلیں :

(۱) ضمیریں معرفہ ہوتی ہیں۔ اس لئے اکثر جملوں میں یہ مبتدا کے طور پر بھی آتی ہیں۔

مثلاً : هُوَرَجُلٌ صَالِحٌ (وہ ایک نیک مرد ہے) هُنَّ نِسَاءٌ صَالِحَاتٌ (وہ نیک عورتیں ہیں)۔

(۲) یہ نوٹ کرلیں کہ یہ تمام ضمیریں مبنی ہیں اور چونکہ اکثر یہ مبتدا کے طور پر آتی ہیں اس لئے انہیں مرفوع یعنی حالت رفع میں فرض کر لیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام **ضمائر مرفوعہ** ہے۔

(۳) ضمیریں کسی لفظ کے ساتھ ملا کر یا متّصل کر کے نہیں لکھی جاتیں بلکہ ان کی لکھائی اور تلفظ علیحدہ اور مستقل ہے۔ اسلئے ان کو **ضمائر منفصلہ** بھی کہتے ہیں۔

(۴) ضمیر **اَنَا** کو پڑھتے اور بولتے وقت الف (**ا**) کے بغیر یعنی **اَنَ** پڑھتے ہیں۔

(۵) پہلے ہم پڑھ چکے ہیں کہ خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔ اب اس قاعدے کے دو استثناء سمجھ لیں کہ خبر معرفہ بھی آ سکتی ہے۔

(۱) پہلا استثناء یہ ہے کہ خبر اگر کوئی اسم صفت نہیں ہے تو وہ معرفہ ہو سکتی ہے۔ مثلاً: **اَنَا یُوْسُفُ** (میں یوسف ہوں)

(۲) دوسرا استثناء یہ ہے کہ خبر اگر اسم صفت ہو اور کسی ضرورت کے تحت اسے معرفہ لانا مقصود ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان متعلقہ ضمیر فاعل لے آتے ہیں۔ جیسے: **اَلرَّجُلُ هُوَ الصَّالِحُ** (مرد نیک ہے) کبھی جملہ میں تاکیدی مفہوم پیدا کرنے کے لئے بھی یہ انداز اختیار کیا جاتا ہے چنانچہ مذکورہ جملہ کا یہ بھی ترجمہ ممکن ہے کہ؛ مرد ہی نیک ہے؛ اس طرح سے **اَلرِّجُلُ هُمُ الصَّالِحُوْنَ** یعنی مرد نیک ہیں. یا مرد ہی نیک ہیں۔

سلسلۂ نمبر۔۹

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں :

۱۔ **خَادِمٌ** ۔ خادم۔نوکر	۲۔ **مَبْسُوْطٌ** ۔ خوشدل	۳۔ **ضَخِيْمٌ** ۔ بڑی جسامت والا
۴۔ **جِدًّا** ۔ بہت ہی	۵۔ **لٰكِنْ** ۔ لیکن	۶۔ **مَوْعِظَةٌ** ۔ وعظ نصیحت
۷۔ **نَافِعٌ** ۔ نفع بخش		

مشق نمبر۔۹

۱۔ اَلْخَادِمَانِ الْمَبْسُوْطَانِ حَاضِرَانِ وَ هُمَا مُجْتَهِدَانِ

۲۔ اِنَّ الْاَرْضَ وَ السَّمٰوٰتِ مَخْلُوْقَاتٌ وَ هُنَّ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ

۳۔ اِنَّ الشِّرْكَ ضَلٰلٌ مُّبِيْنٌ وَ هُوَ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ

۴۔ ا اَنْتَ اِبْرَاهِيْمُ ؟

۵۔ مَا اَنَا اِبْرَاهِيْمُ ! بَلْ اَنَا مَحْمُوْدٌ

٦۔ هَلْ زَيْنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسْلَانَةٌ ؟

٧۔ لَا مَا هِيَ مُعَلِّمَةً كَسْلَانَةً بَلْ هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ

٨۔ هَلِ الْإِسْلَامُ دِيْنٌ حَقٌّ ؟

٩۔ بَلٰى ! وَهُوَ صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ

١٠۔ اَلدَّرْسُ سَهْلٌ لٰكِنْ هُوَ طَوِيْلٌ

١١۔ اَلَيْسَ الْفِيْلُ حَيْوَانًا ضَخِيْمًا ؟

١٢۔ بَلٰى ! هُوَ حَيْوَانٌ ضَخِيْمٌ جِدًّا

١٣۔ اَ اَنْتُمْ خَيَّاطُوْنَ؟

١٤۔ مَا نَحْنُ بِخَيَّاطِيْنَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ

١٥۔ اِنَّ الْمَرْءَ تَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ جَالِسَتَانِ

١٦۔ اِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ وَ الْمُعَلِّمَاتِ مَبْسُوْطُوْنَ لٰكِنْ مَا هُمْ بِمُجْتَهِدِيْنَ

عربی میں ترجمہ کریں

(١) اچھی نصیحت صدقہ ہے اور وہ بہت ہی مقبول ہے۔

(٢) سچائی اور بھلی بات شاندار کامیابیاں ہیں اور وہ خیر کثیر ہیں۔

(٣) کیا تم لوگ کھلاڑی ہو؟

(٤) ہم لوگ کھلاڑی نہیں ہیں بلکہ ہم خوشدل اساتذہ ہیں۔

(٥) کیا زمین اور سورج دو واضح نشانیاں نہیں ہیں ؟

(٦) کیوں نہیں! وہ دونوں کھلی نشانیاں ہیں اور وہ مخلوقات ہیں۔

(٧) کیا خوشدل استانیاں محنتی نہیں ہیں ؟

(٨) کیوں نہیں! وہ خوشدل اور وہ محنتی ہیں۔

(٩) کیا شرک اور قتل گناہ کبیرہ نہیں ہیں ؟

(١٠) یقیناً شرک اور قتل گناہ کبیرہ ہیں اور یہ دونوں ظلم عظیم ہیں۔

(١١) کیا بکری ایک چھوٹا جانور نہیں ہے ؟

(١٢) بے شک بکری ایک چھوٹا جانور ہے لیکن وہ بہت نفع بخش ہے۔

(١٣) کیا وہ استاد یوسف نہیں ؟

(١٤) وہ یوسف ہے، لیکن وہ استاد نہیں ہے۔

(١٥) وہ استانیاں کھڑی یا بیٹھی ہیں ؟

(١٦) وہ کھڑی نہیں بلکہ بیٹھی ہیں۔

۲۔ مُرکّب اِضافی (حِصّہ اوّل)

دو اسموں کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم کو دوسرے اسم کی طرف نسبت دی گئی ہو وہ مرکب اضافی کہلاتا ہے۔ جیسے اُردو میں ہم کہتے ہیں، ' لڑکے کی کتاب ' اس میں کتاب کو لڑکے کی طرف نسبت دی گئی ہے جو یہاں ملکیت ظاہر کر رہی ہے۔ اس لئے یہ مرکب اضافی ہے۔

۱۔ جس اسم کو کسی کی طرف نسبت دی جاتی ہے اسے " مضاف " کہتے ہیں مذکورہ بالا مثال میں کتاب کو نسبت دی گئی ہے۔ اس لئے یہاں کتاب مضاف ہے اور جس اسم کی طرف کوئی نسبت دی جاتی ہے اسے " مضاف اِلَیه " کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں لڑکے کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ اس لئے یہاں 'لڑکا ' مضاف اِلَیه ہے۔

۲۔ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف اِلَیه بعد میں آتا ہے۔ جبکہ اُردو میں اس کے برعکس ہوتا ہے۔ جس کا ترجمہ میں خیال کرنا پڑتا ہے۔ مذکورہ مثال پر غور کریں ' لڑکے کی کتاب' اس میں لڑکا جو مضاف اِلَیه ہے پہلے آیا ہے اور کتاب جو مضاف ہے بعد میں آئی ہے۔ اب چونکہ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اس لئے ترجمہ کرتے وقت پہلے کتاب کا ترجمہ ہوگا جو مضاف ہے اور لڑکے کا ترجمہ بعد میں ہوگا جو مضاف اِلَیه ہے۔ چنانچہ ترجمہ كِتَابُ الْوَلَدِ ہوگا۔

۳۔ گزشتہ اسباق میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ اسم اگر نکرہ ہو تو اکثر اس پر تنوین آتی ہے جیسے كِتَابٌ ۔ اور جب اس پر لام تعریف داخل ہوتا ہے تو تنوین ختم ہو جاتی ہے۔ جیسے: اَلْكِتَابُ۔ اب ذرا مذکورہ مثال میں لفظ " كِتَابُ " پر غور کریں۔ نہ تو اس پر لام تعریف ہے اور نہ ہی تنوین ہے بس یہی خصوصیت مضاف کی ایک آسان پہچان ہے اور مرکب اضافی کا پہلا قاعدہ یہی ہے کہ مضاف پر نہ تو کبھی لام تعریف آسکتا ہے اور نہ ہی کبھی تنوین آسکتی ہے۔

۴۔ مرکب اضافی کا دوسرا اصول یہ ہے کہ مضاف اِلَیه ہمیشہ حالتِ جرّ میں ہوتا ہے۔ مذکورہ مثال كِتَابُ الْوَلَدِ میں دیکھیں " اَلْوَلَدِ" حالت جرّ میں ہے جس کا ترجمہ تھا 'لڑکے کی کتاب' یہی اگر " كِتَابُ وَلَدٍ" ہوتا تو ترجمہ ہوتا ' کسی لڑکے کی کتاب ' مرکب اضافی کے کچھ اور بھی قواعد ہیں جن کا ہم حسب ضرورت مطالعہ کریں گے۔ لیکن آگے پڑھنے سے پہلے مناسب ہے کہ پہلے ہم ان دو قواعد کی مشق کر لیں۔

سلسلۂ نمبر۔۱۰

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یادکریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں :

نوٹ: آنے والی تمام مشقوں میں خط کشیدہ جملے قرآن حکیم سے لیے گئے ہیں، اور جن جملوں کے آخر میں علامت (ح) درج ہے ان کا انتخاب احادیث سے کیا گیا ہے۔

۱۔ لَبَنٌ ۔ دودھ	۲۔ مَخَافَةٌ ۔ خوف	۳۔ فَرِيْضَةٌ ۔ فرض
۴۔ اِطَاعَةٌ ۔ اطاعت	۵۔ بَقَرٌ ۔ گائے	۶۔ شَاةٍ ۔ بکری

مشق نمبر۔۱۰

۱۔ كِتٰبُ اللّٰهِ	۲۔ نِعْمَةُ اللّٰهِ
۳۔ طَلَبُ الْعِلْمِ	۴۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ (ح)
۵۔ لَحْمُ شَاةٍ	۶۔ لَبَنُ بَقَرٍ
۷۔ لَبَنُ الْبَقَرِ وَ لَحْمُ الْشَاةِ طَيِّبَانِ	۸۔ رَسُوْلُ اللّٰهِ
۹۔ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ	

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اللہ کا خوف	۲۔ اللہ کا عذاب
۳۔ ہاتھی کا سر	۴۔ کسی ہاتھی کا سر
۵۔ ایک کتاب کا سبق	۶۔ اللہ کا خوف نعمت ہے۔
۷۔ اللہ کا عذاب شدید ہے۔	۸۔ بے شک اللہ مشرقوں اور مغربوں کا رب ہے۔
۹۔ کسی مومن کی دعا مقبول ہے۔	۱۰۔ رسول کی اطاعت اور والدین کی اطاعت

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیۡم   اَلدَّرسُ الحَادی عَشر (Lesson-11)   رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا

۲۔ مُرکّب اضافی (حصّہ دوم)

۱۔ اب تک ہم نے کچھ سادہ مرکب اضافی کی مشق کر لی ہے۔ لیکن تمام مرکّب اضافی اتنے سادہ نہیں ہوتے ہیں بلکہ بعض میں ایک سے زیادہ مضاف اور مضاف اِلَیہ آتے ہیں مثلاً : اس جملہ پر غور کریں ' وزیر کے مکان کا دروازہ ' اس میں دروازہ "مضاف" ہے جس کا مضاف اِلَیہ مکان ہے لیکن مکان خود بھی مضاف ہے جس کا مضاف اِلَیہ وزیر ہے۔ اب اس کا ترجمہ کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ مرکّب توصیفی کی طرح مرکّب اِضافی کا بھی الٹا ترجمہ کرنا ہوتا ہے۔اس لئے سب سے آخری لفظ ' دروازہ ' کا سب سے پہلے ترجمہ کرنا ہے اور یہ چونکہ مضاف ہے اسلئے اس پر نہ تو لام تعریف آ سکتا ہے اور نہ ہی تنوین۔ چنانچہ اس کا ترجمہ ہوگا " بَابُ " اس کے بعد درمیانی لفظ ' مکان ' کا ترجمہ کرنا ہے۔ یہ بَابُ کا مضاف اِلَیہ ہے اس لئے حالتِ جرّ میں ہوگا لیکن ساتھ ہی یہ وزیر کا مضاف بھی ہے اس لئے اس پر نہ تو لام تعریف داخل ہوسکتا ہے اور نہ ہی تنوین آ سکتی ہے۔ چنانچہ اس کا ترجمہ ہوگا " بَیۡتِ " اس طرح جملے کا ترجمہ ہوگا " بَابُ بَیۡتِ الۡوَزِیۡرِ "۔

۲۔ جیسا کہ ہم پڑھ آئے ہیں کہ غیر منصرف اسماء حالت جرّ میں زیر قبول نہیں کرتے اس قاعدے کا پہلا استثناء ہم نے پڑھا کہ غیر منصرف اسم جب معرّف باللّام ہو تو حالت جرّ میں زیر قبول کرتا ہے۔ اب دوسرا استثناء بھی سمجھ لیں۔ کوئی غیر منصرف اسم اگر مضاف ہو تو حالتِ جرّ میں زیر قبول کرتا ہے۔ جیسے: " اَبۡوَابُ مَسَاجِدِاللّٰہِ " (اللہ کی مسجدوں کے دروازے) اب دیکھیں مَسَاجِدُ غیر منصرف ہے۔ اس مثال میں وہ لفظ اللہ کا مضاف ہے اس لئے اس پر لام تعریف نہیں آ سکتا اور ابواب کا مضاف اِلَیہ ہونے کی وجہ سے اس نے زیر قبول کی۔

سلسلۂ نمبر۔۱۱

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں:

۱۔ حِکۡمَۃٌ ۔ دانائی   ۲۔ صَیۡدٌ ۔ شکار   ۳۔ بَرٌّ ۔ خشکی
۴۔ بَحۡرٌ ۔ سمندر   ۵۔ مِرۡاٰۃٌ ۔ آئینہ   ۶۔ ظِلٌّ ۔ سایہ
۷۔ سَوۡطٌ ۔ کوڑا   ۸۔ ظَالِمٌ ۔ ظالم   ۹۔ ضَوۡءٌ ۔ روشنی
۱۰۔ طَعَامٌ ۔ کھانا   ۱۱۔ زَھۡرٌ ۔ کوئی پھول   ۱۲۔ وَرۡدٌ ۔ گلاب
۱۳۔ مٰلِکٌ ۔ مالک   ۱۴۔ یَوۡمُ الدِّیۡنِ ۔ بدلے کا دن   ۱۵۔ حُبٌّ ۔ محبت
۱۶۔ طَیِّبٌ ۔ پاک   ۱۷۔ جَزَاءٌ ۔ جزا۔بدلہ   ۱۸۔ حَرۡثٌ ۔ کھیت

مشق نمبر۔۱۱

۱۔ بَابُ بَيْتِ غُلَامِ الْوَزِيْرِ	۲۔ طَالِبَاتُ مَدْرَسَةِ الْبَلَدِ
۳۔ لَحْمُ صَيْدِ الْبَرِّ	۴۔ حَجُّ بَيْتِ اللّٰهِ
۵۔ رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ (ح)	۶۔ مُعَلِّمَاتُ مَدْرَسَةِ الْبَلَدِ نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ
۷۔ اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ (ح)	۸۔ اِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظِلُّ اللّٰهِ (ح)
۹۔ نَصْرُاللّٰهِ قَرِيْبٌ	۱۰۔ طَعَامُ فُقَرَاءِ الْمَسَاجِدِ طَيِّبٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اللہ کے عذاب کا کوڑا	۲۔ اللہ کے دوستوں کی دعا
۳۔ اللہ کے رسولؐ کی دعا	۴۔ ایک سمندر کے شکار کا گوشت
۵۔ اللہ کے رسولؐ کی بیٹی کی دعا	۶۔ دوزخ کے عذاب کا خوف
۷۔ ظالم بادشاہ اللہ کے عذاب کا کوڑا ہے۔	۸۔ لڑکے کا نام محمود ہے۔
۹۔ زمین اور آسمانوں کا نور	۱۰۔ پھول کی خوشبو اور گلاب کی خوشبو دونوں اچھی ہیں۔
۱۱۔ اللہ زمین اور آسمانوں کے غیب کا عالم ہے۔	۱۲۔ اللہ بدلے کے دن کا مالک ہے۔
۱۳۔ رسولؐ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔	۱۴۔ اللہ کے بندوں کی نصیحت صدقہ ہے۔
۱۵۔ اللہ کی مسجدوں کے علماء نیک ہیں۔	۱۶۔ خواہشات کی محبت گمراہی ہے۔
۱۷۔ مومن کا دل اللہ کا گھر ہے۔	۱۸۔ اولاد اور مال کی محبت آزمائش ہیں۔
۱۹۔ احسان کا بدلہ احسان ہے۔	۲۰۔ اچھی نصیحت آخرت کی کھیتی ہے۔
۲۱۔ مدرسہ کے استاد کی نصیحت ایک اچھی نصیحت ہے۔	

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ﴾

۲۔ مُرکّب اضافی (حصّہ سوّم)

۱۔ جُملہ اسمیہ (ضمائر) میں ہم نے ضمیروں کے استعمال کی ضرورت اور افادیت کو سمجھنے کے ساتھ ان کا استعمال بھی سمجھ لیا تھا۔ اب ان سے کچھ مختلف ضمیروں کا استعمال ہم نے اس سبق میں سیکھنا ہے۔ اس کے لئے اس جملہ پر غور کریں ' وزیر کا مکان اور وزیر کا باغ ' اس جملہ میں اسم "وزیر کی تکرار بُری لگتی ہے" اس لئے اس بات کی ادائیگی کا بہتر انداز یہ ہے۔ 'وزیر کا مکان اور اس کا باغ '۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں ' بچّی کی استانی اور اس کا اسکول' عربی میں ایسے مقامات پر جو ضمیریں استعمال ہوتی ہیں۔ ان میں بھی غائب، مخاطب اور متکلّم کے علاوہ جنس اور عدد کے تمام صیغوں کا فرق نسبتاً زیادہ واضح ہے۔ اب ان ضمیروں کو یاد کرلیں۔

۲۔ ضمائر مجرورہ متّصلہ (Possessive Pronouns - Dependent)

	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکّر	هٗ ۔ هُ اُس (ایک مرد) کا	هُمَا اُن (دو مردوں) کا	هُمْ اُن (سب مردوں) کا
	مؤنث	هَا اُس (ایک عورت) کا	هُمَا اُن (دو عورتوں) کا	هُنَّ اُن (سب عورتوں) کا
مخاطب	مذکّر	كَ تیرا (ایک مرد)	كُمَا تم دونوں (مردوں) کا	كُمْ تم سب (مردوں) کا
	مؤنث	كِ تیرا (ایک عورت)	كُمَا تم دونوں (عورتوں) کا	كُنَّ تم سب (عورتوں) کا
متکلّم	مذکّر و مؤنث	ی میرا	نَا ہمارا	نَا ہمارا

۳۔ ضمیروں کا استعمال: ضمیروں کا استعمال سمجھنے کے لئے اوپر دی گئی مثالوں کا ترجمہ کریں۔ پہلے جملہ کا ترجمہ ہوگا " بَیۡتُ الۡوَزِیۡرِ وَ بُسۡتَانُهٗ " اور دوسرے جملہ کا ترجمہ ہوگا " مُعَلِّمَةُ الطِّفۡلَةِ وَ مَدۡرَسَتُهَا "۔ اب ان مثالوں پر ایک مرتبہ پھر غور کریں۔ دیکھیں " بُسۡتَانُهٗ " اس کا باغ اصل میں تھا " وزیر کا باغ "۔ اس سے معلوم ہوا کے یہاں ہٗ کی ضمیر وزیر کے لئے آئی ہے جو اس جملہ میں مضاف اِلَیه ہے۔ اسی طرح " مَدۡرَسَتُهَا " اس کا مدرسہ اصل میں تھا " بچّی کا مدرسہ"۔ چناچہ یہاں هَا کی ضمیر بچّی کے لئے آئی ہے اور وہ بھی مضاف اِلَیه ہے۔ اس طرح معلوم ہوا کہ یہ ضمیریں زیادہ تر مضاف اِلَیه بن کر آتی ہیں اور مضاف اِلَیه چونکہ ہمیشہ حالت جرّ میں ہوتا ہے اس لئے ان ضمائر کو حالتِ جرّ میں فرض کرلیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمائر مجرورہ ہے۔

۴۔ <u>دوسری بات</u> یہ سمجھ لیں کہ یہ ضمیریں زیادہ تر اپنے مضاف کے ساتھ ملا کر لکھی جاتی ہیں۔ جیسے: " رَبُّهٗ " (اس کا رب) " رَبُّكَ " (تیرا رب) " رَبِّي " (میرا رب) " رَبُّنَا " (ہمارا رب) وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمائر متّصلہ بھی ہے۔

۵۔ <u>ایک بات اور</u> ذہین نشین کرلیں۔" اَبٌ " (باپ) " اَخٌ " (بھائی) " فَمٌ " (منہ) " ذُوْ " (والا۔صاحب) یہ الفاظ جب مضاف بن کر آتے ہیں تو مختلف اعرابی حالتوں میں ان کی صورتیں مندرجہ ذیل ہوں گی:

رفع	نصب	جرّ
اَبُوْ	اَبَا	اَبِیْ
اَخُوْ	اَخَا	اَخِیْ
فُوْ	فَا	فِیْ
ذُوْ	ذَا	ذِیْ

مثلاً : ا۔ : اَبُوْهُ عَالِمٌ (اس کا باپ عالم ہے)۔ اِنَّ اَبَاهُ عَالِمٌ (بیشک اس کا باپ عالم ہے) كِتَابُ اَخِيْكَ جَدِيْدٌ (تیرے بھائی کی کتاب نئی ہے) اس ضمن میں دو باتیں اور یاد کرلیں۔ اوّل یہ کہ الفاظ اگر واحد متکلّم کی ضمیر یعنی " ی " کی طرف مضاف ہوں تو تینوں اعرابی حالت میں ان کی ایک ہی صورت ہوتی ہے یعنی " اَبِیْ " (میرا باپ)۔ " اَخِیْ " (میرا بھائی) " فِمِیْ " (میرا منہ)۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ یائے متکلّم اپنے مضاف کی رفع، نصب کھا جاتی ہے۔

مثلاً : ۲۔ دوم یہ کہ لفظ ذُوْ ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا بلکہ اسم ظاہر کی طرف ہوتا ہے۔ مثلاً: ذُوْمَالٍ (صاحبِ مال۔مال والا) ذَامَالٍ۔ ذِیْ مَالٍ۔

<u>حرف ندا</u> ۔ ' یا '

حرف ندا جب کسی مرکّب اضافی پر داخل ہوتا ہے تو وہ معنوی تبدیلی کے ساتھ اعرابی تبدیلی بھی لاتا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے مناسب ہے کہ پہلے ہم حرفِ ندا اور منادٰی کے متعلق چند باتیں سمجھ لیں۔

ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لئے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں۔ انہیں حرف ندا کہتے ہیں اور جس کو پکارا جائے اسے منادٰی کہتے ہیں۔ جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں " اے بھائی " ، " اے لڑکے" ، اس میں " اے " حرف ندا ہے جبکہ "بھائی" اور "لڑکے" منادٰی ہیں۔ عربی میں زیادہ تر "یا" حرفِ ندا کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

منادیٰ کی مختلف قسمیں ہیں جن کے اپنے قواعد ہیں۔ اس وقت ہم اپنی بات کو منادیٰ کی تین قسموں تک محدود رکھیں گے۔

۱۔ پہلی صورت یہ ہے کہ منادیٰ مفرد لفظ ہو جیسے: زَيْدٌ یا رَجُلٌ اس پر جب حرف ندا داخل ہوتا ہے تو اسے حالتِ رفع میں ہی رکھتا ہے لیکن تنوین ختم کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہ ہو جائے گا۔ يَا زَيْدُ (اے زید)، يَا رَجُلُ (اے مرد)۔

۲۔ دوسری صورت یہ ہے کہ منادیٰ معرّف باللّام ہو جیسے : اَلرَّجُلُ یا اَلطِّفْلَةُ ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مذکّر کے ساتھ اَيُّهَا اور مؤنث کے ساتھ اَيَّتُهَا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے : يَا اَيُّهَاالرَّجُلُ (اے مرد) ، يَااَيَّتُهَا الطِّفْلَةُ (اے بچّی !)۔

۳۔ تیسری صورت یہ ہے کہ منادیٰ مرکّبِ اضافی ہو جیسے : عَبْدُاللّٰهِ ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ۔ ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مضاف کو نصب دیتا ہے۔ جیسے :يَاعَبْدَاللّٰهِ ، يَاعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ۔ بعض اوقات حرف ندا " يَا " کے بغیر صرف عَبْدَ الرَّحْمٰنِ آتا ہے تب بھی اسے منادیٰ مانا جاتا ہے۔ یہ اسلوب اردو میں بھی موجود ہے۔ اکثر ہم لفظ "اے" کے بغیر صرف "عَبْدَ الرَّحْمٰن ۔ ن ۔ ن" کو ذرا کھینچ کر بولتے ہیں تو سننے والے سمجھ جاتے ہیں کہ اسے پکارا گیا ہے۔ اسی طرح عربی میں یا کے بغیر عَبْدَ الرَّحْمٰن نصب کے ساتھ ہو تو اسے ،منادیٰ سمجھا جاتا ہے۔ اسی لئے رَبَّنَا کا ترجمہ ہے " اے ہمارے رب"۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۔۱۲

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

۱۔ سَيِّدٌ ۔ سردار۔ آقا
۲۔ خَصْمٌ / خَصِمٌ ۔ جھگڑالو
۳۔ قَاهِرٌ ۔ زبردست
۴۔ هُدًى ۔ ہدایت
۵۔ لِسَانٌ ۔ زبان
۶۔ مِنْضَدَةٌ۔ میز
۷۔ مُسْرِفٌ ۔ فضول خرچ
۸۔ فَوْقَ ۔ (ہمیشہ مضاف آتا ہے) اوپر
۹۔ تَحْتَ ۔ (مضاف آتا ہے) نیچے
۱۰۔ مَا ۔ (استفہامیہ) کیا؟
۱۱۔ نُسُكٌ ۔عبادت۔قربانی
۱۲۔ اُمٌّ ۔ ماں

مشق نمبر۔۱۳

۱۔ يَااَيُّهَاالرَّجُلُ ! مَااِسْمُكَ ؟

۲۔ يَاسَيِّدِىْ ! اِسْمِیْ عَبْدُاللّٰهِ

۳۔ يَا عَبْدَاللّٰهِ ! هَلْ اَنْتَ خَيَّاطٌ اَوْنَجَّارٌ ؟

۴۔ مَا اَنَاخَيَّاطٌ اَوْ نَجَّارًا يَا سَيِّدِىْ ! بَلْ اَنَا بَوَّابٌ

۵۔ يَا اُسْتَاذُ ! دُرُوْسُ كِتَابِ الْعَرَبِيِّ سَهْلَةٌ جِدًّا

۶۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ (ح)

۷۔ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُوْنَ

۸۔ اَللّٰهُ رَبُّنَا

۹۔ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ

۱۰۔ اَلْقُرْاٰنُ كِتَابُكُمْ وَ كِتَابُنَا

۱۱۔ اَللّٰهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ

۱۲۔ هُدَى اللّٰهِ هُوَالْهُدٰى

۱۳۔ اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ

۱۴۔ عِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيْظٌ

۱۵۔ اَلْكِتَابُ فَوْقَ الْمِنْضَدَةِ

۱۶۔ كِتَابِىْ فَوْقَ مِنْضَدَتِكَ

۱۷۔ رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

۱۸۔ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَ رَبُّكُمْ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) عبدالرحمٰن ! کیاتمہارے پاس قیامت کاعلم ہے؟
(۲) نہیں میرے آقا! بلکہ وہ اللہ کے پاس ہےاوراس کے پاس الکتاب کاعلم ہے۔
(۳) اےلڑکے! اس (مؤنث) کا نام کیا ہے؟
(۴) کیاوہ تیری استانی ہے؟
(۵) جی نہیں! بلکہ وہ میری ماں ہے۔
(٦) کیاوہ تیری ماں عالمہ نہیں ہے۔
(۷) کیوں نہیں میرے جناب! وہ عالمہ ہےاوراس کاعلم بہت ہی نافع ہے۔
(۹) کیاوہ تیرے مدرسہ کے اساتذہ بیٹھے ہیں؟
(۱۰) جی نہیں! میرے مدرسہ کے اساتذہ بیٹھے نہیں ہیں بلکہ وہ مصروف ہیں۔
(۱۱) بےشک میری نماز اور میری قربانی اللہ کی دو بڑی نعمتیں ہیں۔
(۱۲) کیاتمہارارب غفور ہے؟
(۱۳) بےشک ہمارا رب رحیم غفور ہے۔
(۱۴) استاد اور استانی کا بچہ اور ان کی بچی بیٹھے ہیں؟
(۱۵) زینب کے دونوں ہاتھ صاف ہیں اور اس کے دونوں پیر میلے ہیں۔
(١٦) فاطمہ کے پاس ایک خوبصورت قلم ہےاورتمہارے (جمع مؤنث) پاس کچھ نافع کتابیں ہیں؟
(۱۷) تمہاری زبان عربی ہے اور ہماری زبان ہندی ہے۔
(۱۸) آسمان سروں کے اوپر ہے۔
(۱۹) آسمان میرے سر کے اوپر ہے۔
(۲۰) میرا قلم کتاب کے نیچے ہے۔
(۲۱) ہماری کتابیں استاد کی میز کے نیچے ہے۔

۳۔ مُرکّب جاری

حرفِ جاری: عربی میں کچھ حروف ایسے ہیں کہ جب وہ کسی اسم پر داخل ہوتے ہیں تو اسے حالتِ جرّ میں لے آتے ہیں۔ مثلاً: ان میں سے ایک حرف " مِنۡ " ہے جس کے معنی ہیں "سے" ۔ یہ جب اَلۡمَسۡجِدُ پرداخل ہوگا تو ہم مِنَ الۡمَسۡجِدِ (مسجد سے) کہیں گے۔ ایسے حرف کو حرفِ جاری کہتے ہیں اور ان کے کسی اسم پرداخل ہونے سے جو مرکّب وجود میں آتا ہے اسے مرکّب جاری کہتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں "مِنۡ " حرفِ جار ہے اور مِنَ الۡمَسۡجِدِ مُرکب جاری ہے۔

۱۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ صفت و موصوف مل کر مرکّب توصیفی اور مضاف و مضاف اِلَیه مل کر مرکّب اضافی بنتا ہے۔ اسی طرح مرکّب جاری میں حرف جار و مجرور مل کر مرکّب جاری بنتا ہے۔

۲۔ اس سبق میں ہم مرکّب جاری کے کوئی نئے قواعد نہیں پڑھیں گے بلکہ حروف جارّہ کے معنی یاد کریں گے اور ان کی مشق کریں گے۔ مشق کرتے وقت صرف یہ اصول یاد رکھیں کہ کوئی حرف جار جب کسی اسم پر داخل کریں تو اسے حالت جرّ میں لے آئیں۔ اس کے علاوہ گزشتہ اسباق میں اب تک آپ جو قواعد پڑھ چکے ہیں۔ انہیں ذہن میں تازہ کرلیں۔ اس لئے کہ مرکّب جاری کی مشق کرتے وقت ان میں سے کسی کے اطلاق کی ضرورت پڑسکتی ہے۔ مندرجہ ذیل حروف جارّہ کے معانی یاد کریں :

حروف	معنی	مثالیں
بِ	میں، سے، کو، ساتھ	بِرَجُلٍ (ایک مرد کے ساتھ) بِالۡقَلَمِ (قلم سے)
فِيۡ	میں	فِيۡ بَيۡتٍ (کسی گھر میں) فِيۡ الۡبُسۡتَانِ (باغ میں)
عَلٰی	پر	عَلٰی جَبَلٍ (ایک پہاڑ پر) عَلَی الۡعَرۡشِ (عرش پر)
اِلٰی	کی طرف، تک	اِلٰی بَلَدٍ (کسی شہر کی طرف) اِلَی الۡمَدۡرَسَةِ (مدرسہ تک)
مِنۡ	سے	مِنۡ زَيۡدٍ (زید سے) مِنۡ الۡمَسۡجِدِ (مسجد سے)
لِ	کے واسطے، کو، کے	لِزَيۡدٍ (زید کے واسطے)
كَ	مانند، جیسا	كَرَجُلٍ (کسی مرد کی مانند) كَالۡاَسَدِ (شیر کے جیسا)
عَنۡ	کی طرف سے	عَنۡ زَيۡدٍ (زید کی طرف سے)

۳۔ حرفِ جار "لِ" کے متعلق ایک بات ذہن نشین کرلیں۔ یہ صرف جب کسی معرّف باللّام پر داخل ہوتا ہے تو اس کا ہمزۃ الوصل لکھنے میں بھی گرجاتا ہے۔ مثلاً: اَلْمُتَّقُوْنَ (متّقی لوگ) پر جب "لِ" داخل ہوگا تو اسے لِالْمُتَّقِيْنَ لکھنا غلط ہوگا۔ بلکہ اسے لِلْمُتَّقِيْنَ (متّقی لوگوں کے لئے) لکھاجائےگا۔ اسی طرح اَلرِّجَالُ سے یہ لِلرِّجَالِ اور اَللّٰهُ سے لِلّٰهِ ہوگا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۔۱۳

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یادکریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

۱۔ حَدِيْقَةٌ ۔ باغ	۲۔ لِسَانٌ ۔ زبان	۳۔ بِرٌّ ۔ نیکی
۴۔ يَمِيْنٌ ۔ داہنے طرف	۵۔ اِطَاعَةٌ ۔ فرمابرداری	٦۔ تُرَابٌ ۔ مٹی
۷۔ ظُلْمَةٌ ۔ اندھیرا	۸۔ بَرٌّ ۔ خشکی	۹۔ شِمَالٌ ۔ بائیں طرف
۱۰۔ خِزْيٌ ۔ رسوائی		

مشق نمبر۔۱۳ (اوّل)

۱۔ فِيْ حَدِيْقَةٍ	۲۔ فِيْ الْحَدِيْقَةِ	۳۔ مِنْ تُرَابٍ
۴ مِنَ التُّرَابِ	۵۔ مِنْ بَيْتٍ	٦۔ مِنَ الْبَيْتِ
۷۔ بِلِسَانٍ	۸۔ بِالْوَالِدَيْنِ	۹۔ عَلٰى صِرَاطٍ
۱۰۔ عَلَى اللّٰهِ	۱۱۔ اِلَى الْمَسْجِدِ	۱۲۔ اِلٰى مَسْجِدٍ
۱۳۔ لِعُرُوْسٍ	۱۴۔ لِلْعُرُوْسِ	۱۵۔ كَشَجَرَةٍ
۱٦۔ كَظُلُمَتٍ	۱۷۔ مِنْكَ	۱۸۔ لَكَ
۱۹۔ لِي	۲۰۔ مِنِّي	۲۱۔ اِلَيْكَ
۲۲۔ اِلَيَّ	۲۳۔ بِكَ	۲۴۔ بِيْ
۲۵۔ عَلَيْكَ	۲٦۔ عَلَيَّ	۲۷۔ عَلَيْنَا

مشق نمبر۔۱۳ (دوم)

۱۔ بِسۡمِ اللّٰہِ
۲۔ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ
۳۔ مِنۡ رَّبِّكَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ
۴۔ عَلَی الۡقَوۡمِ الۡفَاسِقِیۡنَ
۵۔ غَضَبٌ عَلٰی غَضَبٍ
۶۔ عَلَی الۡبَرِّ
۷۔ مِنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ
۸۔ اَلۡمُحۡسِنُ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡخَیۡرِ وَ بَعِیۡدٌ مِّنَ الشَّرِّ
۹۔ طَلَبُ الۡعِلۡمِ فَرِیۡضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسۡلِمٍ وَّ مُسۡلِمَةٍ (ح)
۱۰۔ اِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ
۱۱۔ عَلٰی قُلُوۡبِكُمۡ وَ عَلٰی سَمۡعِهِمۡ وَ عَلٰی اَبۡصَارِهِمۡ
۱۲۔ لَهُمۡ فِی الدُّنۡیَا خِزۡیٌ وَّ لَهُمۡ فِی الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ
۱۳۔ هُوَ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمۡ وَ لَنَا اَعۡمَالُنَا وَ لَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ
۱۴۔ وَ الۡفِتۡنَةُ اَكۡبَرُ مِنَ الۡقَتۡلِ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) قیامت کے دن تک
(۲) اندھیروں سے نور کی طرف
(۳) ایک نور پر ایک نور
(۴) داہنے اور بائیں طرف سے
(۵) جنّت متقی لوگوں کے لئے ہے۔
(۶) بے شک تیرے رب کی رحمت مومنوں سے قریب ہے اور کافروں سے دور ہے۔
(۷) بے شک عادل سلطان زمین میں اللہ کا سایہ ہے۔
(۸) بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
(۹) اللہ اور رسولؐ کے واسطے
(۱۰) اللہ کی فرمانبرداری ، رسولؐ کی فرمانبرداری میں ہے
(۱۱) یقیناً اللہ کافروں کے واسطے دشمن ہے۔
(۱۲) کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔
(۱۳) تم لوگوں کے واسطے قصاص میں حیات ہے۔
(۱۴) یقیناً اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

﴿ سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمۡدِهٖ سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمۡدِكَ نَشۡهَدُ أَنۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنۡتَ نَسۡتَغۡفِرُكَ وَ نَتُوۡبُ اِلَيۡكَ ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم | اَلدَّرْسُ الرَّابِع عَشَرَ (Lesson-14) | رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

۴۔ مُرکّب اشاری (حصّہ اوّل)

ہر زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے کچھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے اردو میں ' یہ ۔ وہ ۔ اِس ۔ اُس ' وغیرہ ہیں۔ عربی میں ایسے الفاظ کو " اَسْمَاءُ الْاِشَارَةِ " کہتے ہیں۔ اسماءِ اشارہ دو طرح کے ہوتے ہیں: (۱) قریب (Near) کے لئے ، جیسے اردو میں ، ' یہ ' اور ' اِس ' ہیں۔

(۲) بعید (Far) کے لئے ، جیسے اردو میں ، ' وہ ' اور ' اُس ' ہیں۔

اشارہ قریب اور اشارہ بعید کے لئے استعمال ہونے والے عربی اسماء یہاں دیئے جارہے ہیں۔ پہلے آپ انہیں یاد کرلیں۔ پھر ہم ان کے کچھ قواعد پڑھیں گے اور مشق کریں گے ۔

۱۔ اشارہ قریب

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	هٰذَا (یہ ایک مرد)	هٰذَانِ (حالتِ رفع) (یہ دو مرد) هٰذَيْنِ (حالتِ نصب و جرّ) (یہ دو مرد)	هٰؤُلَاءِ (یہ بہت سے مرد یا عورتیں)
مؤنث	هٰذِهٖ (یہ ایک عورت)	هٰتَانِ (حالتِ رفع) (یہ دو عورتیں) هٰتَيْنِ (حالتِ نصب و جرّ) (یہ دو عورتیں)	

۲۔ اشارہ بعید

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	ذٰلِكَ (وہ ایک مرد)	ذٰنِكَ (حالتِ رفع) (وہ دو مرد) ذَيْنِكَ (حالتِ نصب و جرّ) (وہ دو مرد)	اُولٰٓئِكَ (وہ بہت سے مرد یا عورتیں)
مؤنث	تِلْكَ (وہ ایک عورت)	تَانِكَ (حالتِ رفع) (وہ دو عورتیں) تَيْنِكَ (حالتِ نصب و جرّ) (وہ دو عورتیں)	

☆ امید ہے کہ اوپر دیئے ہوئے اسماءِ اشارہ میں آپ نے یہ بات نوٹ کرلی ہوگی کہ تثنیہ کے علاوہ بقیہ صیغوں میں یعنی واحد اور جمع میں تمام اسماءِ اشارہ مبنی ہیں۔ اسی طرح ہم پڑھا ہوا یہ سبق بھی دوبارہ ذہن نشین کرلیں کہ تمام اسماءِ اشارہ معرفہ ہوتے ہیں۔

☆ **اسم اشارہ** کے ذریعہ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اسے '**مُشَارٌ اِلَيْهِ**' کہتے ہیں۔ جیسے ہم کہتے ہیں 'یہ کتاب' اس میں کتاب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تو 'کتاب' "**مُشَارٌ اِلَيْهِ**" ہے اور 'یہ' "**اسم اشارہ**" ہے۔ اس طرح **اسم اشارہ و مشارٌ اِلَيه** مل کر مرکبِ اشاری بنتا ہے۔

☆ عربی میں مشارٌ اِلَيه عموماً معرّف باللّام ہوتا ہے۔ جیسے "**هٰذَا الْكِتَابُ**" (یہ کتاب) یہاں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ "**هٰذَا كِتَابٌ**" کا ترجمہ ہوگا 'یہ ایک کتاب ہے'۔ اس کی وجہ ہے کہ **هٰذَا** معرفہ ہے اور مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے۔ **كِتَابٌ** نکرہ ہے اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے اس لئے "**هٰذَا كِتَابٌ**" کو جملہ اسمیہ مان کر اس کا ترجمہ کیا گیا 'یہ ایک کتاب ہے'۔ اسی طرح "**تِلْكَ الطِّفْلَةُ**" مرکبِ اشاری ہے۔ اس کا ترجمہ ہوگا 'وہ بچّی' اور "**تِلْكَ طِفْلَةٌ**" جملہ اسمیہ ہے۔ اس کا ترجمہ ہوگا 'وہ ایک بچّی ہے'۔

☆ مرکبِ اشاری کے کچھ اور قواعد بھی ہیں جن کو ہم آئندہ اسباق میں سمجھیں گے۔ فی الحال ضروری ہے کہ مرکّب اشاری اور جملہ اسمیہ کے فرق کو ذہن نشین کرنے کے لئے ہم کچھ مشق کرلیں۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۔۱۴

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

۱۔ **اُمَّةٌ** ۔ امّت	۲۔ **سَيَّارَةٌ** ۔ موٹر کار	۳۔ **عُصْفُوْرٌ** ۔ چڑیا
۴۔ **سَبُّوْرَةٌ** ۔ بلیک بورڈ	۵۔ **فَاكِهَةٌ** (جمع، فَوَاكَهُ) ۔ پھل	۶۔ **صُوْرَةٌ** ۔ تصویر
۷۔ **دَرَّاجَةٌ** ۔ سائیکل	۸۔ **شُبَّاكٌ ، نَافِذَةٌ** ۔ کھڑکی	

مشق نمبر۔۱۴

۱۔ **هٰذَا الصِرَاطُ**	۲۔ **هٰذَا صِرَاطٌ**	۳۔ **تِلْكَ الْاُمَّةُ**	۴۔ **تِلْكَ اُمَّةٌ**
۵۔ **هٰذِهٖ فَاكِهَةٌ**	۶۔ **هٰذَانِ رَجُلَانِ**	۷۔ **هٰذَانِ الرَّجُلَانِ**	۸۔ **هٰذِهِ الْاَقَلَامُ**
۹۔ **تِلْكَ كِتَابٌ**	۱۰۔ **ذَانِكَ دَرْسَانِ**	۱۱۔ **هٰذَانِ الدَّرْسَانِ**	۱۲۔ **هَاتَانِ النَّافِذَتَانِ**
۱۳۔ **هٰذَانِ شُبَّاكَانِ**			

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) وہ قلم
(۲) یہ دو قلم ہیں۔
(۳) وہ ایک موٹر کار ہے۔
(۴) یہ موٹر کار
(۵) یہ تصویر
(٦) یہ دو استانیاں
(۷) وہ کچھ استانیاں ہیں۔
(۹) یہ ایک کھڑکی ہے۔
(۱۰) یہ ایک چڑیا ہے۔
(۱۱) وہ چڑیا
(۱۲) یہ سائیکل
(۱۳) وہ ایک بلیک بورڈ ہے۔
(۱۴) یہ موٹر کاریں
(۱۵) وہ کچھ موٹر کاریں ہیں۔
(۱٦) یہ کچھ پھل ہیں۔
(۱۷) وہ دو پھل

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلَهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوبُ اِلَيْكَ ﴾

۴۔ مُرکّب اشاری (حصّہ دوم)

☆ پچھلے سبق میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والا اسم اگر معرّف باللّام ہوتو وہ اس کا مُشَارٌ اِلَیه ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہوتو اس کی خبر ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں گزشتہ سبق میں ہم نے جو مشق کی ہے اس کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والے تمام اسماء مفرد تھے۔ مثلاً: هٰذَا الصِّرَاطُ اور هٰذَا صِرَاطٌ میں صِرَاطٌ مفرد اسم ہے۔ اب یہ سمجھ لیں کہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا ہے۔

☆ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والا مُشَارٌ اِلَیه یا خبر اسم مفرد کے بجائے کوئی مرکّب ہوتا ہے۔ مثلاً: 'یہ مرد' کہنے کے بجائے اگر ہم کہیں 'یہ سچّا مرد' تو یہاں 'سچا مرد' مرکب توصیفی ہے اور اسم اشارہ 'یہ' کا مُشَارٌ اِلَیه ہے۔ اسی کو عربی میں ہم کہیں گے هٰذَا الرَّجُلُ الصَّادِقُ ۔ اب یہاں اَلرَّجُلُ الصَّادِقُ مرکب توصیفی ہے اور هٰذَا کا مُشَارٌ اِلَیه ہونے کی وجہ سے معرّف باللّام ہے۔

☆ اوپر دی گئی مثال میں مرکّب توصیفی اگر نکرہ ہو جائے یعنی رَجُلٌ صَادِقٌ ہوجائے تو اب یہ هٰذَا کا مُشَارٌ اِلَیه نہیں ہوسکتا بلکہ نکرہ ہونے کی وجہ سے هٰذَا کی خبر بنے گا۔ یہی وجہ ہے کہ هٰذَا رَجُلٌ صَادِقٌ کا ترجمہ ہوگا 'یہ ایک سچّا مرد ہے'۔

☆ اب تک ہم نے دیکھا ہے کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والا اسم مفرد یا مرکّب توصیفی اگر نکرہ ہوتو وہ خبر ہوتا ہے اور اسم اشارہ مبتدا ہوتا ہے۔ مثلاً : تِلْكَ طِفْلَةٌ میں تِلْكَ مبتدا ہے۔ اب یہ بات سمجھ لیں کہ کبھی تو مفرد اسم اشارہ مبتدا بن کر آتا ہے۔ جیسے اوپر کی مثال میں تِلْكَ ہے اور کبھی پورا مرکّب اشاری مبتدا بن کر آتا ہے۔ جیسے : تِلْكَ الطِّفْلَةُ جَمِيْلَةٌ ۔ اس میں دیکھیں تِلْكَ الطِّفْلَةُ مرکّب اشاری ہے اور مبتدا ہے۔ اس کے آگے جَمِيْلَةٌ اس کی خبر نکرہ آرہی ہے۔ اسلئے اس کا ترجمہ ہوگا ' وہ بچّی خوبصورت ہے' ۔ اسی طرح هٰذَا الرَّجُلُ الصَّادِقُ جَمِيْلٌ اس کا ترجمہ ہوگا 'یہ سچّا مرد خوبصورت ہے'۔

☆ ایک بات یہ بھی ذہن نشین کرلیں کہ مُشَارٌ اِلَیه اگر غیر عاقل کی جمع مکسّر ہوتو اسم اشارہ عموماً واحد مؤنث آتا ہے۔ مثلاً: تِلْكَ الْكُتُبُ (وہ کتابیں) اسی طرح اگر اسم اشارہ مبتدا ہو اور خبر غیر عاقل کی جمع مکسّر ہو تب بھی اسم اشارہ عموماً واحد مؤنث آئے گا۔ هٰذِهٖ كُتُبٌ (یہ کتابیں ہیں)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۔۱۵

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

۱۔ رَخِيصٌ ۔ سستا ۲۔ لَذِيْذٌ ۔لذیذ ، خوش ذائقہ ۳۔ دَوَاءٌ ۔ دوا ۴۔ غُرْفَةٌ ۔ کمرہ

۵۔ سَرِيْعٌ ۔ تیزرفتار ۶۔ ثَمِيْنٌ ۔ مہنگا، قیمتی ۷۔ مُفِيْدٌ ۔ فائدہ مند ۸۔ بَلَاغٌ ۔ پیغام

۹۔ ضَيِّقٌ ۔ تنگ

مشق نمبر۔۱۵

۱۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ

۲۔ هٰذَا الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ

۳۔ هٰذَا الصِّرَاطُ مُسْتَقِيْمٌ

۴۔ هَاتَانِ الْفَاكِهَتَانِ اللَّذِيْذَتَانِ

۵۔ هَاتَانِ الْفَاكِهَتَانِ لَذِيْذَتَانِ

۶۔ هَاتَانِ فَاكِهَتَانِ لَذِيْذَتَانِ

۷۔ تِلْكَ الْكُتُبُ ثَمِيْنَةٌ

۸۔ تِلْكَ كُتُبٌ ثَمِيْنَةٌ

۹۔ تِلْكَ الْكُتُبُ الثَّمِيْنَةُ نَافِعَةٌ جِدًّا

۱۰۔ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ قَصِيْرَةٌ

۱۱۔ تِلْكَ شَجَرَةٌ طَوِيْلَةٌ

۱۲۔ ذَالِكَ الدَّوَاءُ الْمُرُّ مُفِيْدٌ

۱۳۔ ذَالِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ

۱۴۔ هٰذَا بَلَاغٌ مُّبِيْنٌ

۱۵۔ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ

۱۶۔ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءُ صَالِحَاتٌ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) یہ دوا کڑوی ہے اور وہ میٹھی دوا ہے۔

(۲) وہ تیزرفتار موٹرکار تنگ ہے اور یہ موٹرکار تیزرفتار اور وسیع ہے۔

(۳) یہ کچھ مہنگے قلم ہیں ۔ (۴) وہ قلم سستے ہیں۔ (۵) یہ مہنگے قلم خوبصورت ہیں۔

(۶) یہ دونوں پھل کڑوے ہیں۔ (۷) وہ دو میٹھے پھل ہیں۔ (۸) یہ بچہّ محنتی ہے۔

(۹) وہ خوبصورت بچیّ محنتی ہے۔ (۱۰) یہ ایک خوبصورت چڑیا ہے۔ (۱۱) وہ چڑیا بدصورت ہے۔

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

اَلدَّرۡسُ السَّادِسُ عَشَرَ (Lesson-16)

فعل (Verb)

عربی میں زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں ہیں: (۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) فعل امر

۱۔ فعل ماضی: وہ فعل جو گذرے ہوئے زمانے میں ہوا ہو۔

جیسے : ضَرَبَ (اس نے مارا) نَصَرَ (اس نے مدد کی) سَمِعَ (اس نے سنا)۔

۲۔ فعل مضارع : وہ فعل جو زمانہ حال یا زمانہ مستقبل میں ہوا ہو۔ مثلاً: يَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) يَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا) يَسْمَعُ (وہ سنتا ہے یا سنے گا) فعل مضارع پر بعض حروف یا الفاظ کا اضافہ کرکے اسے مستقبل کے لئے مختص کیا جاتا ہے۔

۳۔ فعل امر: وہ فعل جس کے ذریعہ کسی کام کے کرنے کا حکم دیا یا روکا جائے۔ جیسے: اِضْرِبْ (تو مار) لَا تَضْرِبْ (تو مت مار یا نہ مار) جس فعل میں کسی کام سے روکا جائے اسے فعل نہی بھی کہتے ہیں۔

فعل ماضی معروف کی گردانیں

حالت	جنس	واحد (Singular)	تثنیہ (Dual)	جمع (Plural)
غائب	مذکر	فَعَلَ اُس ایک مرد نے کیا	فَعَلَا اُن دو مردوں نے کیا	فَعَلُوْا اُن سب مردوں نے کیا
	مؤنث	فَعَلَتْ اُس ایک عورت نے کیا	فَعَلَتَا اُن دو عورتوں نے کیا	فَعَلْنَ اُن سب عورتوں نے کیا
مخاطب/حاضر	مذکر	فَعَلْتَ تم ایک مرد نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو مردوں نے کیا	فَعَلْتُمْ تم سب مردوں نے کیا
	مؤنث	فَعَلْتِ تم ایک عورت نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو عورتوں نے کیا	فَعَلْتُنَّ تم سب عورتوں نے کیا
متکلم	مذکر/مؤنث	فَعَلْتُ میں ایک مرد/عورت نے کیا	فَعَلْنَا ہم دو/سب مردوں نے کیے/ہم دو/سب عورتوں نے کیں	

مشق نمبر۔۱۵

ضَرَبَ اور سَمِعَ کی گردانیں لکھیں؟

اَلحمد اللہ ہم نے علم الصرف کا آغاز یعنی فعل کے بیان سے شروع کردیا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم مزید اس کا مطالعہ کریں ضروری ہے کہ آپکو ' مادّہ ' اور ' وزن ' کے بارے میں کچھ بتایا جائے کیونکہ 'علم الصرف' کے بیان میں ان دو اصطلاحات کا ذکر بار بار آئیگا۔ مزید یہ کہ آپ نے ' مادّہ ' اور ' وزن ' کے نظام کو سمجھ لیا پھر آپ کے لئے اَفعال کے استعمال کو سمجھنا آسان ہو جائیگا انشاءاللہ۔

۱۔ مادّہ : مندرجہ ذیل کے کلمات کو غور سے دیکھیں :

۱۔	عِلْمٌ	عَالِمٌ	مَعْلُوْمٌ	عَلَّامَةٌ	تَعْلِيْمٌ
۲۔	كِتَابٌ	كَاتِبٌ	مَكْتُوْبٌ	كِتَابَـةٌ	مَكْتَبٌ
۳۔	قَبُوْلٌ	قَابِلٌ	مَقْبُوْلٌ	قِبْلَةٌ	اِسْتِقْبَالٌ

اب ہم مزید غور کریں تو معلوم ہوا کہ گروپ نمبر۔۱ میں 'ع۔ل۔م' حروف ایسے ہیں جو مُشترک ہیں اس طرح گروپ نمبر۔۲ میں 'ک۔ت۔ب' اور گروپ نمبر۔۳ میں 'ق۔ب۔ل' اِن مُشترک حروف کو ان الفاظ کا 'مادّہ' کہتے ہیں۔ علم الصرف کا مقصد ہی یہ ہے کہ مادّہ سے مختلف الفاظ یعنی اسماء اور اَفعال کیسے بنائے جاتے ہیں اس مقصد کے لئے مادّہ کے حروف جنہیں 'حروفِ اصلی' بھی کہتے ہیں۔ اس پر نہ صرف حرکات لگانی پڑتی ہیں بلکہ بعض حروف کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔ عربی میں زیادہ تر اَفعال کا مادّہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ جنہیں 'ثلاثي' (3-Root Letters) کہتے ہیں۔ کچھ افعال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا اصل مادّہ ہی چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان کو 'رُباعي' (4-Root Letters) کہتے ہیں۔ عربی کے تقریباً ۹۰% (فیصد) افعال سہ حرفی (ثلاثي) مادّوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔

کسی مادّہ سے لفظ بنانے کے طریقہ کو آسان کرنے کے لئے مادّہ کے تین حرفوں کے نام مقرر کردئے گئے ہیں۔ یعنی پہلے حرف کا نام ہے ف/فائے کلمہ اور دوسرے حرف کا نام ہے ع/عین کلمہ اور تیسرے حرف کا نام ہے ل/لام کلمہ۔ اب ہم غور کرتے ہیں کہ گروپ نمبر۔۱ میں جو حروف مشترک نکلے تھے وہ تھے ع، ل، م یہاں ع کا نام ہے ف/کلمہ اور ل کا نام ہے ع/کلمہ اور م کا نام ہوا ل/کلمہ۔

۲۔ وزن: عربی زبان میں وزن ایک ایسا بنیادی کلمہ ہے جسکی اَساس پر کئی الفاظ بنائے جا سکتے ہیں۔ مثلاً: فَاعِلٌ اور مَفْعُوْلٌ یہ دو اَوزان ہیں جن کی بنیاد یا اَساس پر کئی الفاظ بنائے جاسکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل ترکیب پر غور کریں:

مادّہ	ف ا عِ لٌ (فَاعِلٌ)	مَ فْ عُ وْ لٌ (مَفْعُوْلٌ)
۱۔ ع۔ل۔م	عَالِمٌ	مَعْلُوْمٌ
۲۔ ق۔ب۔ل	قَابِلٌ	مَقْبُوْلٌ
۳۔ ض۔ر۔ب	ضَارِبٌ	مَضْرُوْبٌ
۴۔ ک۔ت۔ب	كَاتِبٌ	مَكْتُوْبٌ
۵۔ ق۔د۔ر	قَادِرٌ	مَقْدُوْرٌ

فعل ماضی کے تین اَوزان ہیں : فَعَلَ / فَعِلَ / فَعُلَ

فعل ماضی کے ساتھ فاعل کا استعمال

اس مرحلہ پرضروری ہے کہ ہم چند ایسے جملوں کی مشق کرلیں جس میں فعل ماضی استعمال ہوا ہو۔ اس کے لئے چند باتیں سمجھنا ضروری ہیں تا کہ جملے بنانے میں آسانی ہو۔

۱۔ ہم پڑھ آئے ہیں کہ جس جملہ کی ابتداء کسی اسم سے ہو وہ جملہ اسمیہ کہلاتا ہے۔ اور جسکی ابتداء کسی فعل سے ہو وہ جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لیں کہ جسطرح جملہ اسمیہ کے کم ازکم دوحصے (مبتدا اور خبر) ہوتے ہیں اسی طرح ہر ایک جملہ فعلیہ کے بھی دوحصے ہوتے ہیں۔ یعنی فعل اور فاعل۔ کسی جملہ کے دو سے زیادہ حصے ہوسکتے ہیں لیکن کم ازکم دوضروری ہیں۔ جملہ اسمیہ میں مبتدا۔ خبر اور جملہ فعلیہ میں فعل اور فاعل۔

۲۔ اب اورغورکریں کہ گردان کے جو چودہ صیغے یاد کئے ہیں ان میں سے ہر ایک صیغہ مستقل جملہ فعلیہ ہے۔ اس لئے کہ ان میں سے ہرایک میں فعل کے علاوہ فاعل بصورت ضمیر موجود ہے۔ گردان کے دوسرے نقشہ میں اصل ف۔ع۔ل کے بعد جہاں کہیں 'ا'۔'ت'۔'نا' وغیرہ آئے ہیں تو وہ دراصل متعلقہ ضمیر فاعل کی علامت ہیں۔ اوران صیغوں کا ترجمہ کرتے وقت اس ضمیر کا ترجمہ ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور اگر ضمیر فاعل والے اُردو جملہ کا عربی میں ترجمہ کرنا ہو تو فعل کا متعلقہ صیغہ بنالینا ہی کافی ہے۔ مثلاً: 'ہم خوش ہوئے' فَرِحۡنَا ' تو بیٹھا' جَلَسۡتَ وغیرہ۔

۳۔ دوسری صورت (اور اکثر) یہ ہوتی ہے کہ فاعل کوئی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی ضمیر کے بجائے کسی شخص یا چیز کا نام ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں جملہ فعلیہ میں فاعل فعل کے بعد مذکور ہوتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً: فَرِحَ الۡوَلَدُ (لڑکا خوش ہوا) سَمِعَ اللّٰهُ (اللہ نے سن لیا)۔

۴۔ فعل ماضی میں مَا لگادینے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہوجاتے ہیں۔ جیسے: مَا فَرِحَ (وہ ایک مرد خوش نہیں ہوا) مَا كَتَبۡتَ (تونے نہیں لکھا)۔

ذخیرہء الفاظ نمبر۔۱۶

(۱) قَرَأَ ۔ اس (ایک مرد) نے پڑھا

(۲) كَتَبَ ۔ اس (ایک مرد) نے لکھا

(۳) فَتَحَ ۔ اس (ایک مرد) نے کھولا

(۴) اَكَلَ ۔ اس (ایک مرد) نے کھایا

(۵) لِمَ ۔ کیوں

(۶) اَلۡاٰنَ ۔ اب۔ابھی (مبنی ہے)

(۷) اِلَی الۡاٰنَ ۔ اب تک

مشق نمبر۔١٦

اردو میں ترجمہ کریں:

١۔ دَخَلَ مُعَلِّمٌ
٢۔ فَرِحْتُنَّ
٣۔ ضَحِكْتَا
٤۔ كَتَبَ الْمُعَلِّمُ
٥۔ فَتَحَ الْبَوَّابُ
٦۔ لِمَ مَا اَكَلُوْااِلَى الْاٰنَ
٧۔ قَرَأَتْ فَاطِمَةُ
٨۔ فَرِحْتُ الْاٰنَ
٩۔ لِمَ بَعُدْتُمُ
١٠۔ كَتَبْنَ
١١۔ غَلَبْتُمَا
١٢۔ اَكَلَتْ طِفْلَةٌ
١٣۔ قَرُبَ بَوَّابٌ
١٤۔ ضَحِكَتِ الْاُمُّ
١٥۔ مَا ضَحِكَتِ الْمُعَلِّمَةُ
١٦۔ لِمَ مَا كَتَبْتُمْ اِلَى الْاٰنَ

عربی میں ترجمہ کرو

(١) ہم سب لوگ ہنسے
(٢) تو خوش ہوئی
(٣) ایک استانی نے پڑھا۔
(٤) تم لوگوں نے کیوں کھایا
(٥) ایک دربان دور ہوا۔
(٦) میں نے کھولا
(٧) تم سب داخل ہوئیں۔
(٨) کچھ ہوا داخل ہوئی۔
(٩) ایک جماعت غالب ہوئی
(١٠) دشمن دور ہوئے
(١١) استاد بیٹھا
(١٢) ایک بچی نے پڑھا۔
(١٣) ایک لڑکے نے لکھا۔
(١٤) ان لوگوں نے ابھی نہیں کھایا۔
(١٥) ان لوگوں نے اب تک کیوں نہیں کھایا

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

اَفۡعَالِ مَجۡهُول (Passive Voice)

<u>افعالِ مَجۡهُول:</u> جس فعل کا فاعل معلوم، مذکور ہو اسے ' فعل معروف' (Active Voice) کہتے ہیں لیکن جسکا فاعل معلوم و مذکور نہ ہو اسے ' فعل مجہول' (Passive Voice) کہتے ہیں۔

<u>مجہول بنانے کا قاعدہ :</u> فعل ماضی مجہول ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب سے بنایا جاتا ہے۔ صیغے کے آخری حرف سے پہلے حرف کو زیر (ِ) دے کر اس سے پہلے جتنے متحرک حروف ہوں ان پر پیش (ُ) لگا دیجئے۔

جیسے : فعل معروف (Active Voice)　　فعل مجہول (Passive Voice)

وَعَدَ (اسنے وعدہ کیا)　　وُعِدَ (اس سے وعدہ کیا گیا)

تَقَبَّلَ (اسنے قبول کیا)　　تُقُبِّلَ (اس سے قبول کیا گیا)

اگر پیش (ُ) کے بعد الف (ا) آجائے تو وہ واوٗ (و) میں تبدیل ہوجائے گا۔

جیسے: خَاطَبَ (اسنے مخاطب کیا)　　خُوطِبَ (اس سے مخاطب کیا گیا)

مشق نمبر۔۱۷

مِنَ الۡقُرۡاٰن

۱۔ كَمۡ (خبریہ) مِنۡ فِئَةٍ قَلِيۡلَةٍ غَلَبَتۡ فِئَةً كَثِيۡرَةً بِاِذۡنِ اللّٰهِ۔

۲۔ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِی الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا۔

۳۔ كَمۡ (خبریہ) تَرَكُوۡا مِنۡ جَنّٰتٍ وَعُيُوۡنٍ وَ زُرُوۡعٍ وَمَقَامٍ كَرِيۡمٍ (شاندار مقامات)۔

۴۔ لِلرِّجَالِ نَصِيۡبٌ مِمَّا تَرَكَ الۡوَالِدَانِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ وَ لِلنِّسَاءِ نَصِيۡبٌ مِمَّا تَرَكَ الۡوَالِدَانِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ۔

۵۔ فَمَنۡ شَرِبَ مِنۡهُ فَلَيۡسَ مِنِّیۡ۔

۶۔ فَشَرِبُوۡا مِنۡهُ اِلَّا قَلِيۡلًا مِنۡهُمۡ۔

۷۔ كُتِبَ (فرض کیا گیا) عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ۔

۸۔ وَاِذَا الۡمَوۡءُدَةُ سُئِلَتۡ بِاَیِّ ذَنۡبٍ قُتِلَتۡ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(تنبیہ: اُردو میں حرف استفہام چھوڑ بھی دیتے ہیں لیکن عربی میں نہیں چھوڑتے ہیں)

۱۔ حامد نے کھانا کھایا؟	نہیں ! اب تک اس نے کھانا نہیں کھایا
۲۔ تم (مذکر) نے پانی پیا؟	جی ہاں! میں نے کھانا کھایا اور پانی پیا
۳۔ تم نے آج کیا کھایا؟	میں نے روٹی اور گوشت کھایا
۴۔ تیری بہن مدرسہ گئی؟	ہاں! ایک گھنٹہ پیشتر وہ مدرسہ گئی
۵۔ آفتاب کب طلوع ہوا؟	آفتاب ابھی طلوع ہوا
۶۔ مسجد میں کون داخل ہوا؟	وہ مدرسہ کے معلمین ہیں
۷۔ وہ کون گھر سے نکلا؟	وہ میرا چھوٹا بھائی ہے
۸۔ تم (مؤنث) نے میری بات سمجھی؟	ہم نے تمہاری بات نہیں سمجھی
۹۔ تم (جمع مؤنث) نے میری بات کیوں نہیں سمجھی؟	اس لئے کہ تمہاری زبان عربی ہے۔
۱۰۔ کیا کوئی شیر قتل کیا گیا اے خالد؟	جی ہاں! ایک بڑا شیر قتل کیا گیا
۱۱۔ شیر کو کس نے قتل کیا؟	جناب شیر کو میں نے مارا
۱۲۔ تمہارا خادم کہاں بھیجا گیا؟	وہ بازار بھیجا گیا

﴿ سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمۡدِهِ سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمۡدِكَ
نَشۡهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنۡتَ نَسۡتَغۡفِرُكَ وَ نَتُوۡبُ اِلَيۡكَ ﴾

جملہ فعلیہ کے مزید قواعد

گذشتہ سبق میں آپ نے سادہ جملہ فعلیہ کی کچھ مشق کر لی ہے اب جملہ فعلیہ کا ایک قاعدہ یاد کر لیں اور وہ یہ کہ جب فاعل کوئی اسم ظاہر ہو تو جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ صیغہ واحد میں ہوگا۔ فاعل چاہے واحد ہو، تثنیہ ہو، یا جمع ہو۔ یہ بات آپ آگے دی ہوئی مثالوں سے خوب ذہن نشین کر لیں۔

۱۔ مثلاً : ہم کہیں گے دَخَلَ الْمُعَلِّمُ (استاد داخل ہوا) دَخَلَ الْمُعَلِّمَانِ (دو استاد داخل ہوئے) دَخَلَ الْمُعَلِّمُوْنَ (سب استاد داخل ہوئے)۔ ان جملوں میں فاعل اسم ظاہر ہے اور وہ ہے لفظ ' مُعَلِّمُ ' ۔ پہلے جملے میں یہ واحد ہے۔ دوسرے میں تثنیہ اور تیسرے میں جمع ہے۔ اب آپ غور کریں کہ تینوں جملوں میں فعل صیغہ واحد میں آیا ہے۔

۲۔ مذکورہ بالا قاعدہ میں فعل واحد تو آئے گا لیکن جنس میں اس کا صیغہ فاعل کی جنس کے مطابق ہوگا۔ یعنی فاعل اگر مذکر ہے تو فعل واحد مذکر آئے گا۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں ہے فاعل اگر مونث ہے تو فعل واحد مونث آئیگا مثلاً: کَتَبَتْ مُعَلِّمَةٌ (ایک استانی نے لکھا) کَتَبَتْ مُعَلِّمَتَانِ (دو استانیوں نے لکھا) کَتَبَتْ مُعَلِّمَاتٌ (سب استانیوں نے لکھا) مندرجہ بالا مثالوں میں فاعل کے معرفہ یا نکرہ ہونے کا فرق نوٹ کر لیں۔

۳۔ اب مذکورہ قاعدہ کے دو استثناء بھی نوٹ کر لیں۔ اولاً یہ کہ اسم ظاہر (فاعل) اگر غیر عاقل کی جمع مکسّر ہو تو فعل عموماً واحد مؤنث آیا کرتا ہے۔ مثلاً : ذَهَبَتِ الْجِمَالُ (اونٹ گئے)۔ ذَهَبَتِ النُّوْقُ (اونٹیاں گئیں)۔ دوم یہ کہ تین صورتیں ایسی ہیں جب فعل واحد مذکّر یا واحد مؤنث۔ دونوں میں سے کسی طرح بھی لانا جائز ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

(i) اگر اسم ظاہر عاقل کی جمع مکسّر ہو مثلاً : طَلَبَ الرِّجَالُ یا طَلَبَتِ الرِّجَالُ (مردوں نے طلب کیا) طَلَبَ نِسْوَةٌ یا طَلَبَتْ نِسْوَةٌ (کچھ عورتوں نے طلب کیا)۔ یہ سب جملے درست ہیں۔

(ii) اگر اسم ظاہر فاعل کوئی اسم جمع ہو مثلاً: طَلَبَ الْقَوْمُ یا طَلَبَتِ الْقَوْمُ (قوم نے طلب کیا) یہ دونوں جملے درست ہیں۔

(iii) اگر اسم ظاہر فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو مثلاً: طَلَعَ الشَّمْسُ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ (سورج طلوع ہوا) یہ دونوں جملے درست ہیں۔

۴۔ ایک اہم بات یہ بھی نوٹ کر لیں کہ فاعل اگر فعل سے پہلے آئے تو وہ جملہ اسمیہ ہوگا۔ یعنی پھر فعل عدد اور جنس دونوں پہلوؤں سے فاعل (جسے اب مبتدا کہیں گے) کے مطابق ہوگا۔ مثلاً : اَلْمُعَلِّمُ ضَرَبَ (استاد نے مارا)۔

اَلْمُعَلِّمَانِ ضَرَبَا (دواستادوں نے مارا) اَلْمُعَلِّمَاتُ ضَرَبْنَ (استانیوں نے مار) ان مثالوں میں ایک اسم ' مُعَلِّمٌ ' مبتدا ہے اور ضَرَبَ اس کی خبر ہے دراصل ضَرَبَ فعل اور پوشیدہ ضمیر فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے اور یہ پورا جملہ فعلیہ مبتدا کی خبر ہے۔ اس لئے یہ خبر (یعنی صیغہ فعل) عدد اور جنس دونوں لحاظ سے مبتداء کے مطابق ہوتا ہے۔ امید ہے اوپر دی گئی مثالوں میں آپ نے یہ بات نوٹ کر لی ہوگی کہ فاعل چاہے فعل سے پہلے آئے یا بعد میں، ترجمہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً : ضَحِکَ الرَّجُلَانِ اور الرَّجُلَانِ ضَحِکَا دونوں کا ترجمہ ایک ہی ہے یعنی ' دوآدمی ہنسے ' البتہ باریک فرق یہ ہے کہ ضَحِکَ الرَّجُلَانِ (جملہ فعلیہ)۔ اس سوال کا جواب ہے کون ہنسا؟ اور جملہ اسمیہ اَلرَّجُلَانِ ضَحِکَا اس سوال کا جواب یہ ہے کہ دو مردوں نے کیا کیا؟

۵۔ ایک اور قاعدہ بھی یہاں نوٹ کرلیں : اگر فاعل ایک سے زیادہ (تثنیہ یا جمع) ہوں اور ان کے ایک کام کے بعد دوسرے کام کا بھی ذکر ہو تو پہلے فعل کے لئے تو صیغہ واحد ہی رہے گا مگر دوسرے کام کے لیے فاعلوں کے مطابق صیغہء فعل لگے گا ۔ مثلاً: جَلَسَ الرِّجَالُ وَ اَکَلُوْا مرد بیٹھے اور انہوں نے کھایا۔ اسی طرح بچیوں نے لکھا پھر پڑھا۔ کَتَبِ الْبَنَاتُ ثُمَّ قَرَأْنَ کہیں گے۔

مشق نمبر۔۱۸

اردو میں ترجمہ کریں :

۱۔ قَرُبَ الْأَوْلِيَاءُ

۲۔ اَلْأَوْلِيَاءُ قَرُبُوْا

۳۔ دَخَلَ الْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ

۴۔ اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ دَخَلَا

۵۔ اَلْمُعَلِّمَةُ الْمُجْتَهِدَةُ جَلَسَتْ عَلَى الْكُرْسِيِّ

۶۔ جَلَسَتْ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ

۷۔ كَتَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ عَلَى الْوَرَقِ ثُمَّ قَرَءُوْا

۸۔ دَخَلَ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَحَامِدٌ فِى الْبَيْتِ وَجَلَسُوْا عَلَى الْفَرْشِ

۹۔ نَجَحَتِ الْبَنَاتُ فِى الْاِمْتِحَانَ وَفَرِحْنَ جِدًّا

۱۰۔ قَدِمَتِ الْوُفُوْدُ فِى الْمَدْرَسَةِ

عربی میں ترجمہ کرو

عربی میں ترجمہ کریں اور قوسین (   ) میں دی گئی ھدایت کے مطابق جملہ اسمیہ یا فعلیہ بنائیں۔

(۱) دشمن (جمع) دور ہوئے (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۲) ہم سب لوگ ہنسے

(۳) محنتی درزی بیمار ہوئے (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۴) دو نیک لڑکیاں آئیں پھر وہ بازار کی طرف گئیں۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۵) مریم، زینب اور احمد مدرسہ میں داخل ہوئے اور کرسی پر بیٹھے (جملہ اسمیہ)

(٦) دل خوش ہوئے (جملہ فعلیہ)

(۷) عورتیں آئیں پھر وہ بیٹھیں پھر انھوں نے پڑھا (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

ذخیرہء الفاظ نمبر۔ ١٧

جَلَسَ ۔ وہ ایک مرد بیٹھا	ذَهَبَ ۔ وہ ایک مرد گیا	قَدِمَ ۔ وہ ایک مرد آیا
نَجَحَ ۔ وہ ایک مرد کامیاب ہوا	وَفْدٌ (ج وُفُوْدٌ) ۔ وفد	مَرِضَ ۔ وہ ایک مرد بیمار ہوا
ثُمَّ ۔ پھر	عَدُوٌّ (ج اَعْدَاءٌ) ۔ دشمن	دَخَلَ ۔ داخل ہونا
فَرِحَ ۔ خوش ہونا	ضَحِكَ ۔ ہنسنا	قَرُبَ ۔ قریب ہونا
بَعُدَ ۔ دور ہونا	قَرَءَ ۔ پڑھنا	فَتَحَ ۔ کھولنا
كَتَبَ ۔ لکھنا	اَكَلَ ۔ کھانا (Eat)	ذَهَبَ ۔ جانا

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

فعل لازم اور فعل متعدی

۱۔ بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لئے کسی مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا) ایسے افعال کو فعل لازم کہتے ہیں جبکہ بعض فعل بات مکمل کرنے کے لئے ایک مفعول بھی چاہتے ہیں جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) ایسے افعال کو فعل متعدی کہتے ہیں۔

۲۔ اسی بات کو عام فہم بنانے کی غرض سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس فعل میں کام کا اثر خود فاعل پر ہو رہا ہے وہ فعل لازم ہوتا ہے مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا) میں بیٹھنے کا اثر خود بیٹھنے والے پر ہو رہا ہے۔ اس لئے یہاں بات مفعول کے بغیر مکمل ہو جاتی ہے لیکن جس فعل میں کام کا اثر فاعل کی بجائے کسی دوسرے پر ہو رہا ہو تو وہ فعل متعدی ہوتا ہے۔

مثلاً ضَرَبَ (اس نے مارا) میں مارنے والا کوئی اور ہے اور جس کو مارا جا رہا ہے وہ کوئی اور ہے۔ اس لئے یہاں پر بات مفعول کے ذکر کے بغیر نامکمل رہے گی۔

۳۔ فعل لازم اور متعدّی کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ آپ فعل پر 'کس کو؟' کا سوال کریں۔ اگر جواب ممکن ہے تو وہ فعل متعدّی ہے ورنہ لازم۔ مثلاً: جَلَسَ (وہ بیٹھا) پر سوال کریں 'کس کو' اس کا جواب ممکن نہیں ہے چنانچہ معلوم ہو گیا کہ جَلَسَ فعل لازم ہے۔ جبکہ ضَرَبَ (اس نے مارا) پر سوال کریں 'کس کو' یہاں جواب ممکن ہے کہ فلاں کو مارا۔ اس طرح معلوم ہو گیا کہ ضَرَبَ فعل متعدی ہے۔ انگریزی گرامر میں فعل لازم کو Intransitive Verb اور فعل متعدّی کو Transitive Verb کہتے ہیں۔

۴۔ سابقہ اسباق میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ کسی جملے کے کم از کم دو اجزاء ہوتے ہیں۔ جملہ اسمیہ میں مبتداء اور خبر اور جملہ فعلیہ میں فعل اور فاعل۔ جملہ اسمیہ میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ اکثر مبتداء اور خبر کے علاوہ کچھ اور اجزاء بھی ہوتے ہیں جنہیں متعلق خبر کہتے ہیں۔ اسی طرح کوئی جملہ فعلیہ اگر فعل لازم سے شروع ہو رہا ہے تو اس میں بات مفعول کے بغیر مکمل ہو جائے گی۔ ایسے جملے میں اگر کچھ مزید اجزاء ہوں گے تو وہ متعلق فعل کہلائیں گے۔

مثلاً : جَلَسَ زَیۡدٌ عَلَی الۡکُرۡسِیِّ (زید کرسی پر بیٹھا) اس جملے میں عَلَی الۡکُرۡسِیِّ متعلق فعل ہے۔ جبکہ کوئی جملہ فعلیہ اگر فعل متعدی سے شروع ہو رہا ہے تو اس میں ایک مفعول کی بھی ضرورت ہو گی۔ ایسے جملے میں فاعل اور مفعول کے علاوہ کچھ اجزاء ہوں گے تو وہ بھی متعلق فعل کہلائیں گے۔

۵۔ اب آپ دو باتیں ذہن نشین کرلیں۔ اولاً یہ کہ مفعول ہمیشہ حالت نصب میں ہوگا۔ ثانیاً یہ کہ جملہ فعلیہ میں عام طور پر پہلے فعل آتا ہے پھر فاعل اور اس کے بعد مفعول۔ جملے میں اگر کوئی متعلق فعل ہے تو وہ مفعول کے بعد آتا ہے مثلاً: ضَرَبَ زَيْدٌ وَلَدًا بِالْسَوْطِ (زید نے ایک لڑکے کو کوڑے سے مارا) دیکھیں یہاں پر ضَرَبَ فعل ہے۔ زَيْدٌ فاعل ہے اس لئے حالت رفع میں ہے۔ وَلَدًا مفعول ہے اس لئے حالت نصب میں ہے۔ اور بِالْسَوْطِ جار مجرور مرکب جاری اور متعلق فعل ہے۔

٦۔ آپ کے ذہن میں یہ بات واضح رہنی چاہیئے کہ جملہ فعلیہ کی جو ترتیب آپ کو اوپر بتائی گئی ہے وہ کوئی قاعدہ کلّیہ نہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طرزِ تحریر یا طرزِ خطاب کی مناسبت سے یہ ترتیب الٹ پلٹ جاتی ہے۔ لیکن سادہ جملہ میں ترتیب عموماً وہی ہوتی ہے جو آپ کو بتائی گئی ہے چنانچہ اس وقت ہم اپنی مشق کو سادہ جملوں تک محدود رکھیں گے تاکہ جملوں کے مختلف اجزاء کی پہچان ہوجائے۔ اس کے بعد جملوں میں یہ اجزاء کسی بھی ترتیب سے آئیں آپ کو انہیں شناخت کرنے میں اور جملے کا صحیح مفہوم سمجھنے میں مشکل نہیں ہوگی۔

٧۔ آخری بات یہ ہے کہ گذشتہ اسباق میں افعال کے معنی ہم نے صیغے کے مطابق لکھے ہیں لیکن اب ہم افعال کے سامنے ان کے مصدر کے معنی لکھا کریں گے مثلاً: دَخَلَ معنی 'وہ ایک مرد داخل ہوا' کے بجائے 'داخل ہونا' لکھیں گے۔ اس طرح اگر آپ کو معنی یاد ہوں تو صیغہ کے مطابق ترجمہ کرنے میں آپ کو مشکل نہیں ہوگی۔ گذشتہ اسباق میں آپ نے جتنے افعال یاد کئے ہیں ان کو ہم ذیل میں دوبارہ لکھ کر ان کے سامنے مصدری معنی دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں جو افعال لازم ہیں ان کے سامنے قوسین میں لام (ل) اور متعدی کے سامنے میم (م) لکھ دیا گیا ہے تاکہ آپ لازم اور متعدی کے فرق کو ذہن نشین کرلیں۔

دَخَلَ (ل) داخل ہونا	فَرِحَ (ل) خوش ہونا	غَلَبَ (ل) غالب ہونا
ضَحِكَ (ل) ہنسنا	قَرُبَ (ل) قریب ہونا	بَعُدَ (ل) دور ہونا
قَرَءَ (ل) پڑھنا	فَتَحَ (م) کھولنا	كَتَبَ (م) لکھنا
اَكَلَ (م) کھانا	جَلَسَ (ل) بیٹھنا	نَجَحَ (ل) کامیاب ہونا
قَدِمَ (ل) آنا	ذَهَبَ (ل) جانا	مَرِضَ (ل) بیمار ہونا

مشق نمبر۔۱۹

افعال کے صیغہ اور جملوں کے اجزاء کی وضاحت کریں پھر ترجمہ کریں؟

مثال: (۱) قَرَءَ رَشِيدُ نِ الْقُرانَ فِی الْبَيْتِ

قَرَءَ : فعل ماضی ہے۔ صیغہ واحد مذکر غائب

رَشِيدٌ : فاعل ہےاسلئے حالت رفع میں ہے۔

الْقُرانَ : مفعول ہےاس لئے حالت نصب میں ہے۔

فِی الْبَيْتِ : مرکب جاری ہےاور متعلق فعل ہے۔

یہ جملہ فعلیہ ہے۔ ترجمہ : رشید نے گھر میں قرآن پڑھا۔

مثال: (۲) رَشِيدٌ قَرَءَ الْقُرانَ فِی الْبَيْتِ

رَشِيدٌ : مبتدا ہے

قَرَءَ : فعل ماضی ہے اور ضمیر فاعل هُوَ اس میں شامل ہے۔

الْقُرانَ : مفعول ہےاس لئے حالت نصب میں ہے۔ فعل فاعل مفعول ملکر جملہ فعلیہ بن کر رَشِيدُ کی خبر ہے عدد اور جنس کے لحاظ سے خبر مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ اس لئے صیغہ واحد مذکر آیا ہے۔

فِی الْبَيْتِ: مرکب جاری ہے اور متعلق خبر ہے۔

یہ جملہ اسمیہ ہے۔ ترجمہ 'رشید نے گھر میں قرآن پڑھا'۔

۱۔ كَتَبَ مُعَلِّمٌ كِتَابًا بِقَلَمِ الرَّصَاصِ

۲۔ قَرَأَتِ الرِّجَالُ الْقُرْانَ فِیْ الْمَسَاجِدِ

۳۔ اَلرِّجَالُ قَرَءُوا الْقُرْانَ فِیْ الْمَسَاجِدِ

۴۔ ذَهَبَ النِّسَاءُ اِلَى السُّوْقِ

۵۔ اَلنِّسَاءُ ذَهَبْنَ اِلَى السُّوْقِ

۶۔ قَدِمَ الْاَوْلَادُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ ذَهَبُوْا بَعْدَ الصَّلٰوةِ

۷۔ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ فِی الْبَيْتِ وَاَكَلَتَا الطَّعَامَ

۸۔ فَاطِمَةُ وَحَامِدٌ دَخَلَا فِی الْبَيْتِ وَاَكَلَا الطَّعَامَ

۹۔ اَفَتَحْتِ الْبَابَ

۱۰۔ اَفَتَحْتِ الْبَابَ

۱۱۔ اَقَرَئْتُنَّ الْقُرْانَ الْيَوْمَ

۱۲۔ نَعَمْ ! قَرَئْنَا الْقُرْانَ الْيَوْمَ

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) دربان (Guard) آیا اور اس نے دروازہ کھولا۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۲) کچھ لوگ مسجد میں آئے اور انہوں نے قرآن پڑھا پھر وہ لوگ نماز کے بعد گئے۔ (جملہ فعلیہ)

(۳) تم عورتوں نے اب تک کھانا کیوں نہیں کھایا؟ (جملہ فعلیہ)

(۴) فاطمہ نے کھڑکی کھولی پھر پھل کھایا۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۵) اس لڑکی نے انجیر کھائی۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۶) اساتذہ مسجد میں داخل ہوئے پھر وہ فرش پر بیٹھے اور انہوں نے قرآن پڑھا۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۷) کیا تو نے انار کھایا؟ جی نہیں، میں نے نہیں کھایا۔ (جملہ فعلیہ)

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

فعل (حصّہ دوم)

۱۔ ماضی قریب: اب تک ماضی کی جو گردان کی گئی ہیں، انھیں ماضی مطلق کہتے ہیں، کیونکہ ان میں کسی کام کا گذشتہ زمانے میں واقع ہونا سمجھا جاتا ہے اور بس جس فعل سے یہ ظاہر ہو کہ کام گذشتہ زمانے میں ہوا، مگر اسے گزرے ہوئے زیادہ مدت نہیں ہوئی، اس فعل کو ماضی قریب کہتے ہیں۔ ماضی مطلق (معروف و مجہول) کے صیغوں پر قَدۡ لگانے سے ماضی قریب کے معنے حاصل ہو جاتے ہیں۔ لفظ قَدۡ ہر صیغے میں بدستور قائم رہتا ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

جیسے: قَدۡضَرَبَ (اس نے پیٹا ہے)، قَدۡضَرَبۡتُ (میں نے پیٹا ہے)، قَدۡضُرِبَ (وہ پیٹا گیا یا وہ پٹا) ۔

تنبیہ : ماضی قریب مجہول کے صیغوں میں بھی قَدۡ تبدیل نہیں ہوگا صرف اصل فعل (یعنی ماضی مطلق) کے صیغوں کو مجہول بنایا جائے گا۔ جیسے: قَدۡضُرِبَ (اسے پیٹا گیا ہے)، قَدۡضُرِبۡتُ (مجھے پیٹا گیا ہے)۔

۲۔ ماضی بعید: جس فعل سے مدت کا گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے، اسے ماضی بعید کہتے ہیں۔ ماضی مطلق (معروف و مجہول) کے صیغہ واحد مذکر غائب پر کَانَ بڑھانے سے ماضی بعید کے معنے حاصل ہوتے ہیں۔

جیسے: کَانَ ضَرَبَ (اس ایک مرد نے مارا تھا)، کَانَتۡ ضَرَبۡتُ (اس ایک عورت نے مارا تھا)، وغیرہ۔۔

تنبیہ : ماضی بعید مجہول میں کَانَ کے صیغوں میں کوئی تبدیل نہیں ہوگی، بلکہ صرف اصل فعل (یعنی ماضی مطلق) کے صیغوں کو مجہول بنایا جائے گا۔ جیسے: کَانَ ضُرِبَ (اُسے پیٹا گیا تھا)، کُنۡتُ ضُرِبۡتُ (مجھے پیٹا گیا تھا)۔

کَانَ کی گردان (حفظ یاد کرلی جائے)

جمع	تثنیہ	واحد	جنس	حالت
کَانُوۡا	کَانَا	کَانَ	مذکر	غائب
کُنَّ	کَانَتَا	کَانَتۡ	مؤنث	
کُنۡتُمۡ	کُنۡتُمَا	کُنۡتَ	مذکر	مخاطب/حاضر
کُنۡتُنَّ	کُنۡتُمَا	کُنۡتِ	مؤنث	
کُنَّا		کُنۡتُ	مذکر/مؤنث	متکلم

۳۔ ماضی استمراری: (Past Continuous) جس فعل سے گزرے ہوئے زمانے میں کام لگاتار ہونا سمجھا جائے۔ اسے ماضی استمراری کہتے ہیں۔ فعل مضارع کے صیغوں پر کَانَ کے وہی صیغے لگانے سے ماضی استمراری کے معنے پیدا ہوجاتے ہیں۔ جیسے: کَانَ یَضْرِبُ (وہ پیٹتا تھا)، کُنْتُ اَضْرِبُ (میں پیٹتا تھا / میں پیٹتی تھی) وغیرہ۔

مشق نمبر۔۲۰ اَلنُّزْهَةُ فِی الصَّبَاح

خرجنا لِلنُّزْهَةِ فِی الصَّبَاحِ اِلٰی حَدِیْقَةٍ. فَدَخَلْنَاها وَجَلَسْنا تَحْتَ شَجَرَةٍ عِنْدَالْمَاء ونظرنا الی اَزْهارٍ جمیلةٍ وَ فَرِحْنا بها، فَنَهَضَ اَحَدٌ مِنْ اَصْدِقَاءِ نا و ذَهَبَ اِلٰی الْاَشْجَارِ وقطَفَ مِنها زَهْرًا و فَاکِهَةً ایضًا ، انا مَنَعْتُهٗ وَالْاَصْدِقاءُ ایضًا مَنَعُوْهُ لٰکِنْ مَا رَجَعَ عَنْ فِعْلِهٖ ،فَبَعْدَ قلیلٍ ، ظهر صا حِبُ الْحَدِیقةِ وَ سَاَلَه‘ : لِماذا قَطفْتَ الفا کِهَةَ وَ اَ کَلْتَهَا بِغَیْرِ اِذْنٍ؟ اَاَذِنتُ لَكَ ؟ انا ما اَذِنتُ ......! ثُمَّ اَخذَهُ وَضَرَبَه‘.

یَا اَصْدِقَائِی ! اَخْذُشَیْءٍ بِغَیْرِ اِذْنٍ عَادَةٌ مذمُومَةٌ

مشق نمبر۔۲۱۔ ❁❁❁

اسئلة : اِلٰی این خرج الاولاد ؟ متی خرجوا ؟ این جلسوا ؟ بِاَیِّ شیءٍ فَرِحوا ؟ من قطف الفاکهة ؟ اَامنعه‘ احد ؟ اَقطف الولد زهرًاباذنٍ ؟ من ضربه ؟ ضربتم احدًا ؟ ادخلتم حدیقة بغیراذنٍ ؟ اَاخذتم منها شیئًا ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں نے کسی کو اجازت نہیں دی۔	(۲) استاد نے (شریر) لڑکے کو مارا،
(۳) کیا تم نے کسی کو نہیں مارا؟	(۴) ہم نے اب تک کسی کو خیر سے منع نہیں کیا۔
(۵) بغیر اجازت ہم کسی کے گھر نہیں گئے۔	(۶) تم نے لال پھنی لی۔
(۷) ہم نے (پیلے) موز لئے۔	(۸) میں نے بہت پھول توڑے ۔
(۹) ہم آپ کی گفتگو سے بہت خوش ہوئے۔	(۱۰) لڑکوں نے یہ سبق اچھی طرح یاد کیا۔
(۱۱) انہوں نے دین کو نہیں سمجھا۔	(۱۲) دین آسان ہے مشکل نہیں۔

فعل مضارع

۱۔ فعل مضارع : جس فعل میں زمانہ حال، مستقبل دونوں پائے جائیں وہ فعل مضارع کہلاتا ہے۔ جیسے : ضَرَبَ سے یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا)۔ ی۔ت۔ا۔ن علامت مضارع ہیں۔ ماضی کے صیغے واحد مذکر غائب کا پہلا حرف ساکن (ْ) کر کے مذکورہ چاروں علامتوں میں سے ایک لگانے اور آخر میں رفع (ُ) دینے سے مضارع بن جاتا ہے۔ جیسے : فَتَحَ سے یَفْتَحُ، تَفْتَحُ، اَفْتَحُ اور نَفْتَحُ

فعل مضارع معروف کی گردانیں

حالت	جنس	واحد		تثنیہ		جمع	
غائب	مذکر	یَفْعَلُ	وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا	یَفْعَلَانِ	وہ دو مرد کرتے ہیں یا کریں گے	یَفْعَلُوْنَ	وہ سب مرد کرتے ہیں یا کریں گے
	مؤنث	تَفْعَلُ	وہ ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی	تَفْعَلَانِ	وہ دو عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی	یَفْعَلْنَ	وہ سب عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی
مخاطب / حاضر	مذکر	تَفْعَلُ	تم ایک مرد کرتے ہو یا کرو گے	تَفْعَلَانِ	تم دو مرد کرتے ہو یا کرو گے	تَفْعَلُوْنَ	تم سب مرد کرتے ہو یا کرو گے
	مؤنث	تَفْعَلِیْنَ	تم ایک عورت کرتی ہو یا کرو گی	تَفْعَلَانِ	تم دو عورتیں کرتی ہو یا کرو گی	تَفْعَلْنَ	تم سب عورتیں ہو یا کرو گی
متکلم	مذکر / مؤنث	اَفْعَلُ	میں ایک مرد کرتا ہوں یا کروں گا / میں ایک عورت کرتی ہوں یا کروں گی	نَفْعَلُ	ہم دو/سب مرد کرتے ہیں یا کریں گے / ہم دو/سب عورتیں کرتی ہیں یا کریں گے		

۲۔ مضارع مختص بہ حال و مستقبل : فعل مضارع ویسے تو زمانہ حال اور مستقبل دونوں کے معنے دیتا ہے، لیکن جب اس پر لَ داخل ہو تو وہ زمانہ حال کے ساتھ مختص ہو جاتا ہے۔

جیسے: لَیَذْهَبُ (وہ جاتا ہے)، اگر یہ معنے پیدا کرتے ہوں کہ کام زمانہ حال میں کبھی کبھی ہوتا ہے تو مضارع کے صیغے پر قَدْ لگا دیتے ہیں۔ جیسے: قَدْیَذْهَبُ (وہ کبھی کبھی جاتا ہے)، وغیرہ۔۔

اس طرح اگر مضارع کے صیغے پر سَ یا سَوْفَ داخل کردیں تو اُس کے معنے زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں۔ سَ مستقبل قریب کے معنے دیتا ہے اور سَوْفَ مستقبل بعید کے۔ جیسے: سَیَقُوْلُ (وہ عنقریب کہے گا)، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (تم آگے چل کر جان لوگے)، وغیرہ۔

۳۔ ماضی و مضارع منفی : ماضی و مضارع مثبت (Positive) کے صیغوں پر مَا یا لَا داخل کرنے سے ماضی منفی اور مضارع منفی کے صیغے بن جاتے ہیں۔

☆ مَا عام طور پر ماضی منفی بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: مَا کَذَبَ (اس نے جھوٹ نہیں بولا)، مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ (اللہ نے نہیں اتارا)۔

☆ لَا مضارع منفی بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: لَا یُؤْمِنُوْنَ (وہ ایمان نہیں لاتے / نہیں لائیں گے)، لَا تَعْلَمُوْنَ (تم نہیں جانتے / نہیں جانو گے)۔

☆ لَا جب ماضی کے صیغے پر داخل ہوتا ہے تو اس کے بعد عمومًا ایک اور صیغہ لایا جاتا ہے۔

جیسے: لَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰی (اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی)۔

☆ اسی طرح مَا جب مضارع پر داخل ہوتا ہے تو بھی عمومًا ایک اور صیغہ لایا جاتا ہے۔

جیسے: مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ (وہ دھوکا نہیں دیتے سوائے اپنے آپ کو، مگر وہ سمجھتے نہیں)

﴿ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْھَدُ أَن لَا اِلٰہَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَیْكَ ﴾

مشق نمبر۔۲۲

مندرجہ ذیل جملوں کے اعراب کی وضاحت کریں اور اس کی وجہ بتائیں اور اُردو میں ترجمہ کریں:

مَجِیْد: اَ تَذْهَبُ الْيَوْمَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ يا حَمِيْدُ ؟

حَمِیْد: نَعَمْ ! اَذْهَبُ الْيَوْمَ وَلٰكِنْ لَا اَذْهَبُ غَدًا۔

مجید: لِمَاذَا لا تَذْهَبُ غَدًا ؟

حمید: غَدًا يَوْمُ الْعُطْلَةِ۔

مجید: اَحَفِظْتَ دَرْسَ الْاَمْسِ؟

حمید : نَعَمْ ! حَفِظْتُ۔

مجید: اَ كَتَبْتَ فُرُوْضَ الْمَدْرَسَةِ اَنْتَ وَاَصْدِقَاؤُكَ ؟

حمید: نَعَمْ ! كَتَبْنَا جَيِّدًا جِدًّا۔

مجید: مَتٰى تَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ كُلَّ يَوْمٍ۔

حمید: اَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ بَعْدَالْفَطُوْرِ۔

مجید: مَاذَا تَاْكُلُ وَتَشْرَبُ فِى الْفُطُوْرِ۔

حمید: اٰكُلُ الْخُبْزَ بِالْاِدَامِ وَاشْرَبُ الشَّاىَ۔

مجید: مَاذَا تَفْعَلُ اَنْتَ وَاَصْدِقَاؤُكَ بَعْدَالْدَرْسِ؟

حمید: نَلْعَبُ بِكُرَةِ الْقَدَمِ فِى الْمَيْدَانِ۔

مجید: اَهٰكَذَا تَفْعَلُوْنَ دَائِمًا؟

حمید: نَعَمْ ! نَفْعَلُ هٰكَذَا۔

مجید: اَيَقْرَاُ مَعَكَ اَصْدِقَاؤُكَ؟

حمید: هُمْ يَقْرَؤُنَ مَعِىَ فِى النَّهَارِ وَفِى اللَّيْلِ يَقْرَؤُنَ فِى بُيُوْتِهِمْ۔

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

حروف اصلی اور حروف زائدہ

عربی زبان میں کوئی فعل جن حروف پر مشتمل ہوتا ہے انہیں دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

ایک (۱) حروف اصلی اور دوسرا (۲) حروف زائدہ۔

حروف اصلی سے مراد وہ کم سے کم حروف ہیں جن سے کسی فعل ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب بنایا جاسکے۔ ان کی تعداد تین یا چار ہوتی ہیں۔ چنانچہ حروف اصلی کے لحاظ سے فعل کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

۱۔ ثُلاثی مُجرّد (3-Root Letters): (ثُلاثی یا سہ حرفی) یعنی وہ فعل جسکے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب صِرف تین اصلی حروف پر مشتمل ہوتا جیسے: ضَرَبَ۔ نَصَرَ ۔ سَمِعَ نئے معنی پیدا کرنے کے لئے ثُلاثی مُجرّد کے تین اصلی حروف میں زائد حرف یا حروف کا اضافہ کرکے نئے نئے فعل بنائے جاتے ہیں، انہیں افعالِ ثُلاثی مزید فیہ کہتے ہیں جیسے: نَصَرَ (مدد دینا) سے اِنۡتَصَرَ (بدلہ لینا) اس میں ' ا ' اور ' ت ' حروف زائدہ ہیں پھر اس سے بنایا اِسۡتَنۡصَرَ (مدد مانگنا) اس میں ا۔س۔ت حروف زائدہ ہیں نَصَّرَ (نصرانی بنانا) ' ص' حرف زائد۔ تَنَاصَرَ ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ ' ت ' اور ' ا ' حروف زائدہ ہیں۔

۲۔ رُباعی مجرّد (4-Root Letters): یعنی وہ فعل جسکے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب صرف چار حروفِ اصلی پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے دَحۡرَجَ (اسنے لڑھکایا) جیسے افعال ثلاثی مزید فیہ بنائے جاتے ہیں اسی طرح افعال رباعی مجرّد سے افعال رباعی مزید فیہ بنائے جاتے ہیں۔

۳۔ وزن فعل: ثلاثی مجرّد کے اصلی حروف میں پہلے حرف کو ' ف' دوسرے کو ' ع' اور تیسرے کو ' ل' کا نام دیا گیا ہے۔مثلاً: ضَرَبَ میں ض ' ف' کلمہ ہے ر ' ع ' کلمہ ہے اور ب ' ل 'کلمہ ہے۔ اسی طرح سَمِعَ میں س ' ف' کلمہ ہے م ' ع' کلمہ ہے اور ع ' ل' کلمہ ہے۔ پھر شَرُفَ (وہ بزرگ ہوا) میں ش ' ف' کلمہ ہے ر ' ع' کلمہ ہے اور ف ' ل' کلمہ ہے۔

ضَرَبَ : فَعَلَ کے وزن پر ہے۔

سَمِعَ : فَعِلَ کے وزن پر ہے۔

شَرُفَ : فَعُلَ کے وزن پر ہے۔

رباعی مجرّد کے پہلے تین حرفوں کے نام بھی یہی ہونگے اور چوتھے حرف کو بھی ' ل' کلمہ کہا جاتا ہے۔

چنانچہ رباعی مجرّد دَحۡرَجَ فَعۡلَلَ کا وزن فَعۡلَلَ ہے۔

۴۔ افعال ثلاثی مجرّد کے ابواب : افعال ثلاثی مجرّد ماضی کے تین اَوزان ہیں۔

فَعَلَ (ضَرَبَ)　　　فَعِلَ(سَمِعَ)　　　فَعُلَ(کَرُمَ)

باب : کسی فعل ماضی اوراس مضارع کو ایک ساتھ بولا جائے تو اسے باب کہتے ہیں۔ فعل ثلاثی مجرّد کے مندرجہ ذیل چھ (٦) ابواب ہیں :

ماضی	وزن	مضارع	وزن
ضَرَبَ	فَعَلَ	يَضْرِبُ	يَفْعَلُ
نَصَرَ	فَعَلَ	يَنْصُرُ	يَفْعُلُ
فَتَحَ	فَعَلَ	يَفْتَحُ	يَفْعَلُ
سَمِعَ	فَعِلَ	يَسْمَعُ	يَفْعَلُ
حَسِبَ	فَعِلَ	يَحْسِبُ	يَفْعِلُ
كَرُمَ	فَعُلَ	يَكْرُمُ	يَفْعُلُ

زیادہ ترافعال پہلے چار ابواب کے وزن پر آتے ہیں۔

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوبُ اِلَيْكَ ﴾

مشق نمبر۔۲۳

۱۔ لَنْ تَبْلُغَ الْمَجْدَ حَتّٰى تَلْعَقَ الصَّبْرَ

۲۔ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ مَنْ (جس نے) لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ (حدیث)

۳۔ لِمَ لَاتَشْرَبُ اللَّبَنَ كَيْ يَنْفَعَكَ

۴۔ كَانَ سَعِيْدٌ يَقْرَعُ الْبَابَ فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ لِيَدْخُلَ عَلَيْنَا

۵۔ اَذِنْتُ لَهُ لِئَلَّاهَحْزَنَ

۶۔ اِنْ لَمْ تَبْذُلْ جُهْدَكَ لَنْ تَنْجَحَ يَوْمَ الاِمْتِحَانِ

۷۔ اِنْ تَكْسَلْ تَنْدَمْ

۸۔ اَمَرْتُ خَادِمِيْ اَنْ لَا يَخْرُجَ مِنَ الْبَيْتِ حَتّٰى اَرْجِعَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ

۹۔ كُنَّا جَائِعِيْنَ فَاَكَلْنَا الْعِنَبَ حَتّٰى شَبِعْنَا

۱۰۔ اِنْ تَذْهَبْ اِلٰى حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ تَنْظُرْ عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ الْوُحُوْشِ وَالسِّبَاعِ وَالطُّيُوْرِ

۱۱۔ قَالَ لِيْ يُوْسُفُ اِنِّيْ بَذَلْتُ تَمَامَ جُهْدِيْ لِاَنْجَحَ قُلْتُ لَهُ، اِذَنْ تَبْلُغَ مَرَامَكَ

۱۲۔ اِنْ لَمْ يَكُنْ وِفَاقٌ فَفِرَاقٌ

۱۳۔ اَلَمْ تَقْرَءْ هٰذَالْكِتَابَ لِتَفْهَمَ الْعَرَبِيَّ؟

۱۴۔ لَا يَحْزُنُنِيْ اَنْ لَمْ اَبْلُغْ مَرَامِيْ فِيْ اَوَّلِ وَهْلَةٍ بَلْ لَنْ اَتْرُكَ اسَّعْىَ حَتّٰى اَبْلُغَ اِلَيْهِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۔ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوْاالنَّارَ

۲۔ لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِيْ اَبِيْ اَوْيَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُالْحَاكِمِيْنَ

۳۔ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً

۴۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ

۵۔ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَاللّٰهَ

۶۔ لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَااَنَابِبَاسِطٍ يَدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ

۷۔ وَلَمَّا (اب تک نہیں) يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ

۸۔ فَعلِمَ مَا (جو) لَمْ تَعْلَمُوا

۹۔ اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً ؟

۱۰۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؟

۱۱۔ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا ؟

(۲) میں نے قرآن پڑھا لیکن اس کے معنی (مَعْنَاهُ) نہیں سمجھے۔

(۳) اے مریم! تو دودھ کیوں نہیں پیتی تاکہ تجھے فائدہ بخشے ؟

(۴) میں آج ہرگز چائے نہیں پیوں گی۔

(۵) کون دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے ؟

(۶) میری بہن دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی تو میں نے اُس کے لئے دروازہ کھول دیا کہ وہ آزردہ نہ ہو۔

(۷) میں نے امرود کھائے یہاں تک کہ سیر ہو گیا۔

(۸) اگر کامیاب ہو گے تو تمھیں انعام ملے گا۔

(۹) اللہ نے انسان کو پیدا کیا تاکہ وہ اس کی پرستش کریں۔

(۱۰) ہم قرآن پڑھتے ہیں تاکہ اس کو سمجھیں اور اُس پر (بِهٖ) عمل کریں۔

(۱۱) وہ لڑکی قرآن پڑھتی رہی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

(۱۲) اگر تو میری مدد کرے گا تو میں تیری مدد کروں گا۔

(۱۳) وہ دونوں اپنی جگہ سے ہرگز نہ ٹلیں گے یہاں تک کہ تم ان کو اجازت دو۔

(۱۴) کیا تو مدرسہ میں کل حاضر نہیں تھا؟

(۱۵) کیا تم نے ریڈیو (Radio) میں خبریں نہیں سُنیں ؟

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ

نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوبُ اِلَيْكَ﴾

فعل امر حاضر

فعل امر حاضر: اب تک ہم نے فعل ماضی اور فعل مضارع کے استعمال سے متعلق کچھ قواعد سیکھے ہیں۔ اب ہمیں فعل امر سیکھنا ہے جس فعل میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے۔ اسے فعل امر کہتے ہیں۔ مثلاً: ہم کہتے ہیں 'تم یہ کرو' اس میں ایسے شخص کے لئے حکم ہے جو حاضر یعنی سامنے موجود ہے۔ یا ہم کہتے ہیں "اسے چاہئے کہ وہ یہ کرے" اس میں ایسے شخص کے لئے حکم ہے جو غائب ہے یعنی سامنے موجود نہیں۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ " مجھ پر یہ لازم ہے کہ میں یہ کروں " اس میں خود متکلم کے لئے ایک طرح سے حکم ہے۔ اب اس سبق میں ہم پہلے صیغہ حاضر سے فعل امر بنانے کا طریقہ سیکھیں گے اور انشاءاللہ اگلے سبق میں صیغہ غائب اور متکلم سے فعل امر بنانے کا طریقہ سیکھیں گے۔

۱۔ اس ضمن میں پہلی بات یہ نوٹ کرلیں کہ فعل امر ہمیشہ فعل مضارع میں کچھ تبدیلیاں کر کے بنایا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے ہوتے ہیں۔

۱۔ صیغہ حاضر کی علامت مضارع (ت) ہٹادیں۔

(الف) ۲۔ علامت مضارع ہٹانے کے بعد اگر مضارع کا پہلا حرف ساکن ہے تو پڑھنے کے لئے اس سے پہلے ہمزۃ الوصل لگادیں۔

۳۔ مضارع کے "ع" کلمہ پر اگر ضمّہ (ُ) ہے تو ہمزۃ الوصل پر بھی ضمّہ (ُ) لگادیں۔ اور اگر مضارع کے ع کلمہ پر فتحہ (َ) یا کسرہ (ِ) ہے تو ہمزۃ الوصل کو کسرہ (ِ) دیں۔

۴۔ مضارع کے لام کلمے کو جزم (ْ) دے دیں۔

(ب) اگر علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف متحرک ہے تو علامت مضارع اور آخری حرف کی حرکت کو حذف کردیں۔ جیسے: ۱۔ عَلَّمَ تُعَلِّمُ سے فعل امر بنے گا۔ عَلِّمْ

۲۔ تَقَبَّلَ تَتَقَبَّلُ سے فعل امر بنے گا۔ تَقَبَّلْ

مندرجہ بالا چار قواعد کی روشنی میں:

تَنْصُرُ سے فعل امر اُنْصُرْ (تو مدد کر) تَذْهَبُ سے اِذْهَبْ (تو جا)

تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ (تو مار) ہوجائے گا۔

۲۔ ظاہر ہے کہ فعل امر حاضر کے کل صیغے (مخاطب یا حاضر کی ضمیروں کی طرح) چھ ہی ہوں گے۔ اس طرح فعل امر حاضر کی مکمل گردان اس طرح ہوگی: (یہ گردان پہلے کی طرح : ف۔ع۔ل: سے لکھی گئی ہے۔ جیسے آپ حسبِ ضرورت کسی بھی فعل کے ساتھ بدل کر استعمال کر سکتے ہیں:

گردان

حالت	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مخاطب	مذکر	اِفْعَلْ (تو ایک مرد کر)	اِفْعَلَا (تم دو مرد کرو)	اِفْعَلُوْا (تم سب مرد کرو)
	مؤنث	اِفْعَلِيْ (تو ایک عورت کر)	اِفْعَلَا (تم دو عورتیں کرو)	اِفْعَلْنَ (تم سب عورتیں کرو)

۳۔ امید ہے کہ مذکورہ گردان میں آپ نے نوٹ کر لیا ہوگا کہ تمام نون اعرابی گر گئے ہیں۔ جمع مذکر کے صیغے میں واو (و) جمع کے بعد ایک الف (ا) کا اضافہ کیا گیا ہے جبکہ نون نسوۃ میں کوئی تبدیلی نہیں کی یعنی فعل امر بناتے وقت صیغہ مضارع (کا آخری حصہ) بالکل مجزوم ہو جاتا ہے۔ یہ بات (کہ فعل امر مجزوم ہوتا ہے) یاد رکھئے۔ آگے چل کر یہ آپ کو بعض قواعد سمجھنے میں مدد ملے گی۔

۴۔ اس بات کو یاد رکھیں کہ فعل امر کا ابتدائی الف (ا) چونکہ ہمزہ الوصل ہوتا ہے اس لیے ماقبل سے ملا کر پڑھتے وقت یہ تلفظ میں گر جاتا ہے جبکہ تحریرًا موجود رہتا ہے۔

مثلاً: ۱۔ اُنْصُرْ (تو مدد کر) سے وَانْصُرْ (تو مدد کر)

۲۔ اِضْرِبْ (تو مار) سے وَاضْرِبْ (تو مار)

مشق نمبر ۔۲۴

مندرجہ ذیل افعال سے امر حاضر کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں اور اُردو میں بھی ترجمہ کریں:

۱۔ عَبَدَ (ن) (عبادت کرنا)

۲۔ جَعَلَ (ف) (بنانا)

۳۔ شَرِبَ (س) (پینا)

مشق نمبر۔۲۵

مندرجہ ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے اعراب کی وجہ بتائیں اور اُردو میں ترجمہ کریں:

۱۔ تَعَالَ یَا مَحْمُوْدُ وَاجْلِسْ عَلَى الْكُرْسِيِّ فَاشْرَبِ الْقَهْوَةَ۔

۲۔ یَا اَحْمَدُ ! اِقْرَأْ شَیْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ لِاَسْمَعَ قِرَاءَتَكَ۔

۳۔ یٰاَیُّهَاالنَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ۔

۴۔ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ۔

۵۔ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرَّاكِعِیْنَ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اے فاطمہ! اس کرسی پر بیٹھو اور اس باغ کی طرف دیکھو۔

(۲) تم دونوں اللہ کی عبادت کرو۔

(۳) تم سب (مذکر) گھر میں داخل ہوجاؤ اور وہاں بیٹھ جاؤ۔

(۴) اے حامد! اللہ کا شکر کر۔

(۵) تم سب (مؤنث) مدرسہ جاؤ اور قرآن پڑھو۔

ذخیراہء الفاظ۔۱۸

۱۔ تَعَالَ (تو آ)

۲۔ قَرَءَ (ف) (پڑھنا)

۳۔ جَعَلَ (بنانا)

۴۔ قَنَتَ (ن) (عبادت کرنا)

۵۔ رَكَعَ (ف) (رکوع کرنا)

۶۔ هُنَاكَ (وہاں)

۷۔ هُنَا (یہاں)

۸۔ هٰهُنَا (یہیں)

۹۔ رَزَقَ (ن) (عطا کرنا۔دینا)

۱۰۔ سَجَدَ (ن) (سجدہ کرنا)

۱۱۔ نَظَرَ (ن) (دیکھنا)

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

اَمرِ غائب و متکلّم

۱۔ صیغہ غائب اور متکلّم میں بھی فعل امر فعل مضارع سے ہی بنتا ہے اور اسے ' امرِ غائب' کہتے ہیں۔ گرامر کی اصطلاح میں فعل متکلّم کے 'امر' کو بھی امرِ غائب ہی شمار کیا جاتا ہے۔اس لئے کہ دونوں (امرِ غائب یا متکلّم) کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔

۲۔ اب سمجھ لیجئے کہ 'امرِ غائب' اسی لامِ امر (لِ) سے بنتا ہے۔ اسکا ترجمہ 'چاہیئے کہ' سے کیا جاسکتا ہے۔ اور 'امرِ غائب' بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے صیغہ غائب اور متکلّم کے شروع میں (علاماتِ مضارع گرائے بغیر) لامِ امر (لِ) لگادیں اور مضارع کا آخری حصہ مجزوم کردیں۔ جیسے: یَنۡصُرُ (وہ مدد کرتا ہے) سے لِیَنۡصُرۡ (اسے مدد کرنا چاہیئے) اسی طرح سے امرِ غائب کی گردان غائب اور متکلّم کے صیغوں میں یوں ہوگی۔

امرِ غائب اور متکلّم کی گردان

	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکّر	لِیَفۡعَلۡ (اُس ایک مرد کو چاہیئے کہ کرے)	لِیَفۡعَلَا (اُن دو مردوں کو چاہیئے کہ کریں)	لِیَفۡعَلُوۡا (اُن سب مردوں کو چاہیئے کہ کریں)
	مؤنث	لِتَفۡعَلۡ (اُس ایک عورت کو چاہیئے کہ کرے)	لِتَفۡعَلَا (اُن دو عورتوں کو چاہیئے کہ کریں)	لِیَفۡعَلۡنَ (اُن سب عورتوں کو چاہیئے کہ کریں)
متکلّم	مذکّر و مؤنث	لِاَفۡعَلۡ (مجھے چاہیئے کہ کروں)	لِنَفۡعَلۡ (ہمیں دو/سب کو چاہیئے کہ کریں)	

۳۔ آپ کو بتایا جاچکا ہے کہ لامِ امر (لِ) کی طرح ایک لامِ کَیۡ (لِ) بھی ہوتا ہے۔ جس کے معنی ہوتے ہیں 'تاکہ' گویا یہی (لِ) جب لامِ امر کے طور پر آتا ہے تو معنی دیتا ہے 'چاہیئے کہ'۔۔۔ اور یہی (لِ) جب لامِ کَیۡ کے طور پر آتا ہے تو اس کے معنی ہوتے ہیں 'تاکہ' ان دونوں کی پہچان میں آپ کو مشکل نہیں ہوگی اگر آپ ان کے استعمال کے متعلق دو فرق ذہن نشین رکھیں۔

۴۔ لام کئی اور لام امر کے استعمال کے متعلق پہلا فرق آپ کے علم میں ہے۔ اس کا اعادہ کرلیں کہ لام کئی مضارع کو نصب دیتا ہے۔ جبکہ لام امر اسے مجزوم کرتا ہے۔کہ مثلاً: لِيَنْصُـرَ کے معنی ہیں 'تاکہ وہ مدد کرے' لِيَنْصُـرْ کے معنی ہیں 'اسے چاہیئے کہ مدد کرے'۔ آپ نے دیکھا کہ دونوں جگہ (لِ) ہی استعمال ہوتا ہے ایک جگہ اس کے معنی 'تاکہ' ہیں اس لئے اسے لام کئی (یعنی تاکہ کے معنی والا لام) کہتے ہیں۔ دوسری جگہ اسکے معنی 'چاہیئے کہ' ہیں۔ اس لیے اسے لام امر (حکم دینے والا لام) کہتے ہیں۔

۵۔ لام کئی اور لام امر کا دوسرا اہم فرق یہ ہے کہ لام امر سے پہلے وَ یا فَ آجائے تو لام امر ساکن ہوجاتا ہے۔ لیکن لام کئی ساکن نہیں ہوتا۔ فَلْيَخْرُجْ (پس اس کو چاہیئے کے نکل جائے) سے وَلْيَكْتُبْ (اور اسے چاہیئے کہ لکھے) یہ دراصل فَلِيَخْرُجْ اور وَلِيَكْتُبْ ہی تھا مگر شروع میں وَ اور فَ نے آکر لام امر کو ساکن کردیا جبکہ وَلِيَكْتُبَ کے معنی ہونگے (اور تاکہ وہ لکھے) نوٹ کریں کہ یہاں بھی شروع میں وَ آیا ہے لیکن اس نے لام کئی کو ساکن نہیں کیا۔لام امر اور لام کئی کے اس فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔

مشق نمبر۔۲۶

مندرجہ ذیل افعال سے امر غائب و متکلّم کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

۱۔ اَكَلَ (ن) : کھانا ۲۔ سَبَحَ (ف) : تیرنا ۳۔ رَجَعَ (ض) : واپس آنا

مشق نمبر۔۲۷

مندرجہ ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے اعراب کی وضاحت کریں اور اس کی وجہ بتائیں اور اردو میں ترجمہ کریں:

۱. اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ لِيَرْحَمَكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ

۲. فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا.

۳. لِيَشْرَحِ الْمُعَلِّمُ الدَّرْسَ لِيَفْهَمَ الطُّلَّابُ .

۴. لِنَعْبُدْ رَبَّنَا وَلْنَحْمَدْهُ.

۵. لَنشهَدُ اَنَّ اللّٰهَ رَبُّنَا لِنَدْخُلَ الْجَنَّةَ

۶. فَلْيَنْصُرُوا الْمُسْلِمِيْنَ لِيَنْجَحُوْا

۷. فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ ان سب عورتوں کو چاہیئے کہ وہ قرآن پڑھیں
۲۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم عصر کے بعد کھیلیں
۳۔ اسے چاہیئے کہ وہ محنت کرے تا کہ وہ کامیاب ہو جائے
۴۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم کم ہنسیں
۵۔ اُن دو لڑکوں کو چاہیئے کہ وہ سائیکل پر سوار ہو جائیں
۶۔ اُن سب مردوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے رب کی عبادت کریں تا کہ ان کا رب انہیں بخش دے

ذخیرہء الفاظ۔۱۹

رَحِمَ (س) : رحم کرنا
لَعِبَ (س) : کھیلنا
شَهِدَ (س+ک) : گواہی دینا
دَرَّاجَةٌ : سائیکل
طُلَّابٌ : طالب کی جمع
شَرَحَ (ف) : کھولنا ۔ واضح کرنا
رَكِبَ (س) : سوار ہونا
جَهَدَ (ف) : محنت کرنا

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

فعل نہی

۱۔ اب ہمیں فعل نہی بنانے کا طریقہ سمجھنا ہے لیکن اس سے پہلے لفظ 'نہی' اور اُردو میں مستعمل لفظ 'نہیں' کا فرق سمجھ لیں۔ اُردو میں لفظ 'نہیں' میں کسی کام کے نہ ہونے یعنی Negative کا مفہوم ہوتا ہے۔ مثلاً 'حامد نے خط نہیں لکھا'۔ اس کے لئے 'نفی' کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے اور ایسے فعل کو 'فعل منفی' کہتے ہیں جبکہ 'نہی' میں کسی کام سے منع کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ مثلاً 'حامد کو چاہئے کہ وہ خط نہ لکھے یا تم خط مت لکھو' اس کے لئے فعل نہی کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

۲۔ عربی فعل میں نہی کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے فعل مضارع سے قبل 'لَا' کا اضافہ کرکہ اس صیغہ مضارع کو مجزوم کردیتے ہیں۔ مثلاً تَکْتُبُ کے معنی ہیں 'تو لکھتا ہے'۔ لَا تَکْتُبْ کے معنی ہوگئے 'تو مت لکھ'۔ اسی طرح یَکْتُبُ کے معنی ہیں 'وہ لکھتا ہے' لَایَکْتُبْ کے معنی ہوگئے 'چاہئے کہ وہ مت لکھے'۔

۳۔ لفظ 'لَا' کے استعمال کے سلسلہ میں ایک بات اور ذہن نشین کرلیں۔ فعل مضارع میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے بھی عام طور پر 'لَا' کا استعمال ہوتا ہے جسے لائے نفی کہتے ہیں اور یہ غیر عامل ہوتا ہے یعنی جب مضارع پر لام نفی داخل ہوتا ہے تو مضارع میں کوئی اعرابی تبدیلی نہیں لاتا صرف اس فعل میں نفی کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ مثلاً: تَکْتُبُ (تو لکھتا ہے) سے لَا تَکْتُبُ (تو نہیں لکھتا ہے) اس کے برعکس لائے نہی عامل ہے اور وہ مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔
مثلاً: لَا تَکْتُبْ (تو مت لکھ) یا لَا تَکْتُبُوْا (تم لوگ مت لکھو)۔

۴۔ اب ایک بات اور ذہن نشین کرلیں فعل امر اور فعل نہی دونوں کے لئے نون ثقیلہ اور خفیفہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً: اِضْرِبْ (تو مار) سے اِضْرِبَنَّ (تو ضرور مار) لَا تَضْرِبْ (تو مت مار) سے لَا تَضْرِبَنَّ (تو ہرگز مت مار) وغیرہ۔

مشق نمبر۔۲۸

فعل کَتَبَ (ن) سے فعل نہی اور معروف و مجہول کی گردان لکھیں اور صیغہ کے معنی بھی لکھیں۔

مشق نمبر۔۲۹

مندرجہ عبارت پرحرکات اور اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں :

انظر یا خالد الٰی کتابک و اقراء درسک ولا تنظر الٰی یمینک و الٰی یسارک . و ان لم تفهم فاسئل استاذک واذا فرغت من الدرس فا ذهب الٰی بیتک و لا تلعب مع الاولادفی الطریق و احفظ دروسک بعد الصلوٰة المغرب واکتب واجبات المدرسة ولا تکن من الغافلین.واعلم انّ الغافل والکسلان لا یَنجِحَانِ یوم الامتحان

مشق نمبر۔۳۰

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کے اعراب کی وضاحت کریں اور اس کی وجہ بتائیں؟

۱۔ یَابَنَیَّ لَا تَدْخُلُوْامِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ.

۲۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

۳۔ لَا یَحْزُنْکَ قَوْلُهُمْ.

۴۔ اِذْهَبْ بِکِتَابِی هٰذا.

۵۔ لَا تَقْرَبُو الْفَوَاحِشَ.

۶۔ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ.

۷۔ یَاَیَّتُهَاالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَةُ ارْجِعِیٰ اِلٰی رَبِّکِ.

۸۔ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًابَلْ اَحْیَاء"عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ.

۹۔ اِنّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوْ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا.

۱۰۔ وَلَاتَاْکُلُوْامِمَّا لَمْ یُذْکَرِاسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ.

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ قرآن سیکھو پھر اس پر عمل کرو تا کہ تم آخرت میں کامیاب ہو جاؤ۔

۲۔ تم دونوں یہاں نہ کھیلو بلکہ میدان میں کھیلو تا کہ ہم پڑھ سکیں۔

۳۔ اے ابلیس! تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ کرے۔

۴۔ اے دربان! دروازہ کھول تا کہ ہم سکول میں داخل ہو سکیں۔ میں دروازہ نہیں کھولوں گا تم سب واپس چلے جاؤ۔

۵۔ تم کل سکول کیوں نہیں گئے؟ کل ہم نے بہت زیادہ سبق پڑھا۔ تجھے چاہئے کہ تو آج کا سبق اچھی طرح یاد کر لے تا کہ تو کل شرمندہ نہ ہو۔

۶۔ تم سب عورتیں یہاں سے چلی جاؤ تا کہ ہم یہاں کھیل سکیں۔

۷۔ تمہیں چاہئے کہ تم اپنی کتابیں کھولو اور اپنا سبق یاد کرو۔

۸۔ تم دونوں عورتیں خوش کیوں نہیں ہوئیں۔

۹۔ یقیناً اللہ ہماری مدد کرے گا۔ وہ ہمارے ساتھ ہے۔

۱۰۔ ان سب کو چاہئے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں اور اس کو یاد کریں پھر اس پر عمل کریں۔

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوبُ اِلَيْكَ ﴾

فعل مضارع (حصّہ دوم)

قاعدہ: فعل مضارع مجہول مضارع معروف سے بنتا ہے، اس کی ابتدائی علامت (یعنی ا۔ت۔ی۔ن) پر ہمیشہ (ُ) ہوتا ہے اگر مضارع معروف میں علامت مضارع پر زبر ہو تو اسے پیش کر دیجئے، مضارع مجہول کے آخری حرف سے پہلا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔

جیسے: یَضۡرِبُ وہ پیٹتا ہے یا وہ پیٹے گا یُضۡرَبُ وہ پٹتا ہے یا پٹے گا

یَقۡتُلُ وہ قتل کرتا ہے یا کرے گا یُقۡتَلُ وہ قتل کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا

مضارع کے عوامل: مضارع کے عوامل سے مراد وہ حروف اور کلمات ہیں جو مضارع پر داخل ہو کر اسکے آخری حرف کا اعراب بدل دیتے ہیں یاد رہے کے مضارع کا اصل اعراب رفع ہے جو آخری حرف پر پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

جیسے : یَکۡتُبُ وہ لکھتا ہے / لکھے گا یُعَلِّمُ وہ سیکھتا ہے / سیکھے گا۔

مضارع کے عوامل دو طرح کے ہیں :

ا۔ مضارع کے ناصب: یعنی وہ عوامل جو مضارع پر داخل ہو کر اس کے رفع (ُ) کو نصب (َ) بدل دیتے ہیں۔

مشہور نواصبِ مضارع یہ ہیں۔

۱) اَنۡ : یہ کہ : جیسے: اُرِیۡدُ اَنۡ اَکۡتُبَ رِسَالَةً میں چاہتا ہوں کے ایک خط (رِسَالَةً) لکھوں۔ یہ حرف بیان ہے۔

۲) لَنۡ : ہرگز نہیں : جیسے: اِنَّکَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ یقیناً تو زمین کو نہیں پھاڑ سکے گا لَنۡ داخل ہونے سے مضارع مستقبل کے معنوں کے لئے خاص ہو جاتا ہے اس میں تاکید نفی (ہرگز نہیں) کے معنی بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

۳) کَیۡ: تاکہ : جیسے : ...... کَیۡ نُسَبِّحَکَ کَثِیۡرًا.......... تاکہ ہم بہت زیادہ تیری تسبیح کریں۔

دو جملوں کو ملانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۴) اِذَنۡ : تب، اس صورت میں، اس لیے: جیسے : لَنۡ نَّدۡعُوا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اِلٰهًا لَّقَدۡ قُلۡنَاۤ اِذًا شَطَطًا۔ ہم ہرگز نہیں پکاریں گے اس کے سوا کسی اور معبود کو (اگر ہم نے ایسا کیا) تو یہ حق سے ہٹی ہوئی بات (شَطَطًا) ہوگی۔

ب۔ مضارع کے جازِم : یعنی وہ عوامل جو مضارع پر داخل ہو کر اس کے رفع (ُ) کو جزم (ۡ) سے بدل دیتے ہیں۔

مشہور جازِمِ مضارع یہ ہیں :

۱) اِنۡ : اگر : جیسے : اِنۡ تَذۡهَبۡ۔ اگر تو جائے گا تو میں بھی جاؤں گا ، یہ حرف شرط ہے۔

۲) لَمۡ : نہیں ، نہ (حرف نفی ہے): جیسے : لَمۡ یَلِدۡ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ۔ نہ اس نے جنا نہ وہ جنا گیا لَمۡ مضارع

داخل ہوکر ماضی منفی کے معنے پیدا کر دیتا ہے۔

۳) لَمَّا : ابھی تک نہیں: لَمَّا مضارع پر داخل ہوکر ماضی منفی کے معنے پیدا کرنے کے علاوہ نفی کو زمانہ حال تک لے آتا ہے۔

جیسے : لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۔ ابھی تک ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے۔

لَمَّا يَدْخُلْ کا لام ساکن تھا لیکن اَلْاِيْمَان کے ساتھ ملانے کے لیے اُسے زیر (ِ) لگا کر متحرک کیا گیا ہے۔

قاعدہ : عربی میں جب بھی کسی ساکن حرف کو متحرک کرنا ہو تو زیر (ِ) لگا کر ہی متحرک کیا گیا ہے۔

۴) لِ (لام امر): مضارع کے صیغے پر (لِ) لگا کر اس کے آخری حرف پر جزم (ْ) لگانے سے امر غائب بن جاتا ہے۔ جیسے : لِيَضْرِبْ وہ پیٹے۔ لِيُضْرَبْ وہ پٹے۔ لِاَضْرِبْ میں پیٹوں۔ لِاُضْرَبْ میں پیٹا جاوں۔ امر غائب کے آٹھ صیغے ہیں۔ چھ مذکر غائب مؤنث غائب کے صیغے اور دو متکلم کے صیغے بھی امر غائب میں شمار ہوتے ہیں۔

۴) لَا (نہی) : مضارع کے صیغے پر (لَا) لگا کر اس کے آخری حرف پر جزم (ْ) لگانے سے فعل نہی بن جاتا ہے۔

فعل امر مخاطب اور فعل نہی مخاطب کا بیان فعل کی بحث کے تحت ہو چکا ہے اس پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجیے۔

مضارع کے عوامل کے عمل کی وضاحت کے لیے مضارع کی تین گردانیں ایک ساتھ دی جا رہی ہیں۔

۱۔ سادہ مضارع کے گردان۔

۲۔ ایک ناصب (لَنْ) کے ساتھ گردان۔ لَنْ کے بجائے کوئی اور ناصب لگایا جاسکتا ہے۔

<u>نونِ اعرابی:</u>

☆ تثنیہ کے چار (۴) صیغوں کے آخر میں : ـَ انِ ہے۔

☆ جمع مذکر غائب اور مخاطب کے صیغوں کے آخر میں ـُ وْنَ ہے۔

☆ واحد مؤنث مخاطب کے آخر میں ـِ يْنَ ہے۔

ان سات (۷) صیغوں کے آخر میں (نَ ، نِ) کو نون اعرابی کہتے ہیں کیونکہ یہ مضارع کے اصلی اعراب پیش (ـُ) کے بجائے آتے ہیں اور جب کسی عامل کی وجہ سے مضارع کا اعراب (ـُ) بدل جاتا ہے یا گر جاتا ہے تو نون اعرابی بھی گر جاتے ہیں۔

۳۔ ایک جازم (لَمْ) کے ساتھ گردان۔ لَمْ کے بجائے کوئی اور جازم لگایا جائے تو بھی مضارع کے صیغوں کی شکل یہی رہے گی۔

جازم (لَمْ) کے گردانیں

شخص	عدد	مضارع مرفوع	مضارع منصوب لَنْ	مضارع مجزوم لَمْ
غائب مذکر	واحد	يَكْتُبُ	لَنْ يَّكْتُبَ	لَمْ يَكْتُبْ
	تثنیہ	يَكْتُبَانِ	لَنْ يَّكْتُبَا	لَمْ يَكْتُبَا
	جمع	يَكْتُبُوْنَ	لَنْ يَّكْتُبُوْا	لَمْ يَكْتُبُوْا
غائب مؤنث	واحد	تَكْتُبُ	لَنْ تَكْتُبَ	لَمْ تَكْتُبْ
	تثنیہ	تَكْتُبَانِ	لَنْ تَكْتُبَا	لَمْ تَكْتُبَا
	جمع	يَكْتُبْنَ	لَنْ يَّكْتُبْنَ	لَمْ يَكْتُبْنَ
مخاطب/حاضر مذکر	واحد	تَكْتُبُ	لَنْ تَكْتُبَ	لَمْ تَكْتُبْ
	تثنیہ	تَكْتُبَانِ	لَنْ تَكْتُبَا	لَمْ تَكْتُبَا
	جمع	تَكْتُبُوْنَ	لَنْ تَكْتُبُوْا	لَمْ تَكْتَبُوْا
مخاطب/حاضر مؤنث	واحد	تَكْتُبِيْنَ	لَنْ تَكْتُبِى	لَمْ تَكْتُبِى
	تثنیہ	تَكْتُبَانِ	لَنْ تَكْتُبَا	لَمْ تَكْتَبَا
	جمع	تَكْتُبْنَ	لَنْ تَكْتُبْنَ	لَمْ تَكْتُبْنَ
متکلم مذکر/ مؤنث	واحد	اَكْتُبُ	لَنْ اَكْتُبَ	لَمْ اَكْتُبْ
	تثنیہ / جمع	نَكْتُبُ	لَنْ نَكْتُبَ	لَمْ نَكْتُبْ

مشق نمبر۔۳۱

جو ماضی ہو اس کا مضارع لکھو اور جو مضارع ہو اس کی ماضی اور اُردو میں بھی ترجمہ کریں:

۱۔ سألتم	۲۔ طبخت	۳۔ نطبخ
۴۔ تعبدون	۵۔ حذروا	۶۔ حذِرت
۷۔ یمدَحون	۸۔ سکنوا	۹۔ نصرنا
۱۰۔ زرعتم	۱۱۔ نصنع	۱۲۔ حصدت
۱۳۔ تحلبون	۱۴۔ شهدنا	۱۵۔ جعلت
۱۶۔ تلبس	۱۷۔ یمزحون	۱۸۔ قطفوا
۱۹۔ ناذنون	۲۰۔ غسلت	۲۰۔ نزلوا
۲۲۔ نَبَتَت	۲۳۔ اسکت	

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) آپ کھیلتے ہیں (۲) ہم پڑھتے ہیں

(۳) ہم کھانا کھاتے ہیں (۴) آپ دودھ پیتے ہیں

(۵) ہم گوشت کھاتے ہیں (۶) آپ پھل کھاتے ہیں

(۷) ہم پیر (Mon.) کے دن نکلیں گے (۸) کیا آپ چہارشنبہ (Wed.) کے دن نکلیں گے

(۹) آپ منگل کے دن کہاں جائیں گے؟ (۱۰) تو ہفتہ کے دن کہاں جائے گا؟

(۱۱) کیا اتوار کے دن تعطیل ہے؟ (۱۲) ہم جمعرات تک کتاب ختم کریں گے؟

(۱۳) تم شام کے کھانے میں کیا کھاتے ہو؟ (۱۴) کیا تم دوپہر کے کھانے میں روٹی نہیں کھاتے؟

(۱۵) تعطیل میں ہمارا پروگرام تفریح ہے۔

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ

نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوبُ اِلَيْكَ ﴾

توکیدا فعال ۔ مستقبل مؤکَّد ، امر مؤکَّد و نہی مؤکَّد

ا۔ فعل مستقبل کے معنوں میں تاکید پیدا کرنے کے لیے مضارع کے شروع میں لام (لَ) اور آخر میں نون ثقیلہ (نّ) یا نون خفیفہ (نْ) لگاتے ہیں جیسے : لَيَقُوْلَنَّ یا لَيَقُوْلَنْ (وہ ضرور کہے گا)۔

امر نہی کے صیغوں پر بھی نون ثقیلہ (نّ) و نون خفیفہ (نْ) بڑھائے جا سکتے ہیں۔

جیسے : امر : اُنْصُرَنَّ یا اُنْصُرَنْ (تو ضرور مدد کر)۔

نہی : لَاتَحْسَبَنَّ یا لَاتَحْسَبَنْ (تو ہرگز نہ سمجھ)۔

نون خفیفہ کی نسبت نون ثقیلہ میں زیادہ تاکید پائی جاتی ہے۔

نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کے ساتھ مضارع کی گردانوں پر غور کیجیے:

شخص	عدد	مضارع بحالتِ نصب	مضارع بانون ثقیلہ	مضارع بانون خفیفہ
غائب مذکر	واحد	يَكْتُبَ	يَكْتُبَنَّ	يَكْتُبَنْ
	تثنیہ	يَكْتُبَا	يَكْتُبَانِّ	-
	جمع	يَكْتُبُوْا	يَكْتُبُنَّ	يَكْتُبُنْ
غائب مؤنث	واحد	تَكْتُبَ	تَكْتُبَنَّ	تَكْتُبَنْ
	تثنیہ	تَكْتُبَا	تَكْتُبَانِّ	-
	جمع	يَكْتُبْنَ	يَكْتُبْنَانِّ	-
مخاطب/حاضر مذکر	واحد	تَكْتُبَ	تَكْتُبَنَّ	تَكْتُبَنْ
	تثنیہ	تَكْتُبَا	تَكْتُبَانِّ	-
	جمع	تَكْتُبُوْا	تَكْتُبُنَّ	تَكْتُبُنْ
مخاطب/حاضر مؤنث	واحد	تَكْتُبِي	تَكْتُبِنَّ	تَكْتُبِنْ
	تثنیہ	تَكْتُبَا	تَكْتُبَانِّ	-
	جمع	تَكْتُبْنَ	تَكْتُبْنَانِّ	-
متکلم مذکر/ مؤنث	واحد	اَكْتُبَ	اَكْتُبَنَّ	اَكْتُبَنْ
	تثنیہ / جمع	نَكْتُبَ	نَكْتُبَنَّ	نَكْتُبَنْ

تشریح : گردانوں پرغورکرنے سے واضح ہوجائے گا کہ:

☆ نون ثقیلہ مضارع کے تمام صیغوں پر داخل ہوسکتا ہے مگر نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں پر داخل ہوتا ہے۔ تثنیہ کے چار صیغوں اور جمع مؤنث غائب اور مخاطب کے صیغوں پر داخل نہیں ہوتا۔

☆ نون بڑھانے سے پہلے جمع مذکر غائب و مخاطب کے صیغوں سے آخری وا اور واحد مؤنث مخاطب کے صیغے سے آخری ی حذف کردی جاتی ہے۔

☆ جمع مؤنث غائب و مخاطب کے صیغوں میں نون ضمیر اور نون ثقیلہ کے درمیان ا لایا جاتا ہے۔

☆ جن صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے ا اتا ہے، ان میں نون ثقیلہ مکسور (ِ) ہے اور باقی صیغوں میں مفتوح (َ)۔

۲۔ فعل امر غائب مؤکّد: غائب اور متکلم کے صیغوں میں لِ لگا دینے سے فعل امر غائب مؤکّد کے صیغے بن جاتے ہیں۔ جیسے : لِيَكْتُبُنَّ (چاہیے کہ ضرور وہ لکھے) لِيَكْتُبَنْ (اسے ضرور لکھنا چاہیے)۔

لِنَكْتُبَنَّ (چاہیے کہ ہم ضرور لکھیں) لِنَكْتُبَنْ (ہمیں ضرور لکھنا چاہیے)۔

۳۔ فعل نہیؔ مؤکّد: مضارع بنون ثقیلہ (نّ) اور مضارع بنون خفیفہ (نْ) کے صیغوں سے پہلے لَا لگانے سے فعل نہیؔ مؤکّد کے صیغے بن جاتے ہیں۔

جیسے : لَايَكْتُبُنَّ ، لَايَكْتُبَنْ (وہ ہرگز نہ لکھے) ، لَاتَكْتُبُنَّ ، لَاتَكْتُبَنْ (تو ہرگز نہ لکھ)

لَانَكْتُبَنَّ ، لَانَكْتُبَنْ (ہمیں ہرگز نہیں لکھنا چاہیے)

۴۔ فعل مستقبل مؤکّد: اوپر بتایا جاچکا ہے کہ مضارع نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کے صیغوں سے پہلے لام (لَ) لگانے سے مستقبل مؤکّد کے معنے پیدا ہوتے ہیں۔

۵۔ فعل امر مخاتب مؤکّد: فعل امر مخاطب کے صیغوں کے آخری بنون ثقیلہ یا بنون خفیفہ لگانے سے فعل امر مخاطب مؤکّد کے صیغے بن جاتے ہیں۔ جیسے :

گردان

شخص	عدد	سادہ امر	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ
مخاطب/حاضر مذکر	واحد	اُكْتُبْ	اُكْتُبَنَّ	اُكْتُبَنْ
	تثنیہ	اُكْتُبَا	اُكْتُبنِّ	-
	جمع	اُكْتُبُوْا	اُكْتُبُنَّ	اُكْتُبُنْ
مخاطب/حاضر مؤنث	واحد	اُكْتُبِي	اُكْتُبِنَّ	اُكْتُبِنْ
	تثنیہ	اُكْتُبَا	اُكْتُبَانِّ	-
	جمع	اُكْتُبْنَ	اُكْتُبَانِ	-

تنبیہ: مندرجہ بالا گردانوں کو غور سے پڑھ لیجیے۔ انھیں حفظ یاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ صیغے اکثر استعمال نہیں ہوتے۔ ضرورت کے وقت ان کی طرف رجوع کیجیے۔

مضارع واحد حاضر و متکلم

فَعَلَ	قَرَاَ	فَهِمَ	اَکَلَ
ذَهَبَ	تَفۡعَلُ	تَقۡرَاُ	تَفۡهَمُ
تَاۡکُلُ	تَذۡهَبُ	اَفۡعَلُ	اَقۡرَاُ
اَفۡهَمُ	اٰکُلُ	اَذۡهَبُ	يَجۡعَلُ

مَاذَا تَفۡعَلُ يَا حَمِيۡدُ ؟ اٰکُلُ الطَّامَ اَتَاۡکُلُ الطَّعَامَ دَائِمًا وَاَنَا وَحِيۡدٌ ؟

تَارَةً اٰکُلُ وَاَنَا وَحِيۡدٌ وَ تَارَةً مَعَ الۡاَصۡدِقَاءِ. مَاذَا تَاۡکُلُ اَلۡاٰنَ؟ اَلۡاٰنَ اٰکُلُ الۡخُبۡزَ.

اَتَاۡکُلُ الرُّزَّ فِی الۡبَيۡتِ ؟ نَعَمۡ : اٰکُلُ الرُّزَّ فِی الۡبَيۡتِ فِی الۡغَدَاءِ وَ الۡعَشَاءِ

اَلَا تَاۡکُلُ فِی الۡفَتۡرَةِ يَا مَجِيۡدُ ؟ لَا اٰکُلُ شَيۡئًا يَا حَمِيۡدُ .



اسئلة :ماذا ياكل حميد ؟ ا يا كل خبز ؟ ا يا كل الرزّ ؟ ايلعب الاولادفی الفترة ؟ ا يا كلون ؟ ا يقرؤن؟ ا تشرب اللبن ؟ ا تاكل الفاكهة ؟ ا تفهم التمرين ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) تو ہنستا ہے۔ تو کھیلتا ہے۔ میں پڑھتا ہوں۔ میں عبادت کرتا ہوں۔ تو بیٹھتا ہے۔ میں اٹھتا ہوں۔ تو نکلے گا۔ میں داخل ہونگا۔ میں اجازت دیتا ہوں۔ تو منع کرتا ہے۔ تو کھاتا ہے۔ تو روٹی کھاتا ہے۔ تو پیتا ہے۔ تو دودھ پیتا ہے۔ میں لوں گا۔ میں خوب صورت پھول لوں گا۔ میں یاد کروں گا۔ میں نیا سبق یاد کروں گا۔ تو فارسی پڑھتا ہے۔ میں عربی زبان پڑھتا ہوں۔ میں دوپہر کے کھانے میں چاول بھی کھاتا ہوں اور روٹی بھی۔ ہم شام کے کھانے کے بعد دودھ بھی پیتے ہیں۔

(۲) مسلم کسی صورت میں نماز سے غفلت نہیں کرتا (غَفَلَ)، وہ ہر کام خلوص سے کرتا ہے۔ کامیابی خلوص کے بغیر حاصل نہیں ہوتی (حَصَلَ)، لیکن اب ہم میں دین نہیں، خلوص نہیں، اس لئے ہم عزت سے بہت دور ہو گئے۔ اور اب ہمارے لئے ذلت ہے۔ یہ ہمارے اعمال کا نتیجہ ہے۔ ہم ہر چیز میں شہرت طلب کرتے ہیں۔ اور شہرت ہمارا مقصود ہے۔

افعال ثلاثی مزید فیہ کی صرفِ صغیر

باب/مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی	اسم فاعل	اسم مفعول
اِفعَالٌ	اَكْرَمَ	يُكْرِمُ	اَكْرِمْ	لَاتُكْرِمْ	مُكْرِمٌ	مُكْرَمٌ
تَفْعِيلٌ	عَلَّمَ	يُعَلِّمُ	عَلِّمْ	لَا تُعَلِّمْ	مُعَلِّمٌ	مُعَلَّمٌ
مُفَاعَلَةٌ	قَاتَلَ	يُقَاتِلُ	قَاتِلْ	لَا تُقَاتِلْ	مُقَاتِلٌ	مُقَاتَلٌ
تَفَعُّلٌ	تَعَلَّمَ	يَتَعَلَّمُ	تَعَلَّمْ	لَاتَتَعَلَّمْ	مُتَعَلِّمٌ	مُتَعَلَّمٌ
تَفَاعُلٌ	تَقَابَلَ	يَتَقَابَلُ	تَقَابَلْ	لَاتَتَقَابَلْ	مُتَقَابِلٌ	مُتَقَابَلٌ
اِنْفِعَالٌ	اِنْصَرَفَ	يَنْصَرِفُ	اِنْصَرِفْ	لَاتَنْصَرِفْ	مُنْصَرِفٌ	مُنْصَرَفٌ
اِفْتِعَالٌ	اِقْتَرَبَ	يَقْتَرِبُ	اِقْتَرِبْ	لَا تَقْتَرِبْ	مُقْتَرِبٌ	مُقْتَرَبٌ
اِسْتِفْعَالٌ	اِسْتَكْبَرَ	يَسْتَكْبِرُ	اِسْتَكْبِرْ	لَاتَسْتَكْبِرْ	مُسْتَكْبِرٌ	مُسْتَكْبَرٌ

کان کی گردان (حفظ / یاد کرلی جائے)

		مذکر			مؤنث	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	كَانَ	كَانَا	كَانُوْا	كَانَتْ	كَانَتَا	كُنَّ
مخاطب	كُنْتَ	كُنْتُمَا	كُنْتُمْ	كُنْتِ	كُنْتُمَا	كُنْتُنَّ
متکلم	كُنْتُ	كُنَّا	كُنَّا	كُنْتُ	كُنَّا	كُنَّا

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) کیاتم قرآن سمجھتے ہو

(۲) میں قرآن نہیں سمجھتا

(۳) کیا وہ عربی زبان سمجھتے ہو

(۴) ہاں وہ اسے سمجھتے ہیں

(۵) کیاتم نے مدرسہ کا کام لکھا

(۶) نہیں لیکن ہم اسے لکھیں گے

(۷) کیاتم (عورتیں) قہوہ (Arab Coffee) پیتیں ہو

(۸) ہم (عورتیں) قہوہ (Arab Coffee) نہیں پیتیں ہیں

(۹) کیاتم دونوں آج عدالت بھیجے گئے

(۱۰) نہیں ہم کل بھیجے جائیں گئے

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلَهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوبُ اِلَيْكَ ﴾

مشق

مصدر / مادّہ	فعل ماضی		فعل مضارع			فعل اَمر		فعل نہی	اِسم فاعل	اِسم مفعول
	(غائب معروف)	(غائب مجہول)	(غائب معروف)	(غائب مجہول)	(حاضر)	(حاضر)	(غائب)	-	-	-
ضَرْبٌ										
نَصْرٌ										
فَتْحٌ										
سَمْعٌ										
حَسْبٌ										
كَرْمٌ										
قَتْلٌ										
ذَهْبٌ										
خَرْجٌ										
شَرْبٌ										
كَتْبٌ										

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیۡم

مطالعہ ۔ آیات قرآنیہ

۱۔ وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ط

وَبَشِّرِ الصَّابِرِیۡنَ (سورہ ۲ آیت ۱۵۵)

اور ہم تمھیں ضرور آزمائیں گے کسی قدر خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے۔ اور خوش خبری دے دے صبر کرنے والوں کو۔

لَنَبۡلُوَنَّ (ب۔ ن) بَلَا یَبۡلُوۡ بَلَاءً (آزمانا) مستقبل مؤکدّ بنون ثقیلہ بِشَیۡءٍ کسی چیز سے، کسی قدر۔

نَقۡصٍ کمی۔ بَشِّرَ (باب تفصیل، خوش خبری دینا) امر۔

۲۔ لَاتَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ط بَلۡ اَحۡیَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ یُرۡزَقُوۡنَ (۳ : ۱۶۹)

جولوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں انھیں مردہ نہ خیال کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انھیں رزق دیا جاتا ہے۔

لَاتَحۡسَبَنَّ (ب۔ ح) (خیال کرنا) نہی مؤکدّ بنون ثقیلہ۔ قُتِلُوۡا (قتل کرنا) ماضی مجہول۔ اَمۡوَاتًا جمع

مَیِّتٌ (مردہ) کی۔ اَحۡیَاءٌ جمع حَیٌّ (زندہ) کی۔ یُرۡزَقُوۡنَ (ب۔ج) (رزق عطا کرنا۔ دینا) مضارع مجہول۔

۳۔ لَایَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فِی الۡبِلَادِ . (سورہ ۳ آیت ۱۹۶)

تجھے ہرگز مغالطہ میں نہ ڈالیں ملک کے اندر کافروں کی سرگرمیاں۔

مَتَاعٌ قَلِیۡلٌ قف ثُمَّ مَاۡوٰهُمۡ جَهَنَّمُ ط وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ . (سورہ ۳ آیت ۱۹۷)

یہ چند روز کی بہار ہے۔ پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور وہ نہایت بری آرام گاہ ہے۔

لَایَغُرَّنَّکَ ((ب۔ن) غَرَّ، یَغُرُّ، غُرُوۡرًا فریب میں ڈالنا) نہی مؤکدّ بنون ثقیلہ۔ تَقَلُّبُ (باب

تَفَعُّلٌ چلنا پھرنا۔ سرگرمی) مصدر ہے اور یَغُرَّنَّ کا فاعل ہے۔ اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا (کافر لوگ) بِلَادٌ جمع

بَلۡدَةٌ (شہر) کی، یعنی ملک۔) مَتَاعٌ مصدر (فائدہ اٹھانا)۔ مَاۡوٰی (ٹھکانہ)

مِهَادٌ (بچھونا، آرام گاہ) بِئۡسَ (برا ہے) فعل ماضی جائد (یعنی جس کی گردان نہیں ہوتی)۔

۴۔ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمۡنَا اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخَاسِرِیۡنَ .(۷ : ۲۳)

دونوں (آدم وحوا) نے کہا " اے ہمارے رب ، ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ، اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا

اورہم پررحم نہ فرمائے گا تو ہم نامرادوں میں سے ہوجائیں گے" ۔

قَالَا (ب۔ ن) قَالَ ، يَقُوْلُ ، قَوْلًا (کہنا) ماضی ، لَمْ يَغْفِرْ (ب۔ ض) (بخشنا،مغفرت فرمانا)

مضارع، لَمْ داخل ہونے سے مجروم ہوگیا اور ماضی کے معنے پیدا ہوگئے، ماضی منفی لَنَكُوْنَنَّ (ب۔ ن)

كَان يَكُوْنُ ، كُوْنًا (ہونا، ہوجانا) مستقبل مؤکدّ بنون ثقیلہ۔

۵۔ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّه سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ . (۷ : ۲۰۰)

اگرتمھیں لاحق ہونے لگےکوئی شیطانی وسوسہ تو اللہ کی پناہ چاہو۔ بے شک وہ وسننے والا اور جاننے والا ہے۔

اِمَّا = اِنْ (اگر) + ما (زائد)۔ يَنْزَغَنّ (ب۔ ف) (چرکا، نیرلگنا / لگانا) مضارع مؤکدّ بنون ثقیلہ

نَزْغٌ مصدر (چرکالگانا۔(کچوکا دینا) اِسْتَعِذْ باب استفعال (پناہ ب مانگنا) امر۔ اِنَّه (بے شک وہ (ہے)۔

۶۔ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً وَ اعْلَمُوْآ اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ .

(۸:۲۵)

اور ڈرتے رہواُس فتنہ سے جوتم میں سے خاص طور پرانہی لوگوں پرنہیں واقع ہوگا جنھوں نے ظلم کیا ہوگا۔ اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

اِتَّقُوْا باب افعال اِتَّقٰى ، يَتَّقِىْ ، اِتِّقَاءً (بچانا ، ڈرانا) امر۔ لَا تُصِيْبَنَّ باب افعال اَصَابَ ،

يُصِيْبُ ، اِصَابَةً (مصیبت کا آنا) مضارع منفی مؤکدّ ظَلَمُوْا (ب۔ ض) ظلم (یعنی گناہ کا ارتکاب) کیا،

ماضی عِقَابٌ (سزا ، عذاب)۔

۷۔ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِى اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَاظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ط وَّلَاَجْرُالْاٰخِرَةِ

اَكْبَرُ لَوْكَانُوْا يَعْلَمُوْنَ. (۱۶ : ۴۱)

جن لوگوں نے اللہ کے واسطے ہجرت کی بعد اس کے کہ اُن پر ظلم ڈھائے گئے، ہم انھیں ضرور اچھا ٹھکانا دیں گے، دنیا میں بھی اور آخرت کا اجر تو اس سے بہت بڑا ہے۔ کاش کہ وہ جانتے ہوتے۔

هَاجَرُوْا باب مفاعلہ (ہجرت کرنا ، وطن چھوڑنا) ماضی ظُلِمُوْا ماضی مجہول لَنُبَوِّئَنَّ باب تفعیل

بَوَّءَ ، يُبَوِّءُ (ٹھکانا ،مہیا کرنا) مستقبل مؤکدّ لَوْ کاش كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (وہ جانتے تھے) ماضی استمراری

لَوْ داخل ہونے سے ماضی تمنی یا شرطی کے معنے پیدا ہوگئے (وہ جانتے ہوتے) ۔